سلسلۂ ادبیات حسب و بہ سرپرستی اعلیحضرت حضور نظام عالی مقام خلد اللہ ملکہ

فیہ ھدیً و نور

صبح کہ خورشید خطابش نوشت

مطلع الانوار خطابش نوشت

مثنوی

# مطلع الانوار

حضرت امیر خسرو دہلوی

بہ تنقید و نگرانی

جناب مولوی محمد مقتدیٰ خاں صاحب شروانی

مطبع مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں طبع ہوئی

۱۳۴۴ھ ۱۹۲۶ء

# انتساب

یہ سلسلہ بصد فخر و مباہات حسبِ اجازت بندگان

عالی متعالی اعلیٰ حضرت ہز اگزالٹڈ ہائی نس آصف جاہ

مظفر الممالک نظام الملک نظام الدولہ

**نواب میر سر عثمان علی خاں بہادر**

فتح جنگ، جی سی ایس آئی، جی سی بی، یارِ وفادارِ دولتِ

برطانیہ خلد اللہ ملکہ و سلطانہ و ادام برہ و احسانہ کے

نامِ نامی و اسمِ سامی کے ساتھ منسوب و معنون کیا جاتا ہے

# فہرستِ مضامین

## مقدمہ

# متن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
ہست عصا بہر صحیح و سقیم

# مقدمہ

**عرض اعتذار** کلیات خسرو کی اشاعت کا غلغلہ سنہ ۱۹۱۴ء سے بلند ہے۔ نواب عماد الملک بہادر مدظلہ، اس کے علم بردار ہیں اور نواب حاجی محمد اسحاق خانصاحب مرحوم اس کے میر ساماں تھے۔ پورا سنہ ۱۹۱۷ء اور نصف سنہ ۱۹۱۸ء اس کے اوج و عروج کا زمانہ تھا۔ اواسط سنہ ۱۹۱۸ء تک سلسلہ کے ارکان ستہ[1] کے ذریعہ چار دانگ ہند مسخر ہو چکا تھا۔ اس میدان کے نبرد آزماؤں میں نواب صدر یار جنگ بہادر مولانا محمد حبیب الرحمٰن خاں صاحب شروانی، مولانا سید سلیمان اشرف صاحب مدظلہما اور مولانا محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ نواب حاجی محمد اسحاق خانصاحب مرحوم کا

---

[1] سلسلۂ کلیات خسرو کی چھ مطبوعہ کتابوں سے مراد ہے: (۱) مجنوں لیلیٰ (۲) آئینۂ سکندری (۳) لُآلئ عماں (۴) دول رانی خضر خاں (۵) قران السعدین (۶) ہشت بہشت

انتقال اواخر اکتوبر ۱۹۱۸ء میں ہوا۔ علی گڑھ پر (جو اس سلسلہ کا مستقر ہی) اس کے بعد سے نوبت بنوبت جو انقلابات آئے اُن کا ذکر محتاج اعادہ نہیں۔ خلاصہ یہ ہی کہ مرکز ہی منحرف ہوگیا تھا اور اس کے ساتھ بازار ہمت سرد۔ اور اب کہ کمر عزم از سر نو چسپت کی گئی ہی، سلسلۂ جدید کا معیار اس سے ظاہر ہے کہ جن اسلاف کی نگاہیں مولانا شبلی، مولانا حالی، مولانا عزیز لکھنوی، مولانا عبدالغنی خاں غنی وغیرہم مرحومین سے چل کر مولانا محمد حبیب الرحمٰن خاں صاحب وغیرہ تک پہونچیں ان کے اخلاف کی نظر میں آ: مجھ جیسے مرد ضعیف و بے مایہ پر رکیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

گو مجھے اس ایوانِ عالی شان کے میر عمارت ہونے کا دعویٰ نہیں تاہم ایک ادنیٰ خشت بردار ہونے کا دیرینہ شرف ضرور حاصل ہی۔ وَکَفیٰ بِی فخراً۔ لیکن اب کہ میرا درجہ قدرے بلند کیا گیا ہے صرف قحط الرجال اس کا ذمہ دار ہی۔ اپنی اس نئی کوشش و کاوش میں کامیابی کی امید صرف خدائے بلند و برتر کے فیض اور ناظرین کرام کی فیاضی سے ہی ؎

سوئے تو نے دعوئے طاعت بریم | عاجزیِ خود بشفاعت بریم
گم شدگانیم دریں تنگنائے | رہ تو نمائی کہ توئی رہ نمائے
ہست ز بخشندہ امیدم چناں | کا دہم من بگزرد از ہم عناں
دیدۂ انصاف چو بینا بود | دُر شمرد گرچہ کہ مینا بود

(مطلع الانوار)

**تصحیح و تنقید** | یہ مثنوی تصحیح و تنقید کے لیے متعدد نظروں اور مختلف ہاتھوں سے

گزری ہو اور میں معترف ہوں کہ میں نے ان میں سے اکثر اصحاب کی محنت سے فائدہ اُٹھایا ہے فجزاھم اللہ خیراً۔ جہاں تک مختلف نسخوں کے ساتھ مقابلہ اور تصحیح کا تعلق ہے میں اس سے بری الذمہ ہوں۔ البتہ اپنی بے مائگی اور عدم فرصتی کے لحاظ سے جیسا کچھ بھی ہو سکا یہ چند صفحات "مقدمہ" کے نام سے پیش کر دیئے ہیں۔ اور اس سے غرض صرف اس قدر ہے کہ ناظرین کو متنِ کتاب سے گونہ مناسبت پیدا ہو جائے۔ نظامیؒ وغیرہ کی شاعری کے مقابلہ سے قصداً احتراز کیا گیا ہے۔ علیٰ ہذا کتاب کے لفظی و معنوی محاسن کے استیعاب کی کوشش نہ کر کے میں نے خود اپنی کم فہمی کی پردہ داری کی ہے۔ اکثر مضامین کو تمہیدوں سے گرانبار نہیں کیا گیا ہے، بلکہ محض عنوان قایم کر کے اور برائے بیت کچھ اپنی طرف سے لکھ کر لطفِ سخن کو ناظرین کے ذوقِ سلیم کے حوالہ کر دیا ہے جو غالباً اس سلسلہ کے سابقہ مقدموں سے بہت کچھ تربیت یاب ہو چکا ہوگا۔

وَمَا تَوْفِيقِيْ إِلَّا بِاللّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيْبُ ۵

| | |
|---|---|
| من کہ بشاخِ ہنرم نیست بار | بہ نبود لافِ ہم از آبی و نار |
| چوں زِ شما یافتم ایں دُرِ عجیب | دادہ خود را نہ تواں کرد عیب |
| شغل بہر حادثہ بسیار شد | نیم دمے در سرِ ایں کار شد |
| صرفِ ہمہ عمر گر ایں جا شدی | قطرہ عجب نیست کہ دریا شدی (مطلع الانوار) |

**مثنوی** | "مثنوی" لفظ مثنیٰ سے مشتق ہے جس کے معنی "دو" ہیں۔ یائے نسبت کے اضافہ سے بقاعدۂ صرف مثنیٰ، مثنوی ہو گیا۔

چونکہ مثنوی کے دو دو مصرعے ہم قافیہ ہوتے ہیں اس لیے اس صنف نظم کا یہ نام ہوا۔ اصناف نظم میں مثل رباعی کے مثنوی بھی مخترعات عجم سے ہے۔ عرب کے متاخر شعراء نے اسے "مزدوجہ" کے نام سے اختیار کیا ہے۔ "ولم تکن للمتقدمین من العرب الا القطعات والقصاید۔ والمتاخرین اخذوا سایر انواع الابیات من العجم کالرباعی المشتہر بالدوبیت والمزدوجۃ المعروفۃ بالمثنوی" (المیزان الوافی)

عجمی شعرا میں مثنوی کا بھی ابوالآبا وہی رودکی ہے۔ فردوسی نے اسے درجۂ کمال پر پہنچایا۔ نظامی نے (جن کے عہد تک اس کی تگ و دو قصص و حکایات پر تھی) اسے حقایق و معرفت سے آشنا کیا اور پند و موعظت کے دریا بہائے۔ شیخ سعدی اور خسرو نے گہر پاشی و درفشانی کی ؎

آں گہر آرم کنوں از کانِ غیب | کآب شود عقد ثریا بجیب
گرچہ بملک سخن از پنج گنج | نوبتِ آں گنجہ نشیں گشت پنج
نوبتِ خسرو کہ بہ پیشش نوست | پنجہ زنِ نوبتِ آں خسرو است (مطلع الانوار)

**مثنوی مطلع الانوار** | مطلع الانوار، مولانا نظامی رحمۃ اللہ علیہ کی مثنوی مخزن الاسرار کا جواب ہے اور خمسۂ خسروی کا سب سے پہلا رکن ؎

من کہ دریں خم کدۂ دیں شدم
مست ہم از جامِ نخستیں شدم (مطلع الانوار)

بحر اس کی نہ بحورِ مثنوی میں سریع ہے۔

مطلع الانوار کے بعد خمسہ کے سلسلہ میں حسب ذیل مثنویاں علی الترتیب مرتب ہوئیں :-

(۲) شیرین خسرو (۳) مجنوں لیلیٰ (۴) آئینۂ سکندری

(۵) ہشت بہشت

اس ترتیب کا خود مصنف رحمۃ اللہ علیہ بھی ہر کتاب میں التزاماً ذکر کرتے گئے ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں :-

(۱) مطلع الانوار ؎

بارے از اندیشۂ گنجینہ سنج | گشت یکے گنج فراہم ز پنج
صبح کہ خورشید جنابش نوشت | مطلع الانوار خطابش نوشت
گر بود از عمر شمارِ دگر | پنجہ رسانم بچہارِ دگر

(۲) شیرین خسرو ؎

نخست از پردۂ این صبح نشورم | نمود از مطلع الانوار نورم
پس از کلکم چکید این شربت نو | کہ نامش کردہ ام شیرین خسرو

(۳) مجنوں لیلیٰ ؎

چوں من بہ دو نامۂ زریں ورق پیش | راندم قلمے بہ نکتۂ خویش
از روحِ قدس شنیدم آواز | کاے کردہ لب تو گوشِ من باز
بخشا طبقے بغیر تاواں | نُقل اندک و چاشنی فراواں

نامش کہ زغیب شد مسجّل | مجنون لیلیٰ العکس اوّل

(۴) آئینۂ سکندری ؎

چو در باز کردم نخست از قلم | ز مطلعؔ بانوار دادم علم
وزاں انگبیں شربت انگیختم | بہ شیریںؔ و خسرو فرو ریختم
وزاں جا فرس بیشتر تاختم | بہ مجنونؔ و لیلیٰ سرافراختم
کنوں بر سریر ہنر پروری | کنم جلوہ ملک اسکندریؔ

(۵) ہشت بہشت ؎

دادی اول بگنبد دوّار | روشنائی ز مطلعؔ الانوار
کردی آگاہ بانشاطِ تمام | شہد شیریںؔ و خسرو اندر جام
باز در عالم خردمندی | شور مجنونؔ و لیلیٰ افگندی
پس دہاں پُر ز دُر دری کردی | شرحِ رازِ سکندریؔ کردی
ویں زماں گز جواہر انجم | می نگاری صحیفۂ پنجم
می نویسم زکلکِ مشک شرشت | نام ایں ہشت خانہ ہشتؔ بہشت

**"پنج گنج" یا "خمسہ"** مولانا نظامی گنجوی رحمۃ اللہ علیہ کی پانچ مثنویاں (جو "پنج گنج نظامی" یا "خمسہ نظامی" کے نام سے مشہور ہوئیں اور ان کے مقابلہ میں حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ نے جو مثنویاں لکھیں) یہ ہیں:-

| خمسۂ نظامی | خمسۂ خسروی |
|---|---|
| (۱) مخزن الاسرار | (۱) مطلع الانوار |
| (۲) خسرو شیریں | (۲) شیریں خسرو |
| (۳) لیلیٰ مجنوں | (۳) مجنوں لیلیٰ |
| (۴) سکندر نامہ | (۴) آئینۂ سکندری |
| (۵) ہفت پیکر | (۵) ہشت بہشت |

خسرو کے بعد مقابلہ کا دروازہ ایسا کھلا کہ بہت سے شعرا کو (جن میں سے بعض بلاشبہ زبان فارسی کے اساتذہ و اساطین ہیں) طبع آزمائی کی جرأت ہوئی۔ یہ جواب بھی ان کے مصنفوں کے ناموں کی اضافتوں کے اضافہ کے ساتھ اسی نام (پنج گنج یا خمسہ) سے موسوم ہوئے۔ تاہم پنج گنج کا تسمیہ حضرت امیرؒ ہی کی نچہ زن گنج کشائی کا نتیجہ ہے۔ اور غالباً خسروؒ کا ذہن اس نام کی طرف کتابوں کی تعداد (پنج) اور مولانا نظامی کے مسکن (گنجہ) کی مناسبت سے منتقل ہوا ~~سے~~

سازم ازاں سال بسرائے سپنج      پنج کلید از پئے آں پنج گنج

کانچہ بسر گنج بود ناپدید      فتح شود ہم بزبانِ کلید

(مطلع الانوار)

اس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ نظامیؒ کے خزائن پنجگانہ کی خسروؒ کی نظر میں کیا قیمت ہے "پنج" کے ترادف اور سہولت تلفظ کے سبب سے "خمسہ" بعد میں مروج ہو گیا۔

**تعداد اشعار** | خود مصنف رحمۃ اللہ کے قول صریح کے مطابق مطلع الانوار کے

اشعار کی تعداد تین ہزار تین سو دس ہے ؎

در ہمہ بیت آوری اندر شمار

سہ صد و دہ بر شمر و سہ ہزار (مطلع الانوار)

۳۳۱۰

لیکن دراصل کل تعداد اشعار کی ۳۳۲۴ ہے۔ اس چودہ کی زیادتی کا یہ سبب ہے کہ اصل مقصود کے بعد بطور خاتمہ چودہ اشعار کا اضافہ کیا گیا ہے۔ چنانچہ حضرت امیر کی عام روش کے مطابق متنِ کتاب کا خاتمہ اس شعر پر معلوم ہوتا ہے ؎

من کنم آں چہ از دلم آید بکسب

باقی الاتمام علی اللہ فحسب (مطلع الانوار)

اور اس شعر کے بعد جو اشعار ہیں ان کی تعداد ٹھیک چودہ ہی مگر اس مطبوعہ نسخہ میں کل تعداد اشعار ۳۳۲۷ ہے، یعنی اصل سے ۳ شعر زیادہ ہیں جس کا سبب غالباً یہ ہے کہ ۳ شعر مبیضہ کے مقابلہ کنندگان کے سہو سے مکرر ہو گئے ہیں۔

**زمانۂ تصنیف** | مطلع الانوار کی تصنیف (یا خمسۂ خسروی کے آغاز) کا سال ۶۹۸ھ ہے ؎

سال کہ از چرخِ کہن گشت بود

از پسِ شش صد نود و ہشت بود

۶۹۸ھ (مطلع الانوار)

اس وقت خسرو کی عمر ۴۸ سال کی تھی ؎

نہ فلکم بر چہل افزود ہشت تن کہ دورد بود۔ دوتا نیز گشت

۴۸

(مطلع الانوار)

اس زمانہ میں مشقِ سخن کامل ہوچکی تھی اور دبدبہ خسروی آفاق گیر تھا ؎

فکرتِ من چوں بفلک راندرخش | یافت ز گنجینۂ توفیق بخش
بلبلِ نطق از گلِ طبعم پرید | پردۂ غیب از سرِ کلکم درید
فوج بفوجم ز معانی حشر | خواندہ و ناخواندہ در آمد ز در
زمزمۂ دل فلک آوازہ گشت | جانِ جہانے بسخن تازہ گشت
بر سرِ ہر پایہ کہ بر دم سریر | تاج ستاں گشتم و آفاق گیر

اسی سال (رجب سے ذوالحجہ تک صرف چھ مہینے کے قلیل عرصہ میں) (مطلع الانوار)
علاوہ مطلع الانوار کے دو اور کتابیں لکھیں :-

(۱) شیریں خسرو ؎

در آغاز رجب شد فرخ ایں فال
ز ہجرت شش صد و ہشت و نود سال
۶۹۸ھ

(۲) مجنوں لیلیٰ ؎

تاریخ ز ہجرت آں کہ بگزشت
سال شش نود ست و شش صد و ہشت
۶۹۸ھ

ملاحظہ ہو، ایک ہی عدد (شش صد و ہشت و نود) کو تین مختلف بحروں میں
کس خوبی و صفائی کے ساتھ باندھا ہے۔ صد رحمت! ہزار آفریں !!
اس سال سے اگلے سال (۶۹۹ھ) میں چوتھی کتاب آئینہ سکندری لکھی ؎

دریں دم کہ پایانِ ایں پیکرست
ز تاریخ ہفتصد یکے کم ترست

اس کے بعد ایک سال کا وقفہ ہو جاتا ہے۔ اور آخری مثنوی (ہشت بہشت)
سنہ ۷۰۱ھ میں تصنیف ہوتی ہے ؎

سالِ ہجر شش یکے و ہفتصد بود
کایں بت ابر دسر بچرخ کبود

گو مذکورۂ بالا سنین کے شمار سے بظاہر خمسہ کا چار سال میں تمام ہونا معلوم ہوتا ہے
مگر حقیقت یہ ہے کہ اس پر صرف تین سال صرف ہوئے ؎

کہ ازاں نقدِ قیمتی بہ سہ سال
کردم ایں پنج گنج مالا مال

(ہشت بہشت)

**مدت تصنیف** اسی قادر نگاری و پُر گوئی کا نتیجہ ہے کہ مطلع الانوار صرف دو ہفتہ
کے اندر کہی گئی ہے ؎

از اثر اختر گردوں خرام
شد بہ دو ہفت ایں مہِ کامل تمام

بلحاظ تعداد مطلع الانوار کے اشعار کا روزانہ اوسط سوا دو سو کے قریب ہوتا ہے
(پورا خمسہ جو سترہ ہزار نو سو دس ۱۷۹۱۰ اشعار پر مشتمل ہے تین سال میں تمام ہوا)

**کثرتِ مشاغل** اسی کے ساتھ مصنف کی کثیر و متنوع مشاغل پر غور کیجیے جو سلطان دہلی کی سرکار سے لے کر سلطان الاولیاؒ کے دربار تک ہیں اور شعرگوئی کے لیے فرصت بہت ہی کم ملتی ہے ؎

شغل بہرحادثہ بسیار شد
نیم شے در سرِ ایں کار شد

اگر کافی مہلت ہوتی تو کیا ہوتا اور پایۂ سخن کہاں سے کہاں پہنچتا؟

اس کا جواب خود مصنف علیہ الرحمۃ سے لیجیے ؎

صَرف ہمہ عمر گر ایں جا شدی
قطرہ عجب نیست کہ دریا شدی

بحرِ ذخّار اور دریاسے ناپیدا کنار ہونے کے باوجود اپنی شاعری کو "قطرہ" سے (یقیناً بلا تصنع) تعبیر کرنا انتہائے ہضمِ نفس ہے۔

**"دبدبۂ خسروی"** ناظرینِ کرام نے اس سلسلہ کی سابقہ کتابوں میں بھی ملاحظہ کیا ہوگا اور اس کتاب میں بھی دیکھیں گے کہ حضرت امیر خسرو نے باوجود مقابلہ (اور کامیاب مقابلہ) کے ہر موقع پر اپنے پیش رو (مولانا نظامی) کا بے حد ادب ملحوظ رکھا ہے۔ مگر ایک نہایت مشہور شعر نے تقریباً ہر زمانہ میں بعض قلوب کے اندر خلش کیا ہے اور اس کو سوءِ ادب پر محمول کیا گیا ہے۔ وہ شعر یہ ہے ؎

دبدبۂ خسرویم شد بلند ۔۔۔ زلزلہ در گورِ نظامی فگند

لیکن واقعتہً یہ محض شاعرانہ تعلّی وتفاخر ہی۔ حالت یہ ہی کہ اس وقت شاعر کی عمر ۴۸ سال ہی۔ کلام کا غلغلہ ہندوستان سے ایران تک بلند ہو چکا ہی۔ سعدیؒ جیسے مقبول و زندۂ جاوید معاصر شاعر نے ان کے کلام پر صاد کر دیا ہی۔ اب وہ خمسۂ نظامی کے جواب کا ارادہ کرتے ہیں۔ حضرت پیر و مرشد کا سایہ سر پر اور ہاتھ پیٹھ پر ہے۔

ان اسباب کے ساتھ اگر خمستین (نظامی وخسروی) کے ناقدین و مقابلہ کنندگان متزلزل ہو جائیں اور ؎

"فرق ندانند ازیں تا بآں"

کا مصداق ہو تو کیا عجب ہی۔ میرے نزدیک یہی اور صرف یہی مطلب ہی ؎

"زلزلہ در گور نظامی فگند"

کا۔ اس کے متصل مابعد کے اشعار مسلسل ملاحظہ فرمائیے اور انصاف کیجیے کہ کس ادب اور احترام واجب کے ساتھ اپنے محترم حریف کا ذکر کیا ہے ؎

آں روشے بود ز اندازہ دور     خطِ در آمد بہ ما غم ز نور

نور کہ از خواجہ نظامم رسید     کار از آں رونقِ نظامم رسید

گرچہ بر و مہر سخن ختم بست     سکۂ من مہر زرش را شکست

خاتم او را چو کشادم نگیں     داد نگینش بمن انگشتریں

اپنے مدمقابل کی "خواجگی" اور ان سے "نور رسی" اور ان کی روش کے "اندازہ

دور" ہونے کا صریح اعتراف ہی۔ اس سے زیادہ بغایتِ دیانت اور کس چیز کی توقع ہونی چاہیے؟

اور لیجئے۔ آگے چل کر اپنی ہستی کو بالکل ہی فنا کر دیا ہی اور نظامی کی "اُستادی" اور اپنی شاگردانہ "فرزندی" کا نہایت صفائی کے ساتھ اقرار کر لیا ہی یہ ادب و انکسار کی انتہا ہی ؎ مطلع الانوار

تیر کہ پرعاریت از مرغ یافت — کے زپرِ مرغ تواند شتافت

نے غلطم کانچہ نمودم بہ پیش — عربدہ بود نہ بر جائے خویش

ماہ کہ در پرتوِ خورشید زیست — گرمی خورشید بر و بہرِ چیست

اس کے بعد اسی مضمون کو اس سلسلہ کی باقی چار کتابوں سے لیجیے۔

اور داد انصاف دیجیے ؎ شیریں خسرو

بدیں ابجد کہ طفلاں را کند شاد — مثالے بستم از تعلیم اُستاد

گرت شیریں بخوانی۔ بار بار ہست — وگر جاں نیست بارے کالبد ہست

کشادہ او زپنج گنج از گنجۂ خویش — بداں پنج آز مایم بخیۂ خویش

کہ تا گوید مرا عقلِ گرامی — زہے شائستہ فرزند نظامی

؎ مجنوں لیلیٰ

میخواست لبے دل ہوس باز — کز سحرِ قدیم نو کنم ساز

لیکن بر پائے او چناں کہ دانم — گفتم قدمے زدن توانم

هرچند که ایں خطِ مسلسل — موئے نبود ز حرفِ اوّل

گر زاں قدح آری آب خوردم — بے گفتنِ تو اعتراف کردم

ذوقے که دریں دمِ حیات ست — همشیرهٔ اولیں نبات ست

زنده است بمعنی اوستادم — ور نیست منش حیات دادم

احسنت زہے سخنوری چیست — کز نکته دہانِ عالمے شست

می داد چو نظمِ نامه را پیچ — باقی نگذاشت بہرِ ما ہیچ

آں بحر که بر لبش خسے نیست — محتاجِ ستایشِ کسے نیست

سـ۵ آئینۂ سکندری

ہنر پرورِ گنجہ گویائے پیش — که گنجِ ہنر داشت ز اندازه بیش

نظر چوں بریں جامِ صہبا گماشت — ستد صافی و دُرد و بہرِ ما گذاشت

من ارچه بداں مے گراں سر شوم — کجا با حریفاں برابر شوم

چه گویا خردمندِ آفاق بود — نخواند آں ورق کز خرد طاق بود

همه پیکرے جلوه کرد از سریر — که ہر جا که باشد بود دل پذیر

ز رازسے برافگند سرپوش را — که ناگفته باور شود گوش را

سـ۵ ہشت بہشت

ایں نمونه که نقشِ پرکارے است — از طرازِ کہن نمودارے است

گرچه ایں دارد انگبیں کاشے — سرکه را هم بود خریدارے

گرچہ گوہر بقیمت ست عزیز | قیمتے ہست کہربا را نیز
این رقم کاندرو صفائے ہست | گرچہ زرنیست زرنمائے ہست
نکند گر نشاط زیرک تیز | ابلہاں را بود فریب انگیز

**اصلاح کلام** امیر خسروؒ نے با ہمہ قادر الکلامی پورا کلام استادانِ فن (علی الخصوص حضرت شیخ شہاب الدین) کی خدمت میں بنظر حک و اصلاح پیش کیا ہے۔ اور خمسہ کی آخری مثنوی ہشت بہشت میں نہایت صفائی کے ساتھ اس کا اعتراف کیا ہے اور یہ ایک اور ثبوت اس امر کا ہے کہ امیر خسروؒ نے وہ "دبدبۂ خسروی" والا شعر نظامی کی توہین یا استخفاف کی غرض سے نہیں فرمایا تھا ؎

یک یک این پنج نامۂ تاباں | عرض کردم بچشم دانایاں
ہر کسے را چناں کہ روئے نمود | در بد و نیک گفتگوئے نمود
ہر چہ بیننده راست را خم دید | بجوابِ سخن فراہم دید
واں کہ در گفتن از دلم کژ خاست | راست گو چوں نمود کردم راست
زیں ہمہ ناقداں نکتہ شناس | ہر کسے زد دمے بوہم و قیاس
لیکن آں کاندریں خزائنِ پُر | ق | مہرۂ قلب دور کرد ز دُر
نیست الا کہ آں جہانِ علوم | کہ شدش ہر چہ در جہاں معلوم
بس کہ در علم راست تدبیرست | راستی ہم شہاب ہم تیرست
او شہابِ دل و تنش ز انجار | نیر ین مشارق الانوار

من بدو عرض کردہ نامۂ خویش — او باصلاح راندہ خامۂ خویش

دید ہر نکتہ را رقم برقم — رنج بر خود نہاد و منت ہم

نظر تیز کردہ موے شگاف — نے بعیب نظارۂ بگزاف

گرچہ چوں دوستاں پسندیدہ — لیکن از چشم دشمناں دیدہ

دیدۂ خصم عیب کوش بود — دیدۂ دوست عیب پوش بود

دید چوں دشمناں دریں دفتر — تا ہمہ عیب آمدہ بنظر

چوں ہمہ عیب دید دشمن وار — شست چوں دوستاں آئینہ وار

زیں دقایق کہ شد ز مغز شناس پوست — مو بمو شعر بیز کردۂ اوست

شمع من یافتہ ضیا از وے — مس من گشتہ کیمیا از وے

ہر چہ او گفت من نہادم گوش — بر کشیدم بکس ز شربت نوش

وآنچہ بنمود من نجستم پے — عیب آں بر من ست نے بر وے

گر بماندہ ز دشنہ اش جائے — بے خسے نیست ہیچ دریائے

غور فرمائیے کہ کسی مسودہ کی تصحیح کی جس قدر مشکلات اور اس کے جتنے مدارج ہو سکتے ہیں ان کو نظم میں کس خوبی سے ادا کیا ہے۔ اور ساتھ ہی اپنے کلام کے اصلاح سے بالا نہ ہونے کا کیسا اعلیٰ اور صاف اعتراف ہے۔

**موضوع** | موضوع کتاب اخلاق، کلام اور تصوف ہے ؎

ہر چہ من از خامہ فشانم بروں — گنج خدائی ست کہ رانم بروں

خامہ ام از گنج خدائی خرم ست      چیست کہ در گنج خدائی کم ست

اُسلوبِ بیان | امیر خسروؒ کے کلام میں جو شگفتگی و تسلسل ہی وہ محتاج بیان نہیں۔
درز و تخلل نام کو نہیں۔ ہر دعوے پر تو اردلائل و تراکم توجیہات ان کی خصوصیات سے
ہی۔ اور چونکہ مطلع الانوار کا موضوع پند و موعظت ہی اس لیے اکثر بہت کوری کوری سنائی
ہیں جس کے بغیر چارہ نہ تھا ؎

بازکشادم بطبیبی دُکاں      مرہم دل دارد و دارو ے جاں
آں کہ دلش تنگ نباید زپند      دارو ے تلخش دہم و سودمند
واں کہ خوشامد طلبد نیز ہست      لیک شکر خندہ تب رانہ بست
دارو ے تلخ ار نخورد ہر کسے      ہم بودش نیز خورندہ بسے
تپ زدگاں را کہ نہ حلوا بہ است      خوردنِ کشنیز ز حلوا بہ است
تلخ ز شیریں بہ نز بہتر ست      سود دہد بیشتر از شکر ست
گر تو خوری سودِ تو باشد بہ وست      ورنہ خوری آں کہ خورد سود او ست

جو کچھ کہتے ہیں اکثر کتاب و سنت کو پیشِ نظر رکھکر کہتے ہیں ؎

بیش ترین نکتہ ز سر تا بہ بُن
ز آیت و اخبار سرا ایم سخن

نظامی کے ساتھ مقابلہ میں جہاں تک کامیاب ہوئے ہیں اُسے خود یوں فرماتے
ہیں۔ اعتماد علی النفس کی انتہا ہی ؎

سازم ازاں ساں بہرائے سپنج — پنج کلید از پئے آں پنج گنج

کانچہ بہ ہر گنج بود ناپدید — فتح شود ہم بزبانِ کلید

آں نمط آرم کہ ہمہ ناقداں — فرق ندانند ازیں تابداں

حد ادب یہ ہے کہ اپنے آپ کو بڑھاتے نہیں صرف اسی قدر پر اکتفا کرتے ہیں کہ ؎

"فرق ندانند ازیں تابداں"

عنوانات کی نثر بھی بغایت لطیف ہے ؎

چوں شود آراستہ نظمم چو دُر — از گہرِ نثر کنم خانہ پُر

نثر ازاں گونہ کشم در قلم — کاب زشعرائے برد و تیر ہم

یافتہ آئینِ عبارت نوی — لفظش آراستہ چوں معنوی

**تقسیم مطالب** کتاب کے مطالب کو بیس مقالوں پر تقسیم کر کے سوا سو مضامین ان میں بیان کئے ہیں۔ اور یہ بیس مقالے حمد و نعت، مدح مرشد اور تعریف سلطان اور خاتمہ کے علاوہ ہیں۔ اور یہ تمہیدی و اختتامی مضامین بھی اکثر دو دو تین تین عنوانوں کے ذیل میں ہیں ؎

بیست خزینہ است دریں پُر ز گنج

بیست خزینہ زصد و بیست و پنج

**مقابلہ کا نتیجہ باب** مخزن اسرار اور مطلع الانوار کی تصنیف میں تقریباً ایک صدی کا فصل ہے۔ اس طویل عرصہ میں سوائے امیر خسرو کے کسی اور شاعر نے خمسۂ نظامی کے

مقابلہ کا ارادہ نہیں کیا لیکن امیر خسرو نے اپنے خمسہ میں ایسی ندرت و جدت پیدا کی کہ خمسۂ خسروی کے بعد کثیر التعداد شعرا نے اس طرف توجہ کی معلوم ہوتا ہی کہ خود مصنف علیہ الرحمۃ کو اس کا کامل یقین تھا۔ چنانچہ انھوں نے لکھا ہے ؎

ہر چہ نویسم بسرِ داستاں　　راست کنم رہ بپئے راستاں
تا قلم ہر کہ دواد و کند　　پس روی این روش نو کند

اور متاخر شعرا کی یہ ہمت نتیجہ ہی کلام خسروی کے سہل ممتنع ہونے کا جس کی نسبت کہا گیا ہی کہ ؎

دیکھنا تقریر کی لذّت کہ جو اُس نے کہا
میں نے یہ جانا کہ گویا یہ بھی میرے دل میں ہی

یا ؎

اذا قیل اطمع الناس طرّا
واذا ریم اعجز المعجزینا

مندرجہ ذیل جدول سے (جو مطلع الانوار کے مقابلہ کی کتابوں کی ہی اور بجائے خود نامکمل) اس کا کچھ کچھ اندازہ ہوگا:-

| نمبر شمار | نام مثنوی | نام مصنف | سنہ وفات ہجری | کیفیت |
|---|---|---|---|---|
| ۱ | مطلع الانوار | امیر خسرو دہلوی | ۷۲۵ | |
| ۲ | روضۃ الانوار | خواجو کرمانی | ۷۵۳ | |
| ۳ | مونس الابرار | خواجہ عماد فقیہ کرمانی | ۷۷۳ | |
| ۴ | گلشن ابرار | مولانا کاتبی نیشاپوری | ۸۳۹ | |

| نمبر شمار | نام مثنوی | نام مصنف | سنۂ وفات ہجری | کیفیت |
|---|---|---|---|---|
| ۵ | تحفۃ الاحرار | مولانا جامی | ۸۹۹ | |
| ۶ | منظر الابصار | قاضی سنجانی | ۰ | |
| ۷ | مظہر الآثار | امیر ہاشمی کرمانی | ۹۴۸ | |
| ۸ | مشہد الانوار | غزالی مشہدی | ۹۸۰ | |
| ۹ | نذرت آثار | " | " | |
| ۱۰ | منظور الانظار | رہائی مروی | ۹۸۲ | |
| ۱۱ | مظہر الاسرار | حکیم ابوالفتح دوائی | ۰ | |
| ۱۲ | مجمع الابکار | عرفی شیرازی | ۹۹۹ | |
| ۱۳ | زبدۃ الافکار | نیکیٔ اصفہانی | ۱۰۰۰ | |
| ۱۴ | مرصد الاحرار | ابواسحاق گاذرونی | ۰ | |
| ۱۵ | مرکز ادوار | شیخ فیضی فیاضی | ۱۰۰۴ | |
| ۱۶ | مثنوی نامی | میر محمد معصوم نامی | ۰ | |
| ۱۷ | مثنوی شانی تکلو | افانشف شانی تکلو | ۱۰۲۳ | |
| ۱۸ | منبع الانہار | ملک قمی و مولانا ظہوری | ۱۰۲۴ | |
| ۱۹ | دیدۂ بیدار | حکیم شفائی اصفہانی | ۱۰۲۷ | |
| ۲۰ | حسن گلوسوز | زلالی خوانساری | ۰ | |

| نمبر شمار | نام مثنوی | نام مصنف | سنہ وفات ہجری | کیفیت |
|---|---|---|---|---|
| ۲۱ | مظہر الانوار | ہاشمی بخاری | ۔ | |
| ۲۲ | مثنوی طاہر وحید | مرزا محمد طاہر وحید قزوینی | ۔ | |
| ۲۳ | مخزن الدہری | درویش حسین والدہری | ۔ | |
| ۲۴ | مطلع الانوار | میر محمد باقر داماد اشراق | ۱۰۴۲ | |
| ۲۵ | دولت بیدار | ملا شیدا | ۱۰۸۰ | |
| ۲۶ | مشرق الانوار | مولوی عبدالرحیم دہری | ۱۲۷۳ | |

**تضمین بسم اللہ** مولانا نظامی نے بسم اللہ کی جو تضمین کی ہے وہ بھی ایسی عام پسند ہوئی کہ بہت سے نامور شعرا نے اس پر طبع آزمائی کرکے اس طرز کو نباہنے کی کوشش کی ہے یقین ہے کہ منسلکہ جدول نہایت دلچسپی کے ساتھ مطالعہ کی جائیگی ۔

| نام شاعر | بسم اللہ | تضمین |
|---|---|---|
| نظامی | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم | ہست کلید در گنج حکیم |
| امیر خسرو | " | خطبہ قدس است بملک قدیم |
| مولانا جامی | " | ہست صلائے سر خوان کریم |
| ہاشمی کرمانی | " | فاتحہ آرائے کلام قدیم |

| تضمین | بسم اللہ | نام شاعر |
|---|---|---|
| ہست شہاب از پئے دیو رجیم | بسم اللہ الرحمن الرحیم | غزالی مشہدی |
| گنج ازل را است طلسم قدیم | " | فیضی |
| موج نخست است ز بحر قدیم | " | عرفی |
| ما ہچہ رایت امید و بیم | " | شانی |
| تیغ الٰہیست بدست حکیم | " | شفائی |
| آمدہ سر چشمۂ فیض عمیم | " | ملا شیدا |
| مطلع دیباچہ نظم قدیم<br>نص صحیح است و کلام حکیم<br>پنجہ اعجاز و عصائے کلیم<br>ارہ کش تارک دیو رجیم<br>تیر شہاب است بدیو رجیم<br>سرو سیہ پوش ریاض نعیم<br>ابروئے خوش وسمہ حسن قدیم | " | زلالی |
| تیغ ستیاب رسول کریم | " | آزاد بلگرامی |
| ہست عصائے رہ امید و بیم | " | صفا |
| ہست عصائے رہ طبع سلیم | " | محمد قلی سلیم طہرانی |

| تضمین | بسم اللہ | نام شاعر |
|---|---|---|
| راہ حدیث ست بسوئے قدیم | بسم اللہ الرحمن الرحیم | ادہم صفوی |
| ہست نہالے ز ریاض قدیم | " | میرزا طاہر وحید |
| کعبہ جان و دل اہل نعیم | " | وحید |
| ہست علاج از پئے قلب سقیم | " | تمنا |
| خال رخ آرائے عروس قدیم<br>نغمۂ مرغان ریاض نعیم | " | عاصم |
| مطلع انوار کلام قدیم | " | کامی |
| مصرعہ برجستۂ نظم قدیم | " | وحدت |
| حاصل ہر چار کتاب قدیم | " | معنی |
| آیت الطاف خدائے کریم<br>زینت عنوان کتاب قدیم | " | آزاد |
| ہست نمک بر سر خوان کریم | " | واصف |
| غازۂ رخسار عروس قدیم | " | اشرف |
| قافلہ سالار کلام حکیم | " | الہی |

| مطلع الانوار کی نظم و نثر میں معانی و مطالب کی جو افراط و فراوانی ہے اُسے خود مصنف کی زبان فیض ترجمان سے سنئیے اور صداقت | ندرت اسالیب و افراط مطالب |
|---|---|

وصدّقنا کہیے۔ ان کا اعجاز اس مقدمہ کے ایجاز کے احاطہ سے باہر ہے ؎

پیش دویدند بتان ضمیر — خامہ فرو خواند بہ بانگ صریر

فوج بفوج ہم ز معانی حشر — خوانده و ناخوانده در آمد ز در

ملک سخن را چو گرفتم بہ تیغ — گوہر خود نیز فشانم چو میغ

جیب جہاں پر ز غرائب کنم — وضع نمطہائے عجائب کنم

ورنہ ہر بیت نہاں در نہاں — تحفۂ پوشیده جہاں در جہاں

نشرے ازاں گونہ کشم از قلم — کاب ز شعرم ببرد تیسر ہم

آں چہ نہفت ست مرا در خیال — گر کنمش وصف نماید محال

غیر چہ آگہ کہ دریں سینہ چیست — کور چہ داند کہ در آئینہ کیست

خامہ کہ از گنج خدائی خم است — چیست کہ در گنج خدائی کم ست

(مطلع الانوار)

تاہم بمصداق "مالا یدرک کلہ لا یترک جلہ" اپنی محدود استعداد و استطاعت کے مطابق بلا لحاظ حصر و استقصا تبرکاً و تیمناً چند نمونے ذیل میں پیش کیے جاتے ہیں۔

## حمد باری جل جلالہ

سہل بود ہر کہ بدو حرف کن — از ملک العرش چہ سنجد سخن

کے سخن او بجد مردم ست — زیں نفسے کو بہر وقتے گم ست

زندهٔ باقی کہ جہاں آفرید ۔۔۔ کے مرد آں زندہ کہ جاں آفرید
آنکہ بود خالق موت وحیات ۔۔۔ مرگ بہ وے چیرہ کے آید بذات
نیست براں ہست کہ آرد شکست ۔۔۔ کو ہمہ را نیست کند ہر چہ ہست
ساخت زیک قطرۂ آدم گہر ۔۔۔ طرفہ کہ نہ بحر بیک قطرہ در
چوں سر دعوی کشد آں کس زِ ہست ۔۔۔ کو ز قفائے دو عدم گشت پست
گر ہمہ عالم بہم آیند تنگ ۔۔۔ بہ نشود پائے یکے مور لنگ
جملہ جہاں عاجز یک پائے مور ۔۔۔ وائے کہ بر قادرِ عالم چہ زور
بہ کہ بہ بیچارگی جانِ خویش ۔۔۔ معترف آئیم بہ نقصانِ خویش

مندرجۂ بالا اقتباس کے مطالعہ کے بعد حضرت امیرؒ کے اعلیٰ درجہ کے متکلم ہونے میں کلام نہیں رہتا۔ اسی طرح کثیر التعداد اشعار سے ان کے مفسر و محدث اور فلسفی ہونے کا یقین ہوتا ہے۔ یہ حمد گویا اس حدیث کی تفسیر ہے "لا اُحصی ثناءً علیک انت کما اثنیت علی نفسک"۔

## نعت سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم

مندرجۂ ذیل ابیات مضمون نعت کی گویا معراج ہیں "گفتۂ او گفتۂ اللہ بود" کے عقیدۂ حقّہ کو کس خوبی سے نباہا ہے اور ایمان کے ساتھ عمل کی ضرورت کو کس طرح ناگزیر ثابت کیا ہے ۔ ۵

زان ازلی مکتب وامی لقب — عقلِ کل آموختہ لوح ادب

کردہ وکیلانِ قضا در نخست — ہم بقدم سبقِ حدیثش درست

ہر سخنش کاصلِ مسلمانی است — حاشیۂ نامۂ ربانی است

درسِ شرف کردہ بہ حسن المآب — شیر خرد خوردہ زام الکتاب

عینِ عنایت ز عطائے کریم — دالِ ہدایت برہِ مستقیم

عروۂ وثقیٰ کنفِ نورِ او — حبل متیں نسخۂ منشورِ او

ماہِ دو ہفتہ بہ سپہرِ جمال — یافتہ از سبعِ مثانی کمال

او بہ یقیں دیدہ جمالِ عزیز — ماہم امید ست کہ بینیم نیز

کرد نمازے بہ نیاز تمام — بود نماز از روے و از حق سلام

یافتہ تشریفِ نماز از خدا — آمد از اں گونہ نمازی قبا

ہر قدمت عمدۂ ہر دو سرائے — ہر سخنت خازن وحیِ خدائے

من کہ عیاں تشنۂ جوئے توام — خسروم اما سگِ کوئے توام

## منقبت اصحاب رضی اللہ عنہم

منقبت کے اشعار گویا اس ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی تفسیر ہیں کہ "اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم" (میرے اصحاب مثل ستاروں کے ہیں کہ جس کی بھی پیروی کرو گے ٹھیک راستہ پالو گے)۔

انچہ زسر چشمۂ مقصود بجست ۔ نیم کشں خود بہ ابوبکر ریخت
دور گزاں ساقی بیجو ر بود ۔ عدل عمر نیز دراں دور بود
زآب حیاتش کہ دمادم رسید ۔ قطرہ برآں ابر حیا ہم چکید
جام شرابے کہ بہ تمیز خورد ۔ جرعۂ آں جام علی نیز خورد
برد گراں داد ازاں خم نمے[1] ۔ تا بہ نمے شیفتہ شد عالمے

## مدح مرشد

اس زمانہ میں شاعری اور تصوف کی حالت محتاج بیان نہیں۔ دونوں کو علم و عمل کی احتیاج سے بالاتر سمجھا جاتا ہے۔ دونوں کی سند کمال کے لیے صرف ایک مجلس کی ترتیب کافی ہے۔ اس کا جو اثر اخلاق پر ہے وہ ظاہر ہے۔ شعر و شاعر کے لوازم آپ نے حضرت امیرؒ کی زبان قلم سے اور مقامات پر بھی سنے ہونگے۔ مدح مرشد کے سلسلہ میں یہاں تصوف کی جو حقیقت پیش کی گئی ہے ابنائے زمانہ کے غور کے لایق ہے، اور جس کا خلاصہ ہے: "شرع اگر عین نباشد شر ست" ؎

زیر نگیں عرصہ ملک جش ۔ خطبۂ مہ بی رقم خاتمش
نعبد ایاک طراز علم ۔ فاخلع نعلیک مقام قدم
راہ روے کو بطریق صفا ۔ رفتہ قدم بر قدم مصطفٰے

---

[1] جمیع اصحاب و اتباع ۱۲

سیرتِ ہمونشس بدیں پروری | نسخہ دیباچہ پیغمبری
چوں دم الہام زدہ کام او | نائب وحی آمدہ الہام او
سکّہ کارش بفروع و اصول | تابع قال اللہ وقال الرسول
عین شریعت بطریقش درست | شرع اگر عین نباشد نشست
ہم تگ او ہم بریاضت گری | بر سرِ اوچیست کلاہِ سری
از پئے گمراہیِ جانہا رقیب | وز پئے بیماریِ دلہا طبیب

# ثنائے سلطان

اس وقت دہلی کے تخت پر سلطان علاء الدین جیسا ذی دبدبہ بادشاہ سریرآرا ہے۔ مشرقی آداب اور ایشیائی درباروں میں خسروِ وقت کو "سایۂ خدا" سے برتر و بالا دکھانا روش عام ہے۔ لیکن جس طرز میں حضرت امیر خسرو علاء الدین جیسے فرماں روا کی تعریف کرتے ہیں وہ بجائے خود مستحق صد ستائش ہے۔ کہا جاتا ہے کہ وہ زمانہ "لب بند و چشم بند و گوش بند" کا تھا، اور یہ دور ہے "فری تھنکنگ اینڈ پلین اسپیکنگ" (Free thinking and plain speaking) کا۔

اُس زمانہ کا مرقّع تاریخ کی لوح پر منقوش ہے، اِس دور کا نقشہ ان آنکھوں کے سامنے ہے۔ ٹھنڈے دل سے دونوں کا مقابلہ کیجیے۔ یقین ہے کہ نتائج کی ترتیب میں کوئی دشواری نہ ہوگی۔ اس زمانہ میں جو بہت سے نئی اصطلاحیں قائم ہوئی ہیں ان میں سے ایک

"خوشامد" اور "چاپلوسی" بھی ہے۔ جس چیز کو پہلے "خوشامد" اور عیب سمجھا جاتا تھا، اُسی کی بدترین شکل کو اب "ڈپلومیسی" (Diplomacy) یا "مصلحت" بتایا جاتا اور ہنر قرار دیا جاتا ہے۔ "خوشامد" اور "ڈپلومیسی" کے مقابلہ اور تجزیہ کے لیے بجائے خود ایک دفتر درکار ہے جس کا یہ محل نہیں۔ حضرت امیر کے قول کے مطابق بادشاہ نے "شرع رسول خدا کو قوی کیا" "نائب فرمان کردگار" ہے، بنیاد دین کو برقرار رکھنا اس کا اصول کار ہے، "سلاطین جنس" اور "شیاطین انس" پر اس کا رعب غالب ہے، "ملک معمور" اور "چشم بیدار" ہے۔ اس میں کون سی بات خلاف عقل ہے اور اس سے زیادہ حاکم کے اندر محکوم کے لیے اور کس صفت کی ضرورت ہے؟ اور کیا اس زمانہ میں بھی یہ اوصاف بہترین سلاطین کے لیے نمونہ نہیں ہو سکتے؟

مثل حمد نعت وغیرہ کے ثنائے سلطان کے بھی دو حصے ہیں۔ اول دونوں نظموں کے عنوانوں کی نثر ملاحظہ ہو جو بجائے خود اعلیٰ درجہ کی شاعری ہے۔

(۱) "دعائے چتر ہمایون سلطان السلاطین وہمائے ہوائے متعالی علاء الدنیا والدین زاد اللہ بفیئہ تحت جناح المنصور وصادعین اعدائہ بجبوحۃ التراب مادام طار الطیور"

(۲) "بنائے ثنائے ثانی بجناطیۂ خدائگان زمین وزمان نائب رزاق وکلید ارزاق فتح اللہ لہ خزاین السموات والارض علی الاطلاق"۔

اب مدح ممدوح کا خلاصہ سنئے ؎

آں سخن آرم کہ چناں کم بود | درخور مدح شہ عالم بود

آں بہ لقب دنیا و دیں را علا | کو بجہاں داد ہ ز احساں صلا
شاہ محمد کہ بتائید رائے | کرد قوی شرعِ رسولِ خدائے
نائب فرماں زدہِ کردگار | خازن روزن زکفت گنج بار
خلق کہ پوینہ نظلّ ہمائے | سبے خبر انند ز ظلِ خدائے
سکّہ اوست بدولت طراز | خطبہ او نائب بانگِ نماز
خاتم تخت تو گردوں نشیں | قاعدہ ملک تو بتیاد دین
بام تو معراج سلاطین جنس | نام تو لاحول شیاطین انس
ناوک بیدست شدہ کفر کاہ | ہندی محرابیت ایماں پناہ
تیغ تو کو فاتحۂ ابتداست | بر تن بدخواہ تو تبّت یداست
ملک تو معمور و مخالف خراب | چشم تو بیدار و جہانے بخواب

## علما کے فرائض

حضرت امیر نے علما کے جو فرائض قرار دیئے ہیں ان کو اگر زمانہ حال کے "مقتیوں" پر منطبق کیا جائے تو ان کا ہو بہو نقشہ کھنچ جاتا ہے ؎

خامہ مزن سوختن عامہ را | آلتِ تزویر مکن خامہ را
زرق تہ رخصت نعمال مدہ | زیر ملک بیضۂ شیطان منہ
بیضۂ کلرغ بزیر ہمائے | از نسب خویش بود بچہ زائے

شرم نداری کہ چو فرماں دہی
تیغ نہی در کفِ شیطاں نہی

عالمِ یزداں بود از حیلہ دور
ہیچ کسے سایہ نہ بیند نہ نور

حیلۂ تزویر بجسلِ صواب
بوالفضولیست بر ام الکتاب

ایں ہمہ تشنیع بر آگہ رود
زانکہ بدانددرہ و بیرہ رود

کس جہلا را نکند جرحِ کار
حاک نبود بر ورقِ بے نگار

علم ہماں ست بتحقیق و بس
کز رہ تحقیق بر آری نفس

ہر چہ کنی گرچہ صواب ست و پاک
ہم بوی از خشمِ خدا ترسناک

چوں تو نداری ز خطا نیست بیم
علم تو در دیں خللے شد عظیم

ای نبےِ فتنہ میاں کردہ چست
وز پےِ تحقیق عمل پائے سست

علم کز اعمال نشانیش نیست
کالبدے دارد و جانیش نیست

اس سلسلہ میں یہ بات دیکھنے کی ہے کہ "علما" کی "خطا نا ترسی" کو "خلل در دین" اور "علم بے عمل" کو "کالبد بے جان" ٹھیرایا ہے، حتیٰ کہ "صواب و پاک" کام کے لیے بھی "خدا ترسی" کو ضروری قرار دیا ہے۔ پھر غور کیجئے کہ اس فرِ سطوت و جبروت طبقہ کو بھی نہیں چھوڑا جو "فتوے" کی آڑ میں ہر کردنی و ناکردنی حرکات کرتا ہے۔ حق گوئی کی حد ہے کہ بادشاہ کو بھی صراحت کے ساتھ لیا ہے اور کنایہ تک سے کنارہ کیا ہے۔ سنیئے ؎

از پےِ یک میر ستم کیش را
محو کند صد حقِ درویش را

حیلہ گرانے کہ مظالم کنند | شرعِ نبیؐ مسخرۂ ظالم کنند
ہرزہ سُشے را دمِ نعمانؒ دہند | کفرِ ملک را لقبِ ایماں دہند
وانچہ کہ سُشے کار پریشاں کند | آنہمہ از رخصتِ ایشاں کند
او فگند مالِ کساں در مغاک | شاں ہمہ گویند حلال ستّ و پاک
در فنِ بوجہل کنند اتفاق | عدلِ عمرؓ نام نہند از نفاق
جاہِ فقیہ از امرائے سفیہ | سود امیرست و زیاں فقیہ
خسرواماں درآمر انیست خیز | سوئے فقیہانِ خدائی گریز
از پئے کفارتِ تعظیم میر | دیدہ زپائے علما ربرگیر

# انسان کی نیابتِ الٰہی

ذیل کی بیتوں میں انسان کے شرف اور منصب نیابت و خلافت الٰہی کو واضح کیا ہے۔ گویا آیاتِ کریمہ "علم آدم الاسماء کلھا" اور "انی جاعل فی الارض خلیفۃ" کی تفسیر ہے۔ انسان کا فطرۃً بلندی خواہ ہونا اور نیچے رہ جانے والی چیزوں کا خود بخود نظر میں چھوٹا معلوم ہونا کیسا اعلیٰ اور عمیق اور روزانہ مشاہدہ کے مطابق خیال ہے۔ اور جب خدائی خزانوں کی کنجی ہی ہاتھ آگئی تو پھر اور رہ کیا گیا ؎

خود ز پدر گرچہ کنوں آمدی | با پدر از جملہ بروں آمدی

دفتر معنی تو زبر خواندۂ　　تختۂ اسما زپدر خواندۂ
عرصۂ عالم بمسافت تراست　　دولتِ آدم بخلافت تراست
تو شہی اقلیم تو ہر دو سرائے　　تو ملکی تخت تو شد چار پائے
گنج خدا را تو کلید آمدی　　نز پئے بازیچہ پدید آمدی
مرتبۂ جو کہ برانی بجاہ　　کس نخورد شربت باران بچاہ
ہیچ کسے رہ سوئے بالا نیافت　　تا قدم از ہمت والا نیافت

پھر کہتے ہیں کہ خدا کا نائب اور خلیفہ بننے کے لیے بڑی بلند ہمتی اور عالی حوصلگی کی ضرورت ہے۔ اور یہ نیابت و خلافت محض خوش خوراکی و خوش پوشاکی سے حاصل نہیں ہوتی۔ ان خیالات کو کیسی نادر تشبیہات و تجربات سے ثابت کیا ہے۔ کہتے ہیں کہ پُردل "ترک" (سپاہی) تیر سے نشانہ کا کام لیتا ہے، مگر تنگ ظرف "مطبخی" (بھٹیارا) ایندھن کا۔

دھوبی کپڑے کو آگ پر رکھ کر اُجالتا ہے، لیکن مشعلچی اُسے آگ میں جھونکتا ہے۔ پست ہمت اور تنگ نظر آدمی کتنا ہی بڑھ جائے ذلیل ہی رہتا ہے جیسے فرش خواہ خز و اطلس ہی کا ہو تاہم پامال ہے، ریشم کا کیڑا جو پتے چاٹ چاٹ کر بڑا ہوتا ہے دنیا اس کو ننگا کر کے اپنا بدن ڈھکتی ہے۔ مکھی اپنے دہرے حریری ملبوس کے باوجود برہنہ بدن ہے۔ مچھلی اتنے فلس رکھنے پر بھی مفلس ہی رہی۔ آخر میں خلاصہ کے طور پر فرماتے ہیں ؎

آدمی ست از پئے کارے بزرگ
گر نکند این ست حمارے بزرگ

# علمِ بے عمل کی ذلّت

"علم کو "چراغ" اور "جہل" کو شبِ تاریک" سے تعبیر کرتے اور چراغ نہ ہو تو اندھیری رات میں کنوئیں میں گر جانے کا اندیشہ ظاہر فرماتے ہیں۔ مگر یاد رہے کہ عمل کو علم کا جزو لاینفک قرار دیتے ہیں بلکہ فرماتے ہیں کہ علم نام ہی عمل و اخلاص کا ہی۔ "آنکھ والا" (عالم فقیر ہو یا غنی) ہمیشہ یکساں رہتا ہے، جیسے خود آنکھ کہ وہ نہ کبھی موٹی ہوتی ہے نہ دُبلی۔ ان کے نزدیک واعظِ بے عمل کی مثال ایسی ہے جیسے سوتے ہوئے کا بڑبڑانا۔ کیا اچھی بات کہی ہے کہ قرآن کا صرف سر پر یا ہاتھ میں رکھنا بے سود "سود و سودگی" (گس گس) ہے۔ اس مضمون کو شاعر نے جس طریقہ سے لکھا ہے اُس کا خود اُنھیں کی زبان سے کچھ خوب لُطف آئے گا ؎

اے مُصرّ از جہل چو در مصرِ خر — اہلِ دگر باشد و اہلی دگر
شملہ چو گاز رکدہ آب گیر — سینہ تہی چوں سرِ بوحفص پیر
اہل نگردد لبعامہ۔ سفیہ — خر نہ شود از جل دیبا فقیہ
منصب بے مایہ نہ درخور بود — گر ہمہ فرزند پیمبر بود

نعمت خان

باب تو گیرم کہ علی مرتضیٰ است | دہ کت ازاں باب کلیدے کجاست
---|---
بے بصراں راست بہرجا نگاہ | کاستن از ذل و فزوں زجاہ
بیش و کمی نیست بہ بینائے کار | دیدہ نہ فربہ شود و نے نزار
مشعلۂ کعبہ بہ گلخن مسوز | دلق خراز سوزن عیسیٰؑ مدوز
مصحف اگر بر سر و پا بر کف است | سود سر و سودگی مصحف است

# ابنائے زمانہ

حضرت امیرؒ نے اپنے زمانہ کی جو شکایت کی ہے وہ سوا چھ سو سال پہلے کی ہے، اسی پر اس زمانہ والوں کی حالت کو قیاس کیجیے۔ اس سے یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ اُس وقت بھی گناہوں کی ایسی ہی کثرت تھی جیسی اب ہے بلکہ اس کی مثال بعینہ ایسی ہے جیسے اُجلے کپڑے پر ذرا سا دھبہ بھی بدنما معلوم ہوتا ہے، بخلاف اس کے میلے کپڑے کے بڑے بڑے داغ بھی نظر نہیں آتے ؎

این چہ زمان ست کہ در ہر طرف | ہست بفسق اہل جہاں را شرف
---|---
ہر نفسے کار گنہ بیشتر | خواری دیں باشد ازیں بیشتر
آں کہ بفرضے نکند کاہلی | متقی اش نام کنند و ولی
بس کہ شد از کفر جہاں پر ز دود | آں کہ شرارے ست چراغے نمود

وائے نہ یکبار کہ صد بار وائے — زین ہمہ گبران مسلمان نمائے

دعوی دین و دل بے ترسناک — خندہ مزن بیہدہ بر دین پاک

اے ہمہ بر نسبت گبرانت زیست — نام مسلمانیت از بہر چیست

آنکہ تگ از شرع فراتر زدہ است — اللہ و یارب کہ زند عربدہ است

زشت بود از غز کابل ستیز — غلغل تکبیر زدن در گریز

## صوفیانِ حال کا نمونہ

ہست بسے صوفی پشمینہ پوش — کش نہ رسد بانگِ موذن بگوش

چون زہیش دور سلطاں شود — تند بمحراب خراماں شود

سر تہِ دامانِ کسے در مبر — کو کندت غرقہ ز دامانِ تر

قبلہ مکن پیرِ خرابات را — تا بخرابی نبرد ذات را

در پئے آں پیر چہ پوئی بفرق — کو بدِ خود نیک نماید بزرق

پیران بے حال کی تشبیہ اُس شپرکور چشم سے کیا خوب ہے جو مرغ کی اذان سنتے ہی حسرت و افسوس کے ساتھ محراب کے تاریک سوراخ میں جا چھپتی ہے ؎

شپرہ در قبلہ خزد پُر فسوس
صبح دم از بانگ نماز خروس

مرشدانِ زر اندوزان کے نزدیک "برہمنان بت زریں پرست" ہیں ۵

برہمنِ بت کہ کند شرح بید　　تختۂ سیاہش بود و خط سپید

بادہ و تسبیح بیک لب خطاست　　مجلس و محراب بیک شب خطاست

مسجد و میخانہ چو یک جا بود　　قطعِ حریفاں ز مصلا بود

طاعتِ آلودہ نیاید بکار　　مشک جگر سودہ نیاید بکار

صوفی میخوارہ کہ گرید ز حال　　گریہ کشف ست مداں جز خیال

دُنبہ کہ گرگے بقفا گرددش　　پُرّہی دُم لشکرِ پا گرددش

زر کہ ستانی و دہی چیست؟ خس　　خاصہ کہ بستانی و ندہی بکس

کسبِ زر از خود بشریعت بود　　در روشِ فقر خدیعت بود

تا تو ندانی کہ زر از بت کم است　　برہمناں را بتِ زریں ہم است

ایں ہمہ شیخانِ خزائن پرست　　برہمنانند بتِ زر بدست

## صرف جوہرِ ذاتی اصل ہے

کم بود از چربِ زبانان فراغ　　دیگ کجا پختہ شود بر چراغ

دمدمۂ دیگ دما دم صلاست　　زمزمۂ چاہ بہ زمزم صداست

گر پدرت داشت کمالے بزیست　　آں حقِ او بود از آنِ تو چیست

نیست ہمہ نسلِ کریماں عزیز　　تخم خیارست بسے تلخ نیز

زشت بود سفلہ بجائے بلند　　کاسۂ خالی و صدائے بلند

بعینہ یہی تعلیم اسلام کی ہے۔ قرآن کریم میں ہے "فاذا نفخ فی الصور
فلا انساب بینھم"۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی صاحبزادی حضرت
فاطمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے بتاکید فرمایا کرتے تھے "اعملی یا بنت احمد اعملی"۔

## ناقص تربیت کی مٹی پلید

تربیت کی جس درجہ ضرورت ہے وہ ظاہر ہے۔ اور تربیت کو در حقیقت
تعلیم پر بدرجہا ترجیح ہے۔ مطلع الانوار میں تربیت کے وہی اصول قائم کیے گئے
ہیں جو بہترین شمار کیے جاتے ہیں یعنی اولاد کی اصلاح کی کوشش سے پہلے
ماں باپ کو اپنی اصلاح کرنی چاہیے۔ تربیت شروع ہی سے ہونی چاہیے۔
تربیت میں سختی کو دخل نہ ہونا چاہیے۔ حدیث شریف میں ہے کہ ہر بچہ اصل فطرت
ہی پر پیدا ہوتا ہے، مگر اس کے ماں باپ اسے یہودی یا مجوسی یا نصرانی
بنا دیتے ہیں"۔ "اگر کوئی کہے جبل اپنی جگہ سے ٹل گیا تو اسے سچا مان لو، لیکن
اگر کوئی کہے کہ فلاں شخص کی جبلت بدل گئی تو اسے سچا مت جانو"۔ (اور جبلت در
اصل نام ہے اس عادت کا جو تربیت کا نتیجہ ہوتی ہے) جس کی تربیت کی جائے
اسے حدیث شریف میں ٹیڑھی ہڈی سے مشابہ قرار دیا گیا ہے کہ اگر اسے چھوڑے رکھا
جائے تو وہ ٹیڑھی کی ٹیڑھی رہے گی، اور اگر سختی کی جائے تو اس کے ٹوٹ

جاننے کا ڈر ہے۔ مقصد یہ ہے کہ تربیت میں نہایت احتیاط کی احتیاج ہے۔ کلام پاک میں بھی نرمی سے بات کرنے اور بہتر طریقہ استعمال کرنے کا حکم ہے ؎

گر تو ہی۔ خونِ تو بد رگ چراست ورنہ گی زادۂ تو سنگ چراست

نیش و جراحت نہ زہر دم دہد از دم مار و دُمِ کژدم دہد

چوں تو بدی۔ گر ز تو زاید بتر خونِ جگر گوشہ بہ تہمت مخور

گر بچہ خود بخورد گرزہ مار بچۂ او نیز شود بچہ خوار

میوہ کہ در نشتر سختش تو ئی خار ز خود خور کہ در خنش تو ئی

شو ادب آموز پسر را ز پیش کہ چو قوی شد نتوانیش بیش

چوب کنی شانہ نور از بان موز گسستن نہ فتد در زبان

زادۂ بد در کن و کن نکشس ناخنہ از دیدہ بناخن بکشس

زانکہ بداں گفت پدر نشنود جز سخنِ خویش دگر نشنود

ایں ز حدیثِ پدر اندر خروش آں ہمہ تن بر لبِ فرزند گوش

رنج کشی طفل شکیبا بود پرورش ناز نہ زیبا بود

## اولاد سے خدمت کی اُمید

بہترین تربیت کی تاکید کے باوجود حضرت امیر خسرو کا مشورہ والدین کے لیے یہ ہے کہ ماں باپ کی ہمت کا تقاضا یہی ہونا چاہیے کہ وہ اولاد سے خدمت

کے متوقع نہ رہیں، کیوں کہ خدا جانے اولاد کا مزاج کیسا قائم ہو ؎

بچۂ طاؤس چو از بیضہ جست | دانہ خورد چیست ز بالا و پست
بچہ کہ گنجشک و کبوتر کشد | لرزہ کناں دانہ ز مادر کشد
صید ہماں بہ کہ بشست خود ست | راحت مرد از کفِ دستِ خود ست
خواجہ مبادا کہ بہ پیرانہ سر | بندۂ فرزند شود بہر خور
دہ پسر از یک پدر آسودہ گشت | یک پدر از صد پسر افتد بدشت
ناخلفے راکہ بود شوم چہر | بر پدر و مادر و خویشاں چہ مہر
سگ چو گہِ خشم فغاں بر کشد | لقمہ ز دندان برادر کشد

نیز یہ کہ پیدائش اور پرورش کے زمانہ میں والدین کے اندر یہ جذبات تو ہوتے بھی نہیں ہیں۔ شفقت پدری و مادری کا فلسفہ کچھ اور ہی ہے ؎

پرورش زادہ و شوار زیست | آنکہ نہ زادہ است چہ داند کہ چیست
سہل نماید بر استر دناں | محنت زائیدنِ آبستناں
گیر کہ مادر کند از بہر خویش | ق | پرورشِ زادہ بامید بیش
چیست صدف را کہ زجانِ دو نیم | پرورد اندر دلِ در یتیم
دست قضا کیں ہمہ با ہم نہاد | از پئے آبادیِ عالم نہاد
گرنہ دو آتش زدہ در خود شدے | دہر پر از جانوراں کے شدے

کلام کے بین السطور پر غور کرنے سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ لڑکیوں کے

مناسب حال تعلیم و تربیت کے وہ اتنے ہی حامی و خواہاں ہیں جتنا کہ ہونا چاہیئے اور اس حقیقت سے معترف ہیں کہ لڑکیوں کی تعلیم و تربیت کے بغیر لڑکوں کی خاطر خواہ تعلیم و تربیت محال عادی ہے۔ چنانچہ خود اپنی بیٹی کو مخاطب کر کے کہتے ہیں ؎

گرچہ کہ اخوانِ چو تو نیک اختر ند | نے ز تو در دیدۂ من بہتر ند
دختر اگر نیست پسر کے شود | بے صدفِ سادہ گہر کے شود
جاں سگِ آں دختر آزادہ شد | کز رحمِ او پدرش زادہ شد
باید چوں دُر خلفِ ارجمند | تا صدف آوازہ بر آید بلند
دُر کہ بزرگاں ہمہ میلش کنند | یادِ صدفِ ہم بطفیلش کنند

مذکورہ بالا شعروں کے ظاہری معنی بھی نہایت لطیف ہیں۔ وہ یہ کہ "اگر بیٹی نہ ہو تو نہ بیٹا ہوا ور نہ باپ" خوب! بچوں کے رجحان طبیعت کا اندازہ کرنا بھی اصول و لوازم تعلیم و تربیت میں نہایت اہم ہے۔ اس خیال کو انھوں نے اس بے مثل مثال سے ثابت کیا ہے کہ اگرچہ مٹی اور پتھر بجائے خود بکار آمد ہیں، لیکن آئینہ یا پانی کی طرح عکس پذیر نہیں ہیں۔ بالفاظ دیگر اگر مٹی یا پتھر سے وہ کام لینے کی کوشش کی جائے گی جو آئینہ یا پانی کا ہے تو یقیناً محنت برباد جائے گی ؎

فیض ز قالب کہ نداند گذشت | بر دگرے خود نتواند گذشت

آئینۂ آب بود عکس گیر　　نیست گل و سنگ تصور پذیر
دیدہ نہ خود دید نزدیک دور　　قابل آنست کہ بیند ز نور
گوش کہ صد مشغلہ با وے بود　　نیست چو قابل نظرش کے بود

## زرداری وفیاضی

اب سے سات سو برس پہلے کے مسلمان (خصوصاً امرا اور دربار کے لوگ) بے زری سے واقف ہی نہ تھے اور جو زردار تھے ان کو فیاضی کے موقعے بتانے کی ضرورت نہ تھی لیکن اس باب میں بھی حضرت امیرؒ نے جو کچھ کہا ہے وہ ایسا ہے کہ صرف اسی شخص کی زبان و قلم سے ادا ہو سکتا ہے جو انسانی فطرۃ کو اچھی طرح سمجھتا ہے ؎

گر ہمہ گبرست کہ مالش ہست　　در نظرِ خلق جمالش ہست
ور چہ بود مومن و پرہیزگار　　ہر کہ زرش نیست ندارد عیار

مطلب یہ ہے کہ زردار کی بے دینی پر بھی پردہ پڑجاتا ہے اور بے زر مومن کو کوئی نہیں پوچھتا۔ اس لیے مالدار بننے کی ہر ممکن اور جائز کوشش کرنی چاہیے۔

اور جب زر و مال ہاتھ میں ہو تو با موقع فیاضی سے دریغ نہ کرو۔ مالدار کا بخیل ہونا ایسا ہی ہے جیسا جواھر کا کان میں یا گوھر کا دریا میں (گویا بیکار) پڑا رہنا۔ یہ بھی نہ ہو کہ سب کچھ اپنے پر یا اپنوں پر ہی خرچ کیا جائے اور بیگانے

محروم رہیں۔ اگر یہ ہو تو دینے یا خرچ کرنے والا گویا بسولا ہے جو کاٹ کاٹ کر اپنے ہی سامنے ڈالتا جاتا ہے۔ اور اگر اُسے دیتا ہے جو مالدار ہے تو گویا موتی اُلٹے دریا میں پھینکتا ہے۔ پھر یہ کہ جسے دے اُسے بھی اندازہ کے ساتھ دے جیسے کہ آنکھ میں سرمہ سلائی سے ڈالا جاتا ہے نہ کہ چمچے سے۔ دیتے وقت اپنی حالت کا اندازہ بھی ضروری ہے۔ غرض بخل و اسراف اور حقیقی فیاضی کے تمام مراتب بیان کر دیئے ہیں ؎

| | |
|---|---|
| از ہمہ صفت قسمتی راست باش | نے ہمہ چوں تیشہ سوئے خود تراش |
| لطف بجائے ست کہ دوری بود | بر زن و فرزند ضروری بود |
| کیست کریم۔ آنکہ بمسکیں دہد | نز پئے شہرت۔ نز پئے دیں دہد |
| ہر چہ بتوانگر بتوانا فگند | و آنکہ گہر باز بدریا فگند |
| گر تو ئی از راہِ کرم زر فشاں | پُر مگدا کم بتوانگر رسال |
| ہر چہ بہ نسبت نہ فشاند کسے | بخل ز اسراف نکو تر بسے |
| گرچہ عطا در ہمہ جا دلکش ست | ہر چہ بہنجار بود آں خوش ست |
| دیدہ کہ از سرمہ و میلش دہند | سرمہ نہ از چمچہ بمیلش دہند |
| دادنِ مکرم شرفے شد بلند | دادنِ مسرف بزہ ور شخند |
| آنکہ دو دیم جامہ ندارد بپوست | بیخبر دست ارو ہدآنرا بدوست |
| شقہ کہ بخشید بسر فقیر | رحم مکن گر ببرد۔ گو بمیر |

صحن جہاں شد چو خرابی نشاں ــــ باغ بود بر ہمہ زر فشاں
آنکہ تونگر بزر ست و مال ــــ گر ہمہ بد بد بود اسرافِ مال
از دو یکے چشم کرم راست نور ــــ وز سہ یکے قسمتِ خیر الامور
پردلی آں بہ کہ بطاقت بود ــــ پردلی از دام حماقت بود
حکم سخا نیست بہ بسیار چیز ــــ از درمے دانگ وز دانگے پشیز
کیست سخی؟ آنکہ روانت دہد ــــ ہرچہ دہد ہم بزمانت دہد

فیاضی کے موقعوں پر ایک اور مسئلہ بھی قابل لحاظ ہوتا ہے یعنی "خویش و درویش" کا۔ ایسے موقعوں پر اپنوں کو بالکل ہی نظر نہیں کرنا چاہیے۔ جو کچھ کیا جائے بلا خواہش نام و نمود کیا جائے (علی الخصوص جب معاملہ اقارب کے ساتھ ہو) اپنوں کی امداد کے لیے یہ خیال کیسا تسکین بخش ہی کہ اس صورت میں جو کچھ ہاتھ سے جاتا ہے وہ گویا اپنے ہی ہاتھ میں آتا ہے ؎

شہرہ مکن ہرچہ بخویشاں دہی ــــ در کفِ تست آنچہ بریشاں دہی
سفلہ کہ دانگے بہ فقیر آورد ــــ شش جہت از وے بنفیر آورد
گر تو شوی از ہمہ خویشاں بزرگ ــــ در رمہ خویش شباں شو نہ گرگ
گر ہمہ شہد است بدہاں آوری ــــ زہر بود چوں بزیاں آوری
آنکہ سرانجام زنی نشترش ــــ بہ کہ ز اوّل ندہی شکرش
گر شرفے در رگ نیکوئے تست ــــ ہر کہ بجز تست دعاگوئے تست

عرق بہا کی بدعا ضم شود — رشتہ تعویذ مکرم شود
زود کہ بشیریت فتوت بود — خونش خورانی چہ مروت بود
منزل مہماں نہ بود ہر درے — بارِ عزیزاں نہ کشد ہر سرے

پھر فیاضی کے عموم سے سائلوں اور مفت خوروں کی ترقی کا جو اندیشہ ہو سکتا ہے، شاعر کا ہمہ گیر دماغ اس سے بھی خالی نہیں ہے، اور مخصوص انداز کے ساتھ سوال اور دست درازی کی مذمت بھی موجود ہے ؎

دستِ جواں مرد بود گنج بار — دستِ نگوں ہیچ نگیرد قرار
دست ستاں ست ستانندہ را — دست نگوں ست رسانندہ را
یعنی اگر تو دہی از کف درست — سجدہ کند دست بہ پیشت نخست
سر نہد از دامنِ پر آدمی — پلہ چو پر گشت ببوسد زمیں
پیشِ فشانندہ کہ ریزد بروں — گردد چینندہ ضرورت نگوں

## جوانی کی باتیں

تا بود اسباب جوانی بہ تن — روئے چو گل باشد و تن چوں سمن
تازہ بود مجلس یاراں بتو — جلوہ کند صفِ سواراں بتو
شیفتگاں دیدہ بر ویت نہند — رختِ ہوس بر سر کویت نہند
نکہتِ گیسو چو نسیم سحر — رنگِ بنا گوشش چو نسرینِ تر

نرگسِ تو بادہ نداند گناہ — غنچۂ تو خندہ ندارد نگاہ

تاب دہد چہرۂ زیبائیت — میل کند سینہ برعنائیت

دیدہ سوئے فتنہ پرستی کشد — دل ہمہ در شوخی و مستی کشد

نازکنی۔ ناز کشندت بجاں — دل طلبی۔ تیز دہندت رواں

روز چہ جوئی بہ شبت آں رسد — تا شب تو نیز بپایاں رسد

## بڑھاپے کی گھاتیں

نوبت پیری چو زند کوس درد — دل شود از خوش دلی و عیش سرد

گونۂ رخسار بزردی زند — آتشِ معدہ دمِ سردی زند

موئے سپید از اجل آرد پیام — پشتِ خم از مرگ رساند سلام

در تن و اندام در آید شکست — لرزہ کند پائے ز سستی چو دست

چشم شود منزوی از خانہا — رخنہ شود رشتۂ دندانہا

قوتِ دل بشکند و زور تن — پوست جدا گردد چوں پیرہن

چنگ صفت رگ جہد از پشت پیر — تار بجنبد چو کہن شد حریر

تیرہ شود مشعلۂ نورِ عین — دل بمصلا کشد از کعبتین

خشک شود عمدۂ بازو چو کاک — سست شود مہرۂ گردن ز سلک

از مے و گلزار فراغ او فتد — زہد ضروری بدماغ او فتد

بر همه این دور دمادم رسد — از همه بگذشته بما هم رسد

# "عہد پیری شباب کی باتیں"

پیر که او درد سبیلی خورد — لعبت عید ست که سیلی خورد

پیری نداف کز از پنبه خاست — راست مدان پشم ز پنبه جداست

پیر نگیرد ز بموی سپید — تا به پیران نبود زو امید

باشدش چو کافور به پیرانه سر — پاک ز بیرون و درون سربسر

نافه مشو کز پئے خون تباه — موئے سپیدش بود و دل سیاه

گوز شدی نفس مکن جیفه خوار — زنده بود زاغ کمان را شکار

پیر شدی پیشه پیران پذیر — زشت بود لعب جوانان ز پیر

پیر که بر رسم جوانان زید — مرده بود گرچه بصد جان زید

وانکه جوان پیر تمیز و پیر گشت — طفل بود گرچه بمو پیر گشت

نسبت پیری جوانی نه موست — هرچه بهنگام بود آن نکوست

موئے که سازند سپید از گلاب — تیره چو موئے سیه است از خضاب

عمر چو از حیله نخواهد فزود — سلسله رنگین بتکلف چه سود

سچ ہے ؎

عہد پیری شباب کی باتیں — ایسی ہیں جیسے خواب کی باتیں

یا یہ کہ ؎

شیئان عجیبان ھما ابرد من یخ
شیخ یتصبی و صبی یتشیخ

## مدارج عمر

عمر کے مختلف حصوں میں انسان پر جو حالات گزرتے ہیں ان کو متعدد شاعروں نے بیان کیا ہے اور ان سے اپنے اپنے طریق پر عمدہ نتائج اخذ کئے ہیں۔ امیر المومنین حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ نے بھی اس خصوص میں ایک قطعہ ارشاد فرمایا ہے جسے ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ غالباً کسی زبان میں اس خیال کو حضرت مولاؑ سے پیشتر ادا نہیں کیا گیا۔ بعد کی نظمیں تو مختلف شعرا اور مختلف زبانوں کی نظر سے گزری ہیں ؎

اذا عاش امرءٌ ستین حولاً — فنصف العمر تمحقہٗ اللیالی
ونصف النصف یمضی لیس یدری — لغفلتہ یمیناً عن شمال
وثلث النصف آمال وحرص — وشغل بالمکاسب والعیال
وباقی العمر اسقام وشیب — وھمٌّ بارتحال وانتقال
فحب المرء طول العمر جہل — وقسمتہ علی ھذا المثال

یعنی اگر آدمی بفرض ساٹھ سال زندہ رہے تو گویا آدھی عمر (۳۰ سال) سونے

ہی میں برباد ہو جاتی ہے۔ اور آدھی میں سے آدھی (۱۵ سال) اس طرح گزر جاتے ہیں کہ دائیں بائیں کی بھی خبر نہیں ہوتی۔ اور اس نصف کی ایک تہائی (۱۰ سال) کو کھانے کمانے اور بال بچوں کے لیے رکھ لو۔ اب رہی باقی عمر (۵ سال) وہ بیماری بڑھاپے اور مرنے کی فکر و غم کی نذر ہو جاتی ہے۔ ایسی صورت میں طول عمری کی خواہش سراسر نادانی ہے۔ حضرت امیر خسرو لکھتے ہیں

| | |
|---|---|
| ششدرہ راہ سہ پنجم کشاد | ہفت و نہم در شش و پنج اوفتاد |
| گرچہ مہ چاردہ من بکاست | دل ز سر چاردہ بازی نخاست |
| عمر بدہ بازی و نادانی است | بست شد آغاز پریشانی است |
| از دو سہ و دہ زنہی تا چہل | ہرچہ کنی خوی پذیر ست دل |
| چون ز چہل پائے فراتر نہی | سکہ محال ست کہ دیگر نہی |
| از پس پنجاہ درآید شکست | وائے بدینگونہ کہ رفتی شست |
| از پس ہفتاد بیفتادنی است | حد نفازاں سوئے ہشتاد نیست |
| در نود آئین حیات اندکیست | زیستن و مرگ بہ نسبت یکیست |
| در صد افتد حد پایندگی | مرگ نکوتر ز چناں زندگی |

جس نتیجہ کی نسبت حضرت امیر علیہ السلام نے از راہ انتہائے بلاغت کنایت سے کام لیا اُسی کی حضرت امیر رحمۃ اللہ علیہ نے صراحت کر دی اور کہہ دیا کہ

| | |
|---|---|
| مہلت تو گر صد و یا پنجہ است | از پئے آرائش زاد رہ است |

چوں تو دریں تختہ نداری شمار      عمر چہ دہ چہ صد و چہ صد ہزار

مقصد دونوں بزرگوں کا واحد ہے یعنی انسان ساٹھ سال جیا تو کیا اور سو سال جیا تو کیا، اُسے چاہیے کہ جو کچھ کرنا ہے اسی تھوڑی سی مہلت میں کر لے اور طویل العمری کے غم میں نہ پڑے۔

# مناظر

## رات کا منظر

صوفیِ گردوں چو بخلوت نشست      کرد فلک سبحۂ پروین بدست

طرۂ ظلمت ز نسیم بہار      مشک فشاں شد چو لب وزہ دار

دہر پر از غالیۂ سودہ گشت      دام و دد از تنگ دلی سودہ گشت

چشمۂ خور برد ز ہر خانہ تاب      تاختن آورد بہر دیدہ خواب

مردمک چشم کساں تا بروز      کرد ز مژگاں در خود میخ دوز

سایہ فگن خاک بچرخ بریں      چرخ شدہ سایہ نشین زمیں

جن و ملک ہر دو شدہ گوشہ گیر      دزد و عسس ہر دو شدہ توشہ گیر

زاں شب فرخندہ کہ میموں شدہ      بوم چو طاؤس ہمایوں شدہ

از اثر نور ثریا نشیں      مرغ مسیحا شدہ خورشید بیں

---

# طلوعِ سحر

مرغِ سحر گفت چو تسبیحِ پاک     بانگِ موذن بفلک شد ز خاک
خلوتیِ شرق برآمد ز دور     بر کتف افگندہ مصلائے نور
صبح کہ شد نور بصدقش گوا     زد قدمِ صدق بروئے ہوا
جنبشِ پاکاں سوئے محراب گشت     چشمِ سگاں پردہ کشِ خواب گشت
شب پرہ از گنبدِ فیروزہ گوں     رفت بہ فروالۂ گنبد دروں
بوم کہ در رفت چو دزداں بباغ     دردِ سرِ خویش شد از کوبِ زاغ
مرغِ سحر خیز نوا بر کشید     زمزمۂ تر بہوا بر کشید
باد کہ بر لالہ و گل پا نہاد     رقص کناں روئے بصحرا نہاد
تازہ شد از ابرِ بہاری چمن     خندہ زد از یادِ ریاحین سمن
ابر کہ از بادِ وزاں شد ستوہ     بست سراپردہ بہ اوتادِ کوہ
سرخیِ مشرق ز افق رو نمود     ہمچو مئے سرخ ز جامِ کبود
شاہدِ صبح از رخِ لعل و سپید     داد حریفانِ طرب را نوید
کرد سخن رود بریشم زناں     گشت رواں جامِ صبوحی خوراں
نادرہ صبحی کہ ہمہ ماہ و سال     شد ز دمش فرخ و فرخندہ فال
مرغ کہ آہ از دلِ غمکش زدہ     در جگرِ سرخِ گل آتش زدہ

بلبل نالندہ زغم دیدہ تر — سینہ زآوازخراشیدہ تر
کبک وکبوتر بنفیر آمدہ — زاغ وزغن در بم وزیر آمدہ

## بہار کی بہار

باغ در ایّام بہاراں خوش ست — موسم گل با رخ یاراں خوش ست
چوں گل نوروز کند ناقہ باز — نرگس سرمست درآید بناز
سبز برآرد خط عاشق فریب — از دل بندہ رباید شکیب
برگ شود برگل نسرین فراخ — آب چکد ز ابر براندام شاخ
سرو ترا نام ز لطف صبا — از خز سبز تار بپوشد قبا
تازہ شود لالہ چو رخسار دوست — غنچۂ نوخیز نگنجد بپوست
بر رخ گل غازہ کند لالہ زار — جلوہ کناں دست برآرد چنار
از خط سنبل کہ معنبر شود — خاک چمن غالیہ تر شود
ابر بگوید بر رخ بوستاں — باغ بخندد چو لب دوستاں
تا بنہد بر جگر لالہ داغ — گل ہمہ از باد فروزد چراغ
بط ز ترانہ کہ برود آورد — فاختگاں را بسرود آورد
گرچہ کند مرغ ز مستی خروش — نیز نہد بر سر گل پا بہوش

## خزاں کی پکار

باز چو گل رخت بریزد ز خار — خندہ فراموش کند لالہ زار

باغ دہد حلّۂ رنگیں بباد — غنچہ بہ بندد لبِ شیریں کشاد

سروِ سرافراشتہ پست اوفتد — در ورقِ لالہ شکست اوفتد

نافِ شگوفہ ندہد بوئے مشک — پر نکند فاختہ از شاخِ خشک

مرغ خورد برگِ گلِ نسریں دریغ — بید ببارد بسر سبزہ تیغ

نسترن از شاخ در افتد نگوں — خشک شود در جگر لالہ خوں

سرد شود چشمہ چو افسردگاں — زرد شود سبزہ چو گل خوردگاں

شاخِ بنفشہ کہ زجا بر شود — کژدمۂ دیدۂ عبہر شود

برہنہ گردد چمن حلّہ پوش — شاخ دہد فرّہ بہیزم فروش

خنجرِ سوسن چو فتد بر زمیں — سایہ ببرّد ز سر یاسمیں

ابر نبارد گہرے از سپہر — خار نخارد سرِ نسریں بمہر

## خلاصۂ کلام

مثنوی مطلع الانوار کے متعلق مجھے جو کچھ عرض کرنا تھا وہ صفحات بالا میں پیش کر چکا ہوں شروع ہی میں کہہ چکا ہوں اور اب آخر میں بھی اُسے دُھراتا

کہ میں نے کتاب کے معانی و محاسن کے استیعاب کی مطلق کوشش نہیں کی۔ نہ اس کی ضرورت تھی، اور نہ یہ میرے لیے ممکن تھا حضرت امیر خسروؒ درحقیقت ان انسانوں میں سے تھے جن کو خلّاق علی الاطلاق کی بے انتہا قدرت کا عجیب و غریب نمونہ قرار دیا جا سکتا ہے۔

وہ فطری شاعر تھے۔ انگلستان کے مشہور شاعر اور "ہومر" کے مترجم پوپ Pope (۱۶۸۸-۱۷۴۴ء) کی نسبت کہا جاتا تھا کہ

"He lisped up in numbers, for the numbers came" (یعنی آمد کا یہ حال تھا کہ تتلا کر بولنے کے زمانہ میں بھی وہ نظم ہی میں بولتا تھا) بلاشبہ پوپ بڑا شاعر ہے اور اوائل ہی سے اس کے اندر شعر گوئی کا مادہ اور رجحان پایا جاتا تھا۔ لیکن یہ واقعہ ہے کہ ۱۷۱۱ء یعنی ۲۳ سال کی عمر سے پہلے کے اس کے کسی کلام کا پتہ نہیں ہے۔ انیسویں صدی کے نامور انگریزی ادیب اور مورخ مکالے (Macaulay) کے متعلق بھی مشہور ہے کہ وہ آٹھ برس کے سن میں شعر کہنے لگا تھا لیکن اس سن کے کلام کا کوئی حصہ محفوظ نہیں ہے (حالانکہ پوپ اور مکالے دونوں کا زمانہ "تاریخ کا زمانہ" ہے) بخلاف اس کے امیر خسرو کی صغرسنی کا ایک پورا دیوان "تحفۃ الصغر" کے نام سے محفوظ ہے، چنانچہ اس دیوان کے دیباچہ میں وہ خود لکھتے ہیں کہ مجھے اوائل عمر ہی سے شعر گوئی کا فوق العادت ذوق تھا۔ جب

خواجہ اعزالدین سے پہلی بار ملاقات ہوئی تو انہوں نے امتحاناً چار لفظ مو[۱] (بال)، بیضہ[۲]، تیر[۳] اور خربزہ[۴] ایسے بتا کر جن میں باہم بظاہر کوئی ربط نہیں، تصنیف رباعی کی فرمائش کی۔ میں نے فی البدیہہ ذیل کی رباعی موزوں کی ؎

ہر موئے[۱] کہ در دو زلف آں صنم ست — صد بیضۂ[۲] عنبریں دراں موئے ضم ست

چوں تیر[۳] مداں است دلش را زیرک — چوں خربزہ[۴] دندانش دروں شکم ست

اس واقعہ کی تصدیق یورپین مستشرقین نے بھی کی ہے۔ ان کے شاعرانہ کمال کو دنیا تسلیم کرتی آئی ہے۔ پر گو ایسے ہیں کہ اشعار کی تعداد لاکھوں تک پہنچتی ہے۔ بدیہہ گوئی کا یہ عالم ہے کہ تین ہزار تین سو چوبیس [۳۳۲۴] بیت کی مثنوی (مطلع الانوار) بے تکلف دو ہفتہ میں کہہ ڈالی۔ کل خمسہ (جس کے اشعار کی مجموعی تعداد تقریباً اٹھارہ ہزار بیت ہے) تین سال میں پورا کر دیا، حال آں کہ شاعری ان کے لیے محض تیسرے درجہ کے مشاغل میں تھی۔ مقابلہ نظامی کا تھا جو اپنے فن کے امام ہیں، سوائے شغلِ شعر کے اور کوئی فکر نہیں رکھتے تھے، اصناف شعر میں محض مثنوی گوئی کو اپنے لیے مخصوص کر لیا تھا۔ اور باوجود تقریباً سوا سو سال گزر جانے کے کسی اور شاعر نے اس مقابلہ کی جرأت نہیں کی تھی۔ چنانچہ ان تمام واقعات کو خسرو ایک موقع پر یوں بیان کرتے ہیں ؎

(نظامی کی حالت)

اوزاں ہمہ فکر گوہر آمائے — ننہاد بروں ز یک روش پائے

صد طرز سخن چو شکر و شہد | نمود مگر بمثنوی جہد
کوشش ہمہ در سخن سگالی | خاطر ز ہر التفات خالی
بارے نہ بہ دل مگر ہمیں بار | کارے نہ دگر مگر ہمیں کار
از ہر ملکے و نیک نامے | اسباب معاشش را نظامے

(خود اپنی حالت)

مسکین من مستمند بے ہوش | از سوختگی چو دیگ در جوش
شب تا سحر از صباح تا شام | در گوشۂ غم نگیرم آرام
باشم ز برائے نفس خود رائے | پیچیدہ چو خوشے ستادہ بر پائے
تا خوے نہ رود ز پائے تا سر | دستم نشود ز آب کس تر
مزدے کہ دہند منت داد | واں رنج کہ من برم ہمہ باد
با چندیں شغل خاطر آشوب | چندیں بر نود ہم زیک چوب

نثر کلام کی مقدار بھی مجبر العقول ہے۔ بلند پایہ اس درجہ ہیں کہ بڑے بڑے استاد اور نقاد باوجود سعی بلیغ ان کی گرد کو نہیں پہونچتے۔ مع ہذا سہل گو بھی اتنے کہ چھوٹے[1] قن تک کو نہال کر دیں۔ فن شعر میں وہ اہل ایران تک کے نزدیک نہ

---

[1] حضرت امیر خسرو کی ہم عصر دلی میں چھجو نام ایک سا قن (رنگ فروش) تھی (ایک ورن) (بقیہ صفحہ ۵۷)

صرف مسلمہ استاد ہی نہیں بلکہ صاحب ایجاد ہیں۔

علوم نقلیہ و عقلیہ کا معلوم نہیں وہ کون سا شعبہ ہے جس میں ان کو درک وافی نہ ہو۔ کلام میں جس علم اور جس فن کا ذکر کرتے ہیں، ایسی صفائی اور روانی کے ساتھ کرتے ہیں کہ کہیں رُکنے اور بند ہونے کا نام نہیں لیتے۔ حتیٰ کہ بعض فنون میں ان کے ایجاد موجود ہیں۔ اس وقت کی کوئی علمی زبان ایسی نہ تھی جس کے وہ ماہر نہ ہوں بعض موقعوں پر انھوں نے سنسکرت زبان کی خصوصیات اور صرف و نحو کے مسائل اس نہج پر لکھے ہیں کہ صرف واقف کار ہی سے اس کی توقع ہوسکتی ہے۔ تصوف کے اندر آپ کے پایۂ گراں مایہ کا کچھ اندازہ اس سے ہوسکتا ہے کہ حضرت محبوب الٰہی سلطان الاولیاؒ کے محبان خاص و مقربان با اخلاص سے تھے جن کے "سینۂ سوزاں" پر مرشد کو ناز تھا اور حضرت کی درگاہ و بارگاہ سے "ترک اللہ" کا خطاب حاصل۔

بحر سیاست کے ایسے بے باک غواص و تیراک تھے کہ سات سلاطین کے

---

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۶)۔ اس نے فرمایش کی کہ میاں خسرو سب کی ٹکیں ملایا کرتے ہو، کوئی ٹنک میری بھی ملا دو۔ اس پر آپ نے فی البدیہہ کہا ؎

| | |
|---|---|
| اوروں کی چوپہری باجے (نوبت) چھوکی اٹھ پہری | باہر کا کوئی آوے ناہیں آدیں سارے شہری |
| صاف صوفت کر آنگے رکھے جائیں ناہیں توسل (ٹنکا) | اوروں کے جہاں سینگ سماوے چھوکو جہاں موسل |

(یعنی ایسی گاڑھی کہ "سینگ کھڑی رہے"۔ یہ محاورہ یہیں سے لیا گیا ہے)

درباروں میں بارسوخ باریاب رہے۔

خسروؔ کی ان تمام مختلف ومتنوع حیثیتوں پر غور کرنے سے شاعر کے اس قول کی تصدیق ہوتی ہے ؎

لیس من اللہ بمستنکر
ان یجمع العالم فی واحد

اور اس لیے کمالاتِ خسروی کے استقصا سے اپنا عجز تسلیم کر لینا ہی بہتر ہے ؎

نے سوے تو دعوی طاعت بریم
عاجزی خود بشفاعت بریم

البتہ یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مصنف کی نسبت نہایت اختصار کے ساتھ چند استادانِ فن ونقادانِ سخن کی رائیں نقل کر کے یہ "مقدمہ" طے کر دیا جائے۔

صفحاتِ بالا میں کسی موقع پر ان چند اساتذہ کے نام بتائے گئے ہیں جنھوں نے نظامیؔ کے مقابلہ اور خسروؔ کے تتبع کی کوشش کی۔ ان کے علاوہ جلال اسیرؔ، وحشیؔ، حزیںؔ اور قاآنیؔ بھی قابلِ ذکر ہیں۔ اور اگر اس فہرست کو مکمل کرنے کی کوشش کی جائے تو ناموں کا شمار کم از کم ستّر تک پہونچے گا۔ بہ لحاظِ زمانہ یہ سلسلہ خواجوے کرمانی (سنہ وفات ۷۵۳ ہجری) سے شروع ہو کر عبدالرحیم دہری (سنہ وفات ۱۲۷۳ ہجری) پر تمام ہوتا ہے۔ گویا اتنے کثیر التعداد دماغ وقلم سوا پانسو سال کی طویل مدت تک برابر سرگرم سعی

وجولاں رہے، اور یہ واقعہ بجائے خود بہت بڑا ثبوت ہے امیر خسرو کے کمال کے مسلّم ہونے کا۔ تاہم اصل الفاظ کا اعادہ بھی یقیناً خالی از افادہ نہ ہوگا۔ ملاحظہ ہوں:-

(۱) امیر حسن علا سنجری

خسروا از راہ کرم بپذیرد — آں چہ من بندہ حسن می گویم
سخنم چوں سخن خسرو نیست — سخن این ست کہ من می گویم

(۲) ضیاء برنی

"امیر خسرو، خسرو شاعران سلف و خلف بودہ است۔ در اختراع معانی و کثرت تصنیفات غریبہ نظیر نداشت۔ و ہرچہ نسبت طبع لطیف و موزوں کند باری تعالیٰ او را دراں ہنر سرآمد گردانیدہ بود۔ وجودے عدیم المثال آفریدہ و در قرن متاخر از نوادر اعصار پیدا آوردہ۔"

(۳) خواجوئے کرمانی

سوختم ایں نخلہ، خسروی
در طبق موہبت مولوی

(۴) کاتبی نیشاپوری

میر خسرو را علیہ الرحمہ شب دیدم بخواب
گفتم ایں عصمت ترا یک خوشہ چین خرمن ست

(الخ)

تاہم اس سے ان شعرا کے رجحان طبع کا حال معلوم ہوتا ہے۔

یورپین مورخین و مستشرقین میں سے سر ہنری الیٹ، ڈاکٹر اسپرنگر اور ڈاکٹر ڈینیزن راس قابل ذکر ہیں جنہوں نے امیر خسرؒ کو ہندوستان کا مشہور ترین فارسی شاعر اور باکمال موسیقی داں تسلیم کیا ہے اور اُن معدودے چند مشہور عالم سخن سنجوں میں شمار کیا ہے جن کا نظیر مادر گیتی بہت کم پیدا کر سکی ہے۔

یہ تو حضرت امیرؒ کے تسلیم کمال کا مثبت پہلو ہے۔ منفی پہلو یہ ہے کہ جن شعرا نے کسی خاص سبب اور خاص خیال سے، امیر خسروؒ کی تنقیص کی ان کو زمانہ اور عام رائے کی تائید حاصل نہ ہو سکی۔ پھر جن استادوں نے مقابلہ کا حوصلہ کیا (اور ہر عہد میں اور بہت سوں نے کیا) ان میں سے اکثر سے تو پورے خمسہ کی تکمیل بھی نہ ہو سکی اور جن معدودے چند نے ایسا کیا ان میں سوائے ملا جامیؒ کے کسی کو قبول عام کی سند نہ مل سکی۔ چنانچہ "عرفی کی مثنوی "مجمع الابکار" کی نسبت آذر اصفہانی نے لکھا ہے:

"عرفی در باب استعارہ اصرار دارد بحدے کہ مستمع از معنیٰ مقصود غافل می شود از آں جملہ مثنوی کہ در برابر مخزن الاسرار گفتہ شاید بے وقوف مشتبہ شود، اما استاد ماہر می داند کہ بسیار بد گفتہ"۔ اسی مثنوی کے بارہ میں حکیم ہمام کا قول ہے

عرفی ما در غزل اُستاد بود　　خانہ خراب و دہش آباد بود

مثنویش طرز فصاحت نداشت　　کان نمک بود و ملاحت نداشت

مثنوی "منبع الانہار" قمی و ظہوری نے (جو دربار دکن کے ملک الشعرا تھے) مل کر لکھی تھی اور ایک بار شتر انعام پایا تھا۔ جب ذہنی سے فرمائش ہوئی تو اس

نے یہ رباعی لکھ کر بادشاہ کی خدمت میں گزرانی ؎

در مدح و ثنایت لے شہنشاہ دکن      معذورم اگر نگفتم "مخزن"

مپسند کہ بر یک شترزر گیرم      خون دو ہزار بیت بد در گردن

جلال اسیر کی مثنوی کی نسبت والہ داغستانی کا خیال ہی کہ "بعضے ابیاتش

از لباس معنی عور ماندہ"۔

زلالی کی مثنوی "حسن گلوسوز" کے متعلق رائے ہے کہ "زلال افکارش

اکثر دُردآمیز ست"

شیدا کی مثنوی "دولت بیدار" کے بارہ میں "ریاض الشعرا" میں ہے کہ "اکثر

اشعارش ماخوذ از دیگران ست، نہ ایں کہ بعنوان توارد بلکہ دریں امر عاید و مصر بود"

حکیم ابوالفتح کی مثنوی "مظہر الاسرار" پر طاہر نے یہ فقرہ چست کیا تھا کہ "اسرار خفیہ

درآں درج ست۔ چوں فقیر قابلیت فہم آں معانی ندارم اکثر نا فہمیدہ ماند۔ خدا توفیق

دریافت آں کرامت کند"۔

زاہد نے میر علی کو اپنی مثنوی سنائی اور بسم اللہ کی تعریف میں یہ شعر پڑھا ؎

کنگرہ سین چو خنداں شدہ

خندۂ او از بن دنداں شدہ

تو میر صاحب نے فرمایا کہ کنگرہ سین کیا تمہارے شعر پر تو در و دیوار خندہ زن

ہیں۔

فیضیؔ نے اپنی مثنوی "مرکزِ ادوار" میں حسبِ عادت ایجادِ معانی واختراعِ مطالب کے بڑے بڑے دعوے کیے ہیں۔ چنانچہ کہتا ہے ؎

قطعِ نظر کن زخیالِ دگر | زاں کہ پسر خواندہ نگردد پسر
ہرچہ خدا داد بہ آں شاد باش | طالبِ معنیِ خدا داد باش

مگر ثنائیؔ نے اُسے یوں نشانہ کیا کہ ؎

چند زنی لاف کہ در ساحری | ساحرم ساحرم ساحری
دعوئے ایجادِ معانی مکن | شمع نہ چرب زبانی مکن
طبعِ تو ہر چند درِ ہوش زد | یک سخنِ تازہ نشد گوش زد
آنچہ تو گفتی دگراں گفتہ اند | دُر کہ تو سفتی دگراں سفتہ اند
خانہ کہ از نظم بیاراستی | آب و گِلش از دگراں خواستی
سقفِ منقش کہ دراں خانہ است | نقشِ فنے از خامۂ بیگانہ است
طبعِ تو دارد روشِ باغباں | ساختہ باغے زنہالِ کساں
سبزۂ آں باغ زراغِ دگر | ہر گُلِ رعناش زباغِ دگر
غنچۂ آں گرچہ رواں پرورست | لیک زخونِ جگرِ دیگرست
یک سخن از نظمِ تو نبود درست | مضحکۂ اہلِ سخن نظمِ تست
گرچہ بروئے تو نگوید کسے | ق عیبِ تو بیش تو نجوید کسے
لیک بہ غیبِ تو ملامت گراں | انجمن آرائے سخن پروراں

شعر ترا گر بمیاں آورند | عیب تو یک یک بزباں آورند
شعر ترا پیش تو تحسیں کنند | وز پس تو لعنت و نفریں کنند

## ختم سخن

یقین ہی کہ ان تمام رایوں پر مجموعی حیثیت سے غور کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہونچنا ضرور سہل ہوگا کہ سوائے خمسہ خسروی کے خمسہ نظامی کو کوئی نہیں پہونچتا، اور خمسہ جامی اس سے دوسرے درجہ پر ہی۔ رہی ایک کی دوسرے پر ترجیح اس کی نسبت خود حضرت امیرؔ نے جو ایک سے زیادہ مواقع پر فرمایا ہی اس پر اکتفا نہ کرنا حد ادب سے گزرنا ہی۔ و اٰخر دعوٰینا ان الحمد للہ رب العلمین ؎

جام مے ساختم از خون خویش | نے خم سرکہ کند سینہ ریش
دو و برآورده ام از جاں فگار | تا رقمی کردم از ینساں نگار
زانہوسے رهزتر و گوہریں | جانہ کہ انگشت نہد کس بریں
سفره چو در پیش گہ خواں رسد | بیشتر از کاسہ نمکداں رسد
چوں قلم آراستن نامہ جست | خال نہد بر رخ ناخن نخست
دُر کہ دریں سینہ نہاں داشتم | یک بیک از دل بزباں پاشتم
گر بد و گر نیک فگندم بہ پیش | خواہ کمش نرخ کن و خواہ بیش
ہر چہ دلم ریخت دریں حقہ دُر | قطره نم بود ز دریا ئے پُر

من کنم آنچہ از دلم آمد بکسب — باقی الاتمام علی اللہ فحسب

نظم کس از عیب و ہنر پاک نیست — آب رواں بے خس و خاشاک نیست

چشم ہنر بیں بود از عیب پاک — بے ہنر از عیب کند - زوچہ باک

رسم بزرگاں بود انصاف کار — کار خساں نیست مگر خار خار

دل چو ہمہ وقف بزرگم سپرد — کے شود از سرزنش خصم خرد

ایں دو رقم کش نم خوں دادہ ام — چاشنی بادہ بروں دادہ ام

تاکنم آں راکہ بود بادہ کش — ہم بیکے چاشنی بادہ خوش

مایہ یکے دادہ ام از صد بروں — تا نکشم کن مکن از حد بروں

گیر کہ ما چیست فراہم نہ ایم — آنکہ کم از ماست از و کم نہ ایم

دیر شود پختہ چنیں زود پخت — گر ز نئے پختہ ام ایں دود بخت

ہر کہ خورد بادہ حلالش بکام — و آنکہ حرامش کند اورا حرام

ہر چہ دریں شعبدہ بستم امید — نامہ سیہ کردم و دیدہ سپید

روز قیامت کہ کنندم خطاب — ہیچ ندانم کہ چہ گویم جواب

یارب از آئین صواب خودم — ہم تو بیاموز جواب خودم

بو کہ ز نزہت گہ دار السلام — بوئے علیکے رسدم والسلام

محمد مقتدیٰ خاں شروانی

علی گڑھ ۹ شعبان المعظم ۱۳۴۴ھ
مطابق ۲۳ فروری ۱۹۲۶ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایں بُرجِ دقایق کہ مطلعِ انوارِ الٰہی ست و ایں دُرجِ

حقایق کہ مجمعِ اسرارِ نامتناہی ست از ثنائے

مالکِ یوم الدین فاتحۃ الکتاب یافت الحمد للہ

رب العالمین

خطبۂ قدس ست بہ ملکِ قدیم / بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
زائچہ[1] حکمت توقیعِ راز / نیست گرایں[2] رقمِ جاں نواز
شمسہ منظرِ ہر دو سرائے / مطلعِ دیباچہ[3] وحیِ خدائے
نامۂ لاریب چہ دریاست ایں / بر سرِ ایں نامہ چہ طغراست ایں

---

[1] رائچہ [2] کیں [3] چہرہ، رخسارہ، شروع، آغاز ۱۲

آں کہ ز جان زندہ برآرد نفس | فاتحہ[1] حمد خدائے ست و بس

حرف الٰہی چو برآرد علم | زہرہ قلم را کہ نہ گردد قلم

عقل ازیں[2] گنج ندارد کلید | وہم بریں[3] پایہ نیارد رسید

ور کند اندیشہ دریں رہ ستیز | دست سیاست زندش تیغ تیز

معرفت ار جوید ازیں پردہ بار | شحنۂ غیرت کندش سنگسار

سہل بود ہر کہ بدو[4,5] حرف کن | از ملک العرش چہ گنجد[6,7] سخن

حرف کمالش ز خط کبریا | مُہر زدہ بر دہن انبیا

تا صفتش پردہ نشینندہ تر | کورتر[8] آں دیدہ[9] کہ بینندہ تر

کے[10] سخن او بحد مردم ست | زیں نفسے کو برِ وے گم ست

زیں دم[11] بادے کہ تواں در گرفت | پردہ ز کارش نہ تواں برگرفت

سکۂ حکمش ز تغیّر[12] بروں | عرصۂ ملکش ز تصور بروں

عرصہ کہ ہستی ہمہ گنجد درو | لیک سر موے نگنجد درو

زاں نمطے کآمد ازو نقش کس | غایت[13] آں نقش ہماں ست و بس

میوہ ہماں ست کز و یافت بر | نے[14] بہ ازیں گردد[15] و نے زیں[16] بتر

ہر چہ[17] نوشتہ خط خویشش اندرو | باز نخواہد[18] کم و بیشش اندرو

---

ن[1] فاتحہ و — ن[2] بداں — ن[3] بدیں پایہ ندارد — ن[4] تاکہ برو ـ ن[5] تاکہ بدو
ن[6] نگنجد — ن[7] چہ گنجد — ن[8] کورتریں — ن[9] چشم — ن[10] زو — ن[11] دم و بادے
ن[12] فزوں — ن[13] عاقبت — ن[14] نے بہ زیں — ن[15] یابد — ن[16] نے زاں — ن[17] تا چہ نبشتہ — ن[18] باز نخواہد

دیدہ کنِ کور دلانِ خیال — سرمہ کشِ دیدہ ورانِ کمال

معرفت آموزِ شناسندگاں — معصیت آمرزِ ہراسندگاں

پردہ کشِ جلوہ گرانِ نیاز — پردہ درِ پردہ نشینانِ راز

شمع نہِ زاویۂ بے کساں — روزی رسانندۂ[ن۱] روزی رساں

عقدہ کشاے[ن۲] دلِ ہر غم کشے — شاد کنِ[ن۳] سینۂ ہر ناخوشے

مونسِ اندیشۂ بے چارگاں — خانہ برانداز ستم کارگاں

نیست خداے بجز آں بے نیاز — کوست[ن۴] خداوند و خداوند ساز

زندہ و باقی کہ جہاں آفرید — کے مرد آں زندہ کہ جاں آفرید

آں کہ بود خالقِ موت و حیات — مرگ برو چیرہ کے آید بذات[ن۵]

نیست بر آں ہست کہ از شکست — کو ہمہ را[ن۶] نیست کند ہرچہ ہست

از دو[ن۷] رقم[۸] ہفت و چہار آفریں[۹] — یک رقمش راست ہزار آفریں

خیمۂ شش گوشہ برافراختہ کشید — چار وتد را بہ رسن[ن۱۰] در کشید

نہ تتق از اوجِ ہوا کردہ نشر — دامنِ شاں بستہ[ن۱۱] بدامانِ حشر

ہر فلکے را کہ برآراستہ — از پئے کارِ دگر آراستہ

ہر قدحے[ن۱۲] ساختہ بہ آبِ[ن۱۳] دگر — در تہِ آں ریختہ شرابے[ن۱۴] دگر

---

ن۱ رسانندۂ روزی ن۲ موخر بموجب ن ن۳ مقدم بموجب ن ن۴ کوست خداوند ۔ خداوند
ن۵ آرد برات ن۶ آرد نشست ن۷ وز ۸ دو حرف کن ۱۲ ۹ ہفت مراد از آبا سبعہ و چہار
کنایہ است از امہات سفلی ۱۲ ن۱۰ بر ن۱۱ بست ن۱۲ قدح آراست ن۱۳ ابر آب ۔ ن۱۴ شرابے

این گهرین خانهٔ مینا نمائے — گرد بصنع از پئے مردم بپائے
تختهٔ خاکی بکنارش نهاد — ز احسن تقویم شمارش نهاد
کوکبهٔ چرخ بانجم نگاشت — انجمن خاک بمردم گماشت
ساخت زیک قطره چو آدم گهر — طرفه که نه بحر بیک قطره در
شققهٔ هر پوست بجان درکشید — تحفهٔ هر دل ز زبان برکشید
دُرّ خرد رشتهٔ جان را سپرد — ملک سخن تیغ زبان را سپرد
از خرد افروخت چراغ بلند — روغنش از کاسهٔ سرها فگند
دیدهٔ دل را ز بصر تاب داد — چشمهٔ جان را ز بقا آب داد
مردم دیده بسپید و سیاه — کرد تتق چتر سیه بادشاه
نور بصر داد که بینا شدیم — مهره کش حقهٔ مینا شدیم
انوریان را ره شعری نمود — عنصریان را بر باعی ستود
ز آب و گل آراست فراوان حصار — نه در شان خازن هژده هزار
قلعهٔ تن داد بده کار سنج — پنج برون سوئے درون نیز پنج
پاس خرد در همه سرها نهاد — دزد اجل را همه درها گشاد
هرچه که شد زنده فرو مرد باز — هرچه برآورد فرو برد باز
تا همه لهها بود آنجا به بند — او لمن الملک برآرد بلند

---

ز۱ سیما نمائے  ز۲ جہاں نمائے  ز۳ گذاشت  ز۴ مردم  ز۵ بزبان  ز۶ چراغے  ز۷ به بقا  ز۸ گرده  ز۹ نظر
ز۱۰ بجود  ز۱۱ ویرا  ز۱۲ سرها  ز۱۳ کو

## مناجاتِ اوّل در اوّلیتِ وجودِ واجب الوجود و اولویت سجود سوے حضرتِ ربّ المعبود و صفتِ دستِ قدرت که نه خاتمِ فلک در اصبعِ صنعِ او گردان است و عجزِ آدمی که نه محیط را بیاشامد و اگر قطرهٔ در گلو گیردش حیران است

اے دو جہاں ذرّۂ از راہِ تو | ہیچ تر از ہیچ بدرگاہِ تو
پشتِ فلک طوقِ سجود از تو یافت | شامِ عدم صبحِ[ز۱] وجود از تو یافت
یافتہ از درگہِ تو فتحِ باب | بارگہِ اِنَّ اِلَینا اِیاب
ہست کنِ ہرچہ بعالم توئی | وآنکہ ہمہ نیست کند ہم توئی
چوں زفنا نیست شود ہستیم | جامِ بقابخش دراں مستیم
من کہ بوہم خاکِ زبوں آمدہ | ق | صورتے از نیست بروں آمدہ
گر کنم از ہستیِ خود با تو یاد | از خود و ہستیِ خودم شرم باد
گر ز تو موجود نباشد بزیست | آدمیِ فانی و معدوم کیست
چوں[ز۲] سرِ دعوی کشد آں کس بہست | کو[ز۳] ز قفاے و عدم گشتہ[ز۴] نیست
ہستیِ مطلق کہ درِ حق تراست | زانِ[ز۵] تو گویم کہ[ز۶] مطلق تراست

---

ز۱ شب  ز۲ بتو  ز۳ گر نہ قدرے  ز۴ گشت  ز۵ آں ز تو گویم  ز۶ الحق

فکرت ما را سوے تو راہ نیست | جز تو کس از سرّ تو آگاہ نیست
جز تو[2] زبان را کہ تو اند نہاد[3] | ہاے ہویّت کہ تو اند کشاد
رازِ تو بر[4] بے خبراں بستہ در | باخبراں نیز ز تو بے خبر
وصفِ تو از اندازۂ دانش فزوں[6] | کارِ تو ز اندیشۂ مردم بروں[5]
حکمِ ترا در خمِ ایں نہ[9] ذرہ | رشتہ دراز ست گرہ بر گرہ
ہیچ کس از ہیچ[7] کمندت نہ رست[8] | حبلِ قضاے تو کہ یارد[9] گسست
ایں ہمہ دندانِ کواکب بگاز | یک گرہش را نہ کشادند باز
گر ہمہ عالم بہم آیند تنگ | بہ نشود پاے یکے مورِ لنگ
جملہ جہاں عاجزِ یک پاے مور | واے کہ بر قادرِ عالم چہ زور
بہ کہ بہ بیچارگیِ[10] جاں[11] خویش | معترف آئیم بہ نقصانِ خویش
بر درِ ت اے مایہ دہِ زندگی | پیشۂ ما چیست بجز بندگی
سوے تو[12] نے دعوئ طاعت بریم | عاجزیِ خود بشفاعت بریم

## مناجاتِ دوم در نیازِ بندہ کہ اثرِ نعمت در تہِ اوست و

## طلبِ ہدایت کہ آیتِ رحمت ہمراہِ اوست جستن

---

[1] برتو [2] در تو [3] کشاد [4] از [5] بروں
[6] فزوں [7] ہیچ [8] بجست [9] آرد [10] زبیچارگی
[11] ازجان [12] کے

## امان نفس خسیس گر دن کش از احتراق زبانهٔ آتش و خواستن دست مطلق جهت قفا زدن دیو سرکش

ای بنوازش در خود کرده باز ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ از من و از طاعت من بے نیاز[1]
نفس مرا کوست سزائے گداخت ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ گر نه نوازی[2,3,4] تو که خواهد نواخت
گم شده گانیم دریں تنگ نائے ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ره تو نمائی که توئی رہنمائے
گرچه بزنجیر درکۂ[5] در خورم ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ طوق ده از سلسلۂ کوثرم
ده بصراطم قدمے مستقیم ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ تا[6] زپل آں سوے گرایم سلیم
در ره اسلام دلم[7] بخش نرم ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ دیده از اں نرم ترم ده ز شرم
بینش من تیره شد از کار خویش ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ سرمه سپیدم ده از انوار خویش
دیو بس انبوه[8] و پریشاں تنم[9] ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ بدرقه ده که برایشاں زنم[10]
ایں[11] دل آلوده که خون من ست ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ فربۂ دیو درون من ست
در[12] ره خویشم روشنے بخش تیز ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ تا کنم از خویش بسویت گریز
زیں دم غفلت که در دم گرفت ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ نفس زبوں گیر زبونم گرفت
قوت شیرم چناں ده بچنگ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ کاهوے من باز رهد زیں پلنگ

---

[1] نا وز ‌ ‌ [2] هم تو نوازی که توانی نواخت ‌ ‌ [3] جز تو نوازد که تو دانی نواخت ‌ ‌ [4] هم تو نوازی که تو دانی نواخت
[5] طبقۂ دوزخ جمعش درکات ۱۲ ‌ ‌ [6] تا که بداں سوے ‌ ‌ [7] دلے ‌ ‌ [8] انبوه پریشاں ‌ ‌ [9] تنیم
[10] زنیم ‌ ‌ [11] زیں ‌ ‌ [12] در ره خود روشنی

آنچہ بود مصلحتِ کارِ من | دور مدار از من و کردارِ من
تا ندہد فضلِ تو باران فراخ | کشتۂ کس بر ندہد نیم شاخ
تخم عمل دہ کہ بکارش برم | ابر کرم بخشش گزاں برخورم
کشتم ازاں ابر پُر آوازہ کن | گلشنِ اُمیدِ مرا تازہ کن
آں عملم بخش کہ بے گفتنی | پیش تو ارزد بہ پذیرفتنی
چوں بحسابِ عمل افتد شمار | حکم بدستورِ عنایت سپار
حرفِ سیاہم کہ وبالِ من ست | سلسلۂ گردنِ حالِ من ست
از رقمِ عفو دلم شاد کن | خطِّ امانم دہ و آزاد کن

## مناجاتِ سوم در تصدّیدۂ اُمیدوار بر قضاے قضاے ربّانی و توقع بنعمِ جاودانی از عطاے عطاے سبحانی و تسلیم کمانِ خلقتِ خویش بقبضۂ ارادتِ قادرِ کونین و کشیدنِ سہمِ سعادت از کیشِ صاحبِ قابَ قوسین صلی اللہ علیہ وسلم

اے ز تو پُر دامنِ اُمیدِ ما | وز کرمت نعمتِ جاویدِ ما

---

نسا بذل   نسخہ وابر   نسخہ گوشم ازاں عدل   نسخہ آرد

چوں تو کشادی درِ جاویدیم — کے[ز۱] بود اندیشۂ نومیدیم

کنج[ز۲] کشادہ کن و راہم بدہ — خواہشم آموز چو خواہم بدہ

از ہمہ گاں سوے تو رو تافتم — تا ہمہ یابم چو ترا یافتم

سہل بود عقل چہ سنجد مرا — در کفِ اُمید چہ گنجد مرا

در لبِ من نہ ز سرِ خوانِ خویش — لقمہ باندازۂ احسانِ خویش

نعمتم آں گاہ رساں بے قیاس — کم دہی اوّل دلِ نعمت شناس

زیں تنِ روزی خورِ عصیاں گرائے[ز۳] — دور کن اندیشۂ کفراں نمائے

زاں ہمہ بخشش کہ ز تو سوے ماست — ق گرچہ سپاسش[ز۴] نہ ببازوے ماست

نیز قوی کن بدلم ایں اساس — تا نبوم در رہِ تو ناسپاس

آگہی از ہستیِ من چوں تمام — ہستیِ خود را بتو دادم زمام

مصلحت آموخت نشاید ترا — دار براں گونہ کہ باید ترا

من کہ بوم کز دلِ شوریدہ رائے — کن مکنِ خویش برم با خدائے

بندہ کہ باشد قدرِ[ز۵] خاکِ پست — کے[ز۶] بود آگاہ ز رازِ الست

علمِ تو کو نقشِ طرازِ من ست — حالتِ من بہ ز منش[ز۷] روشن ست

خسروِ مسکیں ز دلِ مستمند — طرح بہ تسلیم رضایت فگند

ور ز غرض پر شدم[ز۸] احسانِ تو — حاجتم این ست ز غفرانِ تو

---

ز۱ کے بود اُمید — ز۲ کنج — ز۳ گرائے — ز۴ سپاست — ز۵ قدرے
ز۶ کو — ز۷ منت — ز۸ جو شدم

کارِ نکویم کہ چساں کن بدّو[ن۱] آنچہ زتو می سزد آں کن بدو

کآخرِ دم کآخرم آید چو روز تلوسہ[ن۲] جاں شود م سینہ سوز

راہ چناں برکہ چو از خود شوم[ن۳] باشرفِ دینِ محمد روم

## نعتِ اوّلِ نبی مکین کہ بلیکِ ملکِ ملکا وست و

## سبدامی امین کہ فلیکِ فلک فلکِ اوست و

## بدرِ انجمنِ انک لمن المرسلین و بارانِ رحمتِ و ما ارسلناک

## الّا رحمۃ للعالمین

چرخ[ن۴] کہ زیں ساں عجب آراستند بہرِ رسولِ عرب آراستند

احمدِ مرسل کہ نوشتہ قلم حمد بنامِ وے و ختم ہم

نہ فلک از نامِ محمد مقیم ہر دو جہاں در حدِ نامش[ن۵] دو میم

گوے زمیں برّدہ[ن۶] بچوگانِ خود عرصہ میدانش ازل تا ابد

موجِ نخستینش[ن۷] ز دریاے نور شستہ[ن۸] بساطِ ابد و رفتہ دور

ہستیِ کونین دریں پردہ کیست ذرّہ چہ آگاہ کہ خورشید چیست

زاں ازلی مکتبِ واُمّی لقب عقلِ کل آموختہ لوحِ ادب

---

ن۱ برو ۔ ۲ بمعنی اضطراب ۱۲ ۔ ن۳ روم ۔ ن۴ چرخ کہ زینساں ۔ ن۵ صفت آں

ن۶ برد ۔ ن۷ نخستیں کہ ۔ ن۸ شست

کردہ وکیلانِ قضا در نخست | ہم بقدم سبقِ حدیثش درست
ہر سخنش کاملِ مسلمانی ست | حاشیۂ نامۂ ربّانی ست
درسِ شرف کردہ بحسن المآب | شیرِ خرد خوردہ زام الکتاب
عینِ عنایت ز عطائے کریم | دالِ ہدایت بر ہِ مستقیم
عروۂ وثقے کنفِ نورِ او | حبلِ متین نسخۂ منشورِ[1] او
ہشت[2] کشا از کرم و ہفت بند | بند وکشاد یش سزائے پسند
پردہ کشِ امتِ شوریدہ کار | ضامنِ آمرزشِ آمرزگار
بارِ جہاں بر دلِ آں نازنیں | سینہ چناں نازک و بارے چنیں
نامہ کہ آزادیِ خاص ست و عام | کردہ بتوقیعِ[3] رسالت تمام
شاہِ ملک حشمِ جہاں جودِ[4] اوست | شمعِ جہاں تا بفلک دودِ[5] اوست
ابلقِ ایام درآخور گہش | زاویۂ فقر تفاخر گہش
تیغ کشیدہ قلم انداختہ | فتنہ ز تیغش علم انداختہ
زاں دو قدم کز دو جہاں بیش رفت | گرچہ پس آمد ز ہمہ پیش رفت
پیش روِ قافلۂ پیش بیں | مردمکِ دیدۂ عین الیقیں
ماہِ دو ہفتہ بسپہرِ جمال | یافتہ از سبعِ مثانی کمال
مہر ز نورش بفلک پا زدہ | صبح ز مہرش دمِ بالا زدہ

---

[1] منشور [2] یعنی درہاے ہشت گانۂ جنت و طبقات ہفت گانۂ دوزخ ۱۲ [3] تبلیغ
[4] جود او [5] دود او

از عرق افشانِ بناگوشِ وے — چشمۂ خورشید یکے قطرہ خوے

گیسوئے[ن۱] رو۔ نور و دخانش بہم — ابروے او با مژہ نون و القلم

از لبِ او نیم نمے سلسبیل — بر شکرِ او مگسے جبرئیل

گرچہ کہ یوسف ز نمک کم نداشت — از نمکش چاشنیِ ہم نداشت

مردۂ او خضر بحیوانِ خویش — تشنۂ[ز۲] او نوح بطوفانِ خویش

پیشتر از کالبدِ آدمی — دولتِ[ز۳] او بود بروے زمی

آدم خاکیش چو جولاں گرفت — خاکِ درش مرتبۂ جاں گرفت

خاکِ وے ار بابتِ مردم بدے[ز۵] — مسحِ مسیحا بہ تیمم بدے[ز۵]

چرخ کہ دورانش ز آبا نوشت — بر درِ او کنتُ ترابا نوشت

باد ہمیشہ رہِ ما سوے او — سرمۂ ما خاکِ سرِ کوے او

## نعت در معراجِ سلطان الانبیا کہ قلبِ عرش مسندِ والائے اوست و شرف قبۂ نُہ فلک فرشِ پایۂ او احمدے کہ الف بالش ادوند تا بر کنگرۂ اسرٰی راست بایستاد و

ن۱ گیسوے او ز۲ فتنہ ز۳ دولتِ جاں ک۴ اس قطعہ میں شاعر کا دعویٰ ہی کہ ممدوح کی خاکِ در رتبۂ جاں رکھتی ہی۔ اس کا ثبوت دوسرے شعر میں ہی کہ اگر بت یعنی جسم میں بھی اس خاک کی آمیزش ہوتی تو حضرت عیسیٰ کا مریضوں پر ہاتھ پھیرنا زوالِ مرض کے لئے نہوتا، بلکہ حصولِ طہارت تیمم کے لئے ہوتا ۱۲ ز۵ مردم بود ز۵ بود

## محمدے کہ دالِ آخرش خواندند تا بر سرِ دنیائے دنی پا نہاد

| | |
|---|---|
| نیم شبے کاں شہِ[1] گردوں غلام | کرد بدولت سوے گردوں خرام |
| ولولہ در عالمِ بالا فتاد[2] | غلغلہ در گنبدِ والا فتاد |
| نہ تتق و ہفت صنم خاستند | ہفت و نہٗ خویش بیار استند |
| ثابت و سیار[3] دریں انتظار | ماندہ زبیرون و دروں بے قرار |
| خازنِ جنت ز دلِ بے سکوں | گاہ بروں آمد و گاہے دروں |
| روضہ برآورد[4] غبارِ بخور | ساختہ جاروب ز گیسوے حور |
| حور بر رہ داشتہ چشمِ سیاہ | گشتہ ز دیدہ دُرِ[5] زافشاں براہ |
| سدرہ و طوبیٰ سوے بدرے چناں | سجدہ کناں در شبِ قدرے چناں |
| بلبلِ طوبےٰ کہ نوا زد بلند | رقص را دریس و مسیحا فگند |
| در ہمہ رہ کو قدمم کار زد | مرغِ فلک بوسہ بمنقار زد |
| خاستہ[6] طاؤسِ ملائک بکار | بانچہ بالا زدہ طاؤس وار |
| خواجہ چو شمعے[7] بہ شبستانِ نور | کامدنش[8] آں پیکِ بشارت ز دور |
| پیشکش آورد براقے شگفت | کز[9] دو جہاں یکتگِ میداں گرفت |
| طرفہ ہمائے کہ پَر از نور داشت[10] | بوے خوش از غالیۂ حور داشت |

---

[1] ماہ [2] گرفت [3] سیارہ [4] برآوردہ [5] درم [6] ساختہ

[7] شمع [8] کامدنشاں [9] کو [10] ابراں

توسنِ[1] آب و خورشش[2] از بهشت باغ — زآتشِ خود نه کره را کرد داغ

مژده رسان گفت بمژده پذیر — کاورد آهنگ بعرشش از سریر

شاهِ رسل خاست بدین اتفاق — برق صفت جست[3] به پشتِ بُراق

حرزِ[4] کُله بست ز اوے بسر — چترِ سیه کرد ز اسرے بسر

از حرم اوّل[5] که شد اندر خرام — بر گزرِ قبّهٔ[6] بیت الحرام

وان حرم قدس چو وا[7] پس فگند — نور در اقصاے مقدس فگند

جلوه نمود اشهبِ آن محترم — خانه بخانه ز حرم تا حرم

گنبدِ دیگر که ازان جا نمود — بر زبرِ مسجدِ اقصےٰ نمود

یک تگ ازان پویه که برداشت پاے — چار کره کرد رها هم بجاے

پس بیکے جنبشِ آن راهوار — بر کرهٔ ماه شد آن شهسوار

مردمکِ چشمِ قمر شد ز نور — تا خنه از چشمِ قمر کرد[8] دور

خامه که بر تختهٔ دیگر نهاد — تیر قلم شد بخطش سر نهاد

چون بگلستانِ سوم خاص گشت — محتسبِ زهرهٔ رقّاص گشت

تا بچهارم فلک آرد شتاب — بود نغلطیده بخاک آفتاب

چون علم افراخت به پنجم رباط — ترکِ فلک رُفت[9] بسلت بساط

در ششمین خانه بخدمت گری — بندهٔ بے سیم شدش مشتری

---

ن۱ توسن — ن۲ آبخورد — ن۳ رفت — ۴ مغزی گوٹ ۱۲ — ن۵ قدس چو او

قافیه — ن۷ چو اد پس — ن۸ کرده — ن۹ رفته

چوں بضمیم خانۂ ہفتم نشست — رشتۂ زنارِ زحل را گسست

کرد چو در مسندِ ہشتم ثبات[1] — لرزہ در آمد بہمہ ثابتات

برّہ در افتاد بجولانگہش — خواست کہ قرباں شود اندر رہش

ثور کہ بُد گوہرِ پروینش یار — بارِ[2] گہر کرد بپایش نثار

خاست دو پیکر ز دلِ بے[3] نفاق — سود[4] و و رخسار بپائے براق

برسرطاں چوں دمِ فرخ فگند — گشت سپہر از سرطاں بے گزند

شیرِ فلک بوسہ براقِ چناں — از بنِ دنداں شدہ سبلت کناں

در تہِ آں ابرِ جواہر نثار — سنبلہ در سجدہ در آمد ز بار[5]

سنگِ ورا کرد ترازو سجود — زاں کہ بمقدارِ ترازو نہ بود

گژدم جرارہ[6] زدُم گوئے[7] کرد — خارِ خود از راہ بہ یک سوئے کرد[8]

قوس چو بر جیس بہ پیشش کشید — سہمِ سعادات ز کیشش کشید

روضۂ بزرا چو در و دآورید — بُز بزباں[9] شیر فرو دآورید

دلو کہ از چشمۂ خور[10] خشک ماند — زمزمش از چشمۂ رحمت فشاند

حوت کہ دریائے کفش را پدید — تشنہ زنہ بحر بسویش دوید

کرد سبک پایۂ ز کرسی بلند — بر سرِ عرش آمد و کرسی فگند

---

[1] حکمائے سابقین نے فلکِ ہشتم کو فلکِ ثوابت مانا ہی اس کے لئے ثبات کا کنایہ کتنا بلیغ ہی ۱۲ ن۲ باسے ن۳ دروں ن۴ دوروی ن۵ ببار ن۶ زرہ گوسے ن۷ گوسے برد ن۸ برد [9] بمعنی فی الحال و فی الفور ۱۲ ن۱۰ خور

گرد زپا زحمت نعلین دور　　ز اطلس چرخ از قدم افشاند نور
چون قدرے برترا زاں زد قدم　　گشت خراماں به بساط قدم
بس که درون رفت در ایوان راز　　دور شد از خویش براهِ دراز
شد بمکانے که مکانے نداشت　　وز خودی خویش نشانے نداشت
گم شد از آں ساں که زحد بیش بود　　گم شدنش یافتنِ خویش بود
تن شدش از هستیِ صورت بری　　پاک شدش خانه ز صورتگری
از همه سو خاست جهت خانه خیز　　هر جهتے کرد بسوئے گریز
هیچ جهت چوں ز همه سو بنود　　آں چه نگنجد بجهت رو نمود
گشت چناں دوی از چشم دور　　بلکه یکے گشت دو چشمش ز نور
دست بدر و یزهٔ مقصود داشت　　روے بطاعتگهِ معبود داشت
ناظرِ دیدارِ پسندیده گشت　　وز پئے دیدن همه تن دیده گشت
یافته عین الله ز عین الیقین　　دیده به دو دیده خدا را مبیں
او به یقیں دیده جمالِ عزیز　　ما هم امیدست که بینیم نیز
دید و شنید آنچه نگنجد بهوش　　دیده همیں بود همیں بود گوش
حرف سرا شد چو ز احمد خدا　　حمد شده جمله بلوحِ ثنا
کرد نمازے به نیازے تمام　　بود نماز از وے و از حق سلام

ن۱ آمده　ن۲ ارم　ن۳ شده　ن۴ احسان　ن۵ بنور　ن۶ عین　ن۷ همه
ن۸ سری　ن۹ جدا　ن۱۰ شداو

بار کہ پشتِ فلک از وے[1] خمید | بر سرِ خود کردہ[2] بدیں سو چمید
یافتہ تشریفِ نماز از خدا | آمد ازاں گونہ نمازی قبا[3]
از سمن و لالۂ آں بوستاں | داد شمامہ بکفِ دوستاں
آنچہ ز سرچشمۂ مقصود بیخت | نیم کشِ خود با بوبکر ریخت
دور گزاں ساقیِ بے جور بود | عدلِ عمر نیز دراں دور بود
ز آبِ حیاتش کہ دمادم رسید | قطرہ براں[4] ابرِ حیا ہم چکید[5]
جامِ شرابے کہ بہ تمییز[6] خورد | جرعۂ آں جام علی نیز خورد
بردگراں داد ازاں خم نمے | تا بہ نمی شیفتہ شد عالمے
اے شدہ مست از کرمت میکشاں[7] | بوئے ازاں بادہ بہ خسرو رساں

## نعتِ سوم در مخاطبۂ حضرت نبی کہ بنائے ہر دو عالم از نورِ نبوتِ اوست و نبوتِ آدم از نبوتِ او و کریمے کہ کافہائے کلام اللہ از کرم و کرامتِ او نشانے ست کافی و حکیمے کہ علتِ جانے را از الف ہائے قرآن طبِ شافی

اے سختت گنجِ خدا را کلید | گوہرِ آں گنج تو کردی پدید

---

و ن۱ برسرگردوں بریں  ن۲ روا  ن۳ بداں  ن۴ رسید  ن۵ نیز بُرد  ن۶ ازکرمت بیکساں

از تو صلائے بہ الست آمدہ  نیست بمهانی ہست آمدہ

غرۂ ماہ از خم ابروے تست  طرۂ شام از شکن موے تست

ماہ بطوق خدمت چوں ہلال  شام بداغ حبشت چوں بلال

صبح چو طفلک ز سحر شیر یافت  در تپ شیر از تو طبا شیر یافت

بردہ ز گیسوے تو شب تار موے  وز خوے تو یافتہ گل آبروے

خلق گلابی ز گل ریختہ  تو ز گلابی گلے انگیختہ

لعل تو گنجینۂ رحمن کشاد  چشم تو دروازۂ احساں کشاد

از لب تو بے عملی صدر جاست  جاں بنواں کند چو تسبیح بجاست

ہر قدمت عمدۂ ہر دو سراے  ہر سخنت خازن وحی خداے

نام تو ز اللہ بدوم پایہ خاص  نامہ چارم ز تو با اختصاص

از قلمت یافتہ حرف صواب  جائزۂ انّ علینا حساب

پرتو تو مشعل راہ ہمہ  ظل لواے تو پناہ ہمہ

خادم نہ حجرۂ تو ماہ و مہر  انجم مسعود دراں نہ سپہر

فرش تو یزداں ز فلک ساختہ  تو ز گلیمے علم افراختہ

رفتہ ز فتراک تو ہر بد سرشت  از چہ دوزخ سوے بام بہشت

---

ن۱ ماہ   ۲ بلال بہ حیثیت معرفہ ہونے کے نام ہے اصحاب کا۔ اور ابو بلال تیمی صحابی ہیں اور ذو البلالین حضرت زید بن حضرت عمر بن خطاب کا لقب ہی ۱۲   ن۳ صبح کہ   ن۴ کہ سحر   ن۵ زنگے   ن۶ زگلابی گل
ن۷ ای   ن۸ بنواں   ن۹ زدوم   ن۱۰ نام چہارم   ن۱۱ بدہر

از پیِ آں بام کہ گردوں رس ست — گوشۂ فتراکِ تو مارا بس ست

ہر کہ بفتراکِ تو کرد اعتصام — کرد بمعراجِ فلک را بکام

قلزمِ رحمت توئی از[۱] بے نیاز — کز تو نمازی شدہ ہر بے نماز

ہر کہ طرازِ تو بسازد نہاد — نقدِ دو عالم بترازو نہاد

برہنہ گردان[۲]ِ قیامت بدوش — گشتہ ز ذیلِ[۳] کرمت حلہ پوش

سایۂ خویش آنکہ نگردیش نشر — داشتۂ از پیِ خورشیدِ حشر

تا چو بسوزیم دراں آفتاب — خود فگنی سایہ بر اہلِ عذاب

از عملِ خویش ندارم امید — بر کرمِ تست ہزار[۴] امید

روے بما کن کہ[۵] توئی پشت باں — ہم ذلِ ما دہ بکرم ہم زباں

ایں ہمہ گستاخیِ ما[۶] بر گناہ — زاں سبب آمد کہ توئی عذر خواہ

تکیہ چو بر منعمِ خود کردہ ایم[۷] — غم نخوریم[۸] ارچہ کہ بد کردہ ایم[۹]

قوتِ ما دہ کہ نیاہندہ ایم — نعمتِ ما بخش کہ خواہندہ ایم

من کہ بجاں تشنۂ[۱۰] جوے توام — خسروم اما سگِ کوے توام

گرچہ تو ہیچ خواست کنی[۱۱] ہدیہ راست — لیک گدایاں[۱۲] نہ گزارند خواست

خواہشم آں ست کہ خواہی ز غیب — کارزوے بندہ رساند بجیب

آرزویم[۱۳] آں کہ بروزِ شمار — مژدۂ عفوم دہی از کردگار

---

ن۱ ـے ن۲ کردار ن۳ نزدیک ن۴ مرا ن۵ چو ن۶ پُر ن۷ کردہ ام ن۸ غم نخور ن۹ کردہ ام ن۱۰ بجوے ن۱۱ دہی ن۱۲ بنیز ن۱۳ آرزوے آں کہ

باد بدیں[1] مژدہ دلم خوش نفس　　مژدہ دہم نیز تو باشی و بس

## در مدح دریاے ابرار و سحابِ بدارِ نظامِ جواہرِ دین و فرید عقد الیقین اضاء اللہ تعالیٰ فی سلک المقربین کالدر الثمین بالنور المبین

ہر کہ ز دل دامنِ پیراں گرفت　　گنج بقا زیں دہِ ویراں گرفت

ناصیۂ پیر نہ تنہاست نور　　بلکہ جہانے ست ز نورِ حضور

ناصیۂ پیر نہ تنہا ضیاست　　بلکہ یکے از صفتِ کبریاست

چشمۂ خورشید نہ تنہا ضیاست　　بلکہ زمیں را نظرش کیمیاست

ایں کہ[2] مرا[3] ہست بخاطر در دل　　نقدِ معانی ز نہایت بردل

نے ز خود ایں ملکِ ابد یافتم　　از[4] نظرِ منعمِ خود یافتم

شیخِ امم قطبِ حقیقت نظام　　خضر و مسیح از دم محیی العظام

آں بولایت شدہ سلطاں[5] پناہ　　دوختہ از ترکِ دو عالم کلاہ

زیرِ نگیں عرصۂ ملکِ حبش　　خطبۂ ھب لی رقمِ خاتمش

دادہ دل از پیرِ دگیانش خلاص　　یافتہ از بارِ خدا یارِ خاص

---

[1] برین　[2] نے　[3] بین　[4] کز　[5] سلطان شاہ

نعت - ایاک طرازِ علم | فاخلع نعلیک مقامِ قدم
راہ روے کو بطریقِ صفا | رفتہ قدم بر قدمِ مصطفےٰ
سیرتِ میمونش بدیں پروری | نسخۂ دیباچۂ پیغمبری
چوں دمِ الہام زدہ کامِ او | نائبِ وحی آمدہ الہامِ او
عیب در آئینۂ دل روشنش | آئینہ از موم نہ از آہنش
چشمِ یقینش بہ تماشاے غیب | در نظرِ او ہمہ صحراے غیب
عصمتیانِ حرمِ آسماں | جلوہ کناں در نظرش ہر زماں
گاہ بیا نش ز ملائک حشر | بر سخنش چوں مگساں بر شکر
چوں بہوا بردہ دو دستِ دعا | گشتہ ہر انگشت کلیدِ سما
بہرِ دعایش کہ رود بر فراز | در گہ و بیگہ درِ نہ چرخ باز
دست در افگندہ فلک را بجیب | دادہ بروں گوہرِ پنہاں ز غیب
نطعِ فلک ہمچو زمیں خاکِ او | شیرِ فلک[1] آہوے فتراکِ او
ثانیِ خورشید بروے زمیں | ثالثِ سعدین بچرخِ[2] بریں
در چمنِ روضۂ قدسش خرام | بر شرفِ مقعدِ صدقش مقام
بیتِ مقدس شدہ برجِ[3] دعاش | رکنِ یمانی شدہ کنجِ[4] صفاش
گاہِ وضو بر سرِ کرسی نشست | گاہِ نمازش[5] ز برِ عرش دست

---

ز۱ سپہر ز۲ ز چرخ ز۳ جرج ز۴ گنج ز۵ دعا بر

سکۂ کارش بفروع و اصول　　تابعِ قال اللہ و قال الرسول

عینِ شریعت بطریقش درست　　شرع اگر عین نباشد شرست

ہرچہ حقِ معرفتِ ایں فن ست　　جملۂ حق معرفتش روشن ست

ہم تکِ او ہم بریاضت گری　　بر سرِ او چیست کلاہِ سری

رست عصایش چو شہابے برو　　دیو کُشش و بلکہ عزازیل سوز

زیرِ فلک قطبِ زمانہ ہموست　　قطبِ دو گویند یگانہ ہموست

در نظرِ او ز گدا و ملوک　　دُر شدہ بیجادہ بسلکِ سلوک

بر درِ او ہر کہ ارادت نمود　　زندۂ جاوید شد ار مردہ بود

قوّتِ او بردہ زمن فوت را　　تافتہ دستِ ملک الموت را

در تنِ ہر کز دمِ او جاں شدہ　　نفس کہ دیو ست مسلماں شدہ

بادِ دمش ترّیِ گل را ببرد　　خاکِ درش کوریِ دل را ببرد

از پئے گمراہیِ جانہا رقیب　　واز پئے بیماریِ دلہا طبیب

دل کہ بسر رشتۂ فرماں شدش　　رشتۂ تسبیح رگِ جاں شدش

ہر کہ بزیرِ قدمش گشت خاک　　بموئے بموا ز سرِ سودا ہست پاک

دادہ بہر سر کلہِ چرخ سائے　　ترک از و بودہ تُوزہ از خدائے

ز افسرِ شاہاں کلہِ او فزہ　　بر کلہش ہائے ہو اللہ گرہ

---

لہ بیجادہ کہربا ادنیٰ قسم کا یاقوت جیسے جنّی معنی ظاہر ۱۲　تہ زما　زہ کس　زہ برد - زہ دل را برد　لہ ہر کہ کردہ ز سودائش پاک - کردہ ز وسواس پاک　لہ ترک - ٹوپی - ٹوپی کے حصے جن کو پرت کہتے ہیں - ہ طرف کنارہ گوشہ گوٹ

او شہ از ملک بسامانِ خویش ‏ داده ولایت بغلامانِ خویش

مفتخر از وے بغلامی منم ‏ خواجہ نظام ست ونظامی منم

چوں نظرِ مرحمتش گشت یار ‏ نیست مرا حاجتِ آموزگار

بار خدایا برضائے خودش ‏ خاص کرم کن بلقائے خودش

تاکہ سعادت بمن آرد پیام ‏ دولت ازاں شاہ رسد با غلام

چوں دہی از نورِ مرادش نشاں ‏ پرتوِ آں بر دلِ خسرو فشاں

دعائے چترِ ہمایونِ سلطان السلاطین و ہمائے ہوائے

متعالی علاء الدنیا والدین نراد للہ بضیۃ تحت جناحہ المنصور

صانہ عن اعدائہ بجبوحۃ التراب یا دام طائر الطیور

دوشں کہ از ہمتِ والائے خویش ‏ باز کشادم بفلک پائے خویش

خاست[1] عطارد بمن آورد روے ‏ رفت رہم گہ بمژہ گہ بموے

جستم ازو من بقلم دست برد ‏ او قلمِ خویش بدستم سپرد

مہ بنزد اکنوں قلم را حریر ‏ چوں قصبِ ابلق بہردم ز تیر

بیں[2] کہ نہاں خانۂ جادو[3] فناں ‏ باز کشادم بہ کلیدے چناں

---

[1] خاص [2] ہیں [3] با ذوفناں

آں سخن آرم کہ چناں کم بود — در خورِ مدحِ شہِ عالم بود

آں بہ لقب دنیا و دیں را علا — کو بجہاں داد[۱] ز احساں صلا

شاہ محمدؐ کہ بستائیدِ راے — کرد قوی شرعِ رسولِ خداے

داغ نہ ناصیۂ سرکشاں — تیغ زنِ تارکِ لشکرکشاں

کارشں از اندیشۂ مردم بروں — جودشں از اندازۂ[۲] خواہش فزوں

نائبِ فرماں زدرِ کردگار — خازنِ روزی زکفِ گنج بار

معدلتشں قاہرِ خوں خوارگاں — مرحمتشں مرہمِ بےچارگاں

لشکری و شہری ازو پُرمراد — لشکری از دولت و شہری زداد

حاملِ دولت زمن از بودِ او — تشنۂ حرماں اہل از جودِ او

مایۂ اُمیدِ سر افگندگاں — سایۂ یزداں بسرِ بندگاں

خلق کہ پویند بظلِّ ہماے — بے خبر انند ز ظلِّ خداے

ظلِّ شہ آبادیِ ہر خانہ شد — ظلِّ ہما لازمِ ویرانہ[۳] شد

زاہلِ جہاں بس کہ قلم برگرفت — از کرمش عقل جنوں در[۴] گرفت

بوم شد آباد عرب تا عجم — خاصیتِ بوم بدل گشت ہم

سکّۂ او بست بدولت طراز — خطبۂ او نائبِ بانگِ نماز

جمعہ کہ آزادیِ گیہاں شدہ ست — خطبۂ شاہ است و روزاں شدہ ست ۱۵

---

۱؎ داد ۲؎ اندیشۂ ۳؎ بیرانہ ۴؎ بر

مثلِ بداندیشِ فلک از خواب ہم | خواب چہ گز آئینۂ و آب ہم
دویم او در ہمہ عالم ہم اوست | در بہ از و کس طلبد آں ہم اوست
سلبتِ کیں را چو بتابد دلیر | در جگرِ خصم خلد موے نیشتر
ہیبتش ار بانگ زند بر سپہر | آب شود چشمۂ رخشانِ مہر
ور غضبش صدمہ بعالم زند | مشرق و مغرب ہمہ برہم زند
ور فگند نیزه بچرخِ حروں | چرخ ستاں افتد و انجم نگوں
خنجرِ او نام کیاں کرده حک | ہمچو یقینے کہ کند دفعِ شک
روشن ازاں اخترِ عالم فروز | خسروِ شام و ملکِ نیمروز
نوکِ کمانِ سبکِ شہریار | نونِ خفیف ست بتاکیدِ کار
ہیکلش از پیکرِ چوں بید برگ | فتنۂ پرورده بجلابِ مرگ
ناوکِ او چوں بعدو باز خورد | ہم بدمش عین کشید و دو کرد
زیورِ او آہنِ خفتانِ اوست | لشکرِ او خنجرِ برّانِ اوست
زیورِ شاہانِ دگر زرّ و سیم | یا رسپہ دائرۂ ہمچو سیم
عکس مخواه آئینۂ سیم را | نقطہ مجو دائرۂ میم را
از شرفِ بارگہش ہر زماں | خندۂ پرویں ہمہ بر آسماں
بر درِ او بودنِ گردوں مقیم | جرأتِ سفلہ ست و عطاے کریم

---

۱ دوم   ۲ طلبی   ۳ کہ   ۴ ستاں بالکسر بر پشت افتاده ۱۲   ۵ رفع
۶ است عطاے کریم

شعلهٔ خشمش چو بر آید باوج — عفو چو دریاش در آید بموج
گر ندهد چشمهٔ احسانش آب — تاب که آرد غضبش را بتاب
آں گنه سر بر زند کردار او — گرد[۱] حوالت به کرم کارِ او
خشمش از آفاق بغارت گری — خلقش از احساں بعمارت[۲] گری
ابرِ کفش کرده جہاں بوستاں — شسته سواد از رخِ ہندوستاں
نیست پشیمانیش ار زر دہد — ہم شود آں لحظه که کمتر دہد
زر دہیش نے بترازو گرو — داده زر اما بترازوے جو
بر ہمه کس دست گشاده چو میغ — بستنِ مشتش بکساں یا به تیغ
بحر بجودش[۳] نرسد[۴] ہمسر ہم — ہر دو لفیض ارچه نمایند کم
چاشنیِ بحر جگر خوں کند — چشمهٔ خور تشنگی افزوں کند
ہر چه که شاه از کفِ بارنده داد — چوں کرمِ ابرِ گوارنده داد
بذلش از آں بیش که سنجد سلیم — در اِلِ حنظل و ذہنِ کریم
چوں بعطا دادِ سخنور دہد — صامت[۵] و ناطق ہمه یکسر دہد
لاجرمش زیں[۶] دلِ مدحت[۷] پسند — بیں شرفِ نامه[۸] چو شعرے[۹] بلند
تا ابد از نامهٔ اکرامِ خویش — باد فلک مرتبه چوں[۱۰] نامِ خویش

---

ن۱ کرده ن۲ اشارت ن۳ بحر چو بس نبود ن۴ چو زر دعبود ن۵ زال
ن۶ محنت ن۷ نام ن۸ به شعر بلند ن۹ از

## بنائے ثنائے ثانی بمخاطبۂ خدایگان زمین و زمان نائب رزاق و کلید رزاق فتح اللہ لہ خزاین السموات والارض علی الاطلاق

اے بزبان[ن۱] تو وکیل کرم — وزن زر بردہ[ن۲] و شمار از درم

بذل کہ خورشید منور کند — دامن کہسار پر از زر کند

لیک فتد از چو تو کوہ افگنے — کوہ زر اندر خم ہر دامنے

بیخ نہالے کہ تو آبش دہی — میوۂ شاخش نہد[ن۳] جز بہی

ملک وراں بر در تو پردگی — ملکت تو یافتہ پروردگی

قائمۂ تخت تو گردوں نشیں — قاعدۂ ملک تو بنیاد دیں

روے ترا آئینۂ دیں بہ پیش — بخت ترا اسہم سعادت بہ کیش

بر سر دہلیز تو شیر و شباں — چتر سیاہ تو بہ شب پاسباں

دامن چتر تو زبر پوشش مہر — رایت والات ستون سپہر

کلۂ بارت شدہ بر اوج منع — کنگر قصرت زدہ بر چرخ تیغ

بام تو معراج سلاطین جن — نام تو لاحول شیاطین انس

---

ن۱ بزباں    ن۲ بردہ    ن۳ ندہد

تیغِ تو در معرکہ مالکِ رقاب | ذاتِ تو در گرد وغا بوتراب
شیرِ فلک بستۂ زنجیرِ تو | نقدِ ظفر در گرہِ تیرِ تو
ناوکِ بہدیت[1] شدہ کفر کاہ | ہندیِ محرابیت[2] ایماں پناہ
صفِ سپاہِ تو بروزِ مصاف | ہم سدِ اسکندر و ہم کوہِ قاف
خنجر از اسپِ تو بر روے سطح | کس ندویدہ بوغا جز بفتح
تیغ زنت بہمنِ بازو دراز | نوبتیت سنجر[3] نوبت نواز
سنجر اگر کرد[4] بہ نوبت غرور | نوبتِ او بانگِ دہل بد ز دور
نوبتِ تست آں کہ ببانگِ بلند | غلغلہ در گنبدِ گردوں فگند
ز آہنِ تو سنگ چو زر شد دو نیم | وز الفِ تیرِ تو شد قاف میم
تیغِ تو کو فاتحہ اشہد است | بر تنِ بد خواہِ تو تبت یدا ست
چوں سے نئے تیرِ تو بر آرد نوا | مرغ نہ جنبد[5] بمیانِ ہوا
سہمِ تو گر بر فلک آرد شتاب | لرزہ کند چرخ چو دریاے آب
نیزۂ تو دیدۂ انجم ربود | از پے کوریِ سپہرِ کبود

---

[1] بادیت [2] بندوے محرابیت [3] نوبت کے معنی علاوہ اور چیزوں کے نقارہ کے سکندر کے وقت سے تین وقت نوبت بجتی تھی جب سنجر تخت نشین ہوا جو خاندان سلجوقیہ کا چھٹا بادشاہِ ایران تھا۔ تو اس پر مخالفوں نے جادوگر بلا مشیروں نے تین وقت کی نوبت کے علاوہ چوتھے وقت کی نوبت بجوائی اور یہ مشہور کیا کہ بادشاہ کا انتقال ہوا اس خبر سے جادوگروں نے اپنا کام چھوڑ دیا اور بادشاہ جو اثر سحر سے سخت بیمار ہو گیا تھا تندرست و توانا ہوا تو اس خوشی میں پانچویں وقت بھی نوبت بجائی اور پھر یہی دستور ہو گیا پانچ نوبت سنجر کی طرف سے ہوئی ہیں چنانچہ امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں سہ کہ بنیادِ نوبت سکندر نہاد سہ از وے شد و پنج سنجر نہاد۔ سنجر نے ۴۱ سال سلطنت کی اور ۵۵۲ھ ہجری میں وفات پائی ۱۲ [4] خورد [5] نجنبد

خصم تو در رزم بہ مردار خوار | دیدہ زبون دادہ و دل مُزد کار
گشت بر محنت قصبِ مہ علم | تیغ کہ از تیغ تو گشتہ قلم
گر نگرد تیغ تو خصمم نژند | بر جہد از خواب چو ز آتش سپند
ملکِ تو معمور و مخالف خراب | چشم تو بیدار و جہانے بخواب
دزد بعہدت زرہِ فتنہ خیز | کردہ چو شیر از تفِ آتش گریز
عدل چو مُوے تو ز راہِ دلیل | نے رسنِ شیر کہ زنجیرِ پیل
تا تو بانصاف سرا فراشتی | کردہ بہم آتش و آب آشتی
محتسبِ عدلِ تو تا جوش کرد | چنگ ناخن زن زہرہ فراموش کرد
رائے چو خورشیدِ تو از فیضِ نور | دیدہ نہانہائے فلک را ز دور
نامِ بزرگان کہ بعنواں نوشت | از تو چو تاریخ بپایاں نوشت
بس کہ دَدَ دُ چرخ بافگندگی | تا شدہ ہی سابقۂ بندگی
باد بر دگر ہمہ افلاک را | تختِ تو بس مملکتِ خاک را
ہر شب و روزے کہ در آید بہ پیش | عمرِ ہمہ کم شد و زانِ تو بیش
تیرِ فلک کو بقلم موشگافت | گردِ قلمِ جعدِ ثنائے تو بافت

---

زاگرگ ؎۲ اگر گرگ پڑھیں تو چنگ زدن کے معنی پنجہ مارنا مگر پنجہ شیر مارتا ہی نہ کہ گرگ۔ اور اگر زہرہ پڑھیں تو چنگ زدن کے معنی چنگ بجانیکے ہونگے اور بوجہ زدن کے محتسب عدل کا مواخذہ درست ہوگا اور یہی صحیح ہے کیونکہ دوسرے شعر میں بھی اجرام علوی کا ذکر ہی ۱۲ ؎۳ عنوان تاریخ میں مقصود بالذات امور درج نہیں کئے جاتے بلکہ وہ تمہید اصل مقصود کے لئے ہوتی ہی۔ یہ ہی شعر کا مطلب ہی کہ مورخ کا اصل مقصد تیری تاریخ ہی اور اگلوں کا نام بطور تمہید ہی ۱۲ ز۴ دید

اے سخن از مدحتِ تو سر بلند  
پایۂ مدح تو ز اختر بلند

من کہ مرا تکیہ بکیواں رسید  
دست بمدح تو زدم زاں رسید

وین گہر نو کہ ز کاں می کشم  
ق  گرچہ در رشتۂ جاں می کشم

لیک[1] برانم کہ ز خجلت[2] گری  
باز رسانم بدرِ[3] جوہری

رکم[4] حدِ آں نیست کہ گستاخ وار  
راہِ ترا آب زنم زیں نثار

لیک اساسے کہ نوش برکشند  
از لقبِ خاص بزیور کشند

گرچہ بنا پست بود در سرائے  
فرِ خطابت کندش چرخ سائے

سہل بود تا کہ ز روئے قیاس  
زآب و گلِ من چہ تواں کرد اساس

لیکن از آغازِ عمارت گری  
دادمش از نامِ تو نیک اختری

تا چو شود بقعۂ خاطر پسند  
ماند از آرایشِ نامت بلند

شاید اگر مرحمتِ پادشاہ  
جرأتِ ایں[5] بندہ نہ گیرد گناہ

کانچہ برد ذرّہ بخورشید پیش  
عرض[6] کند نیستیِ حالِ خویش

تحفہ کہ مورے بسلیماں برد  
عفوِ سلیماں نگرد - زاں برد

ورنہ چہ اندازہ دہد خاک را  
کآب دہد چشمۂ افلاک را

جوہرِ تو زبدۂ چرخِ کبود  
خسروِ مسکینت چہ یارد[7] ستود

وصفِ تو چوں در حدِ اندیشہ نیست  
طبع مرا بہ ز دعا پیشہ نیست

---

ن۱ نیز  ن۲ خلوت  ن۳ بدل - زدل  ن۴ کم  ن۵ من  ن۶ عرضہ  
ن۷ آرد

تا بزمین[1] چرخ بود برقرار ۔۔۔ باد ز تو چرخ و زمین را مدار

دورِ فلک بستۂ فرمانِ تو ۔۔۔ وانچه درو هست همه زانِ تو

کامِ تو در دامنِ امید باد ۔۔۔ ملکِ تو چوں عمرِ تو جاوید باد

در داعیۂ ترتیب[5] ایں جریدۂ[4] پرحکمت و در باعثۂ ترکیب[3] ایں خریدۂ بے قیمت و نمودارِ[5] عرصۂ برجاس و نهادنش کاغذ در آماجگاهِ من صنف فقد استهدف و خود راچوں تیرِ چرخ براصحابِ غرض زدن و ایں سهمناکاں را نشانه

## نعت[6] ساختن رحمہ اللہ علی من نصف

فکرتِ من چوں بفلک راند رخش ۔۔۔ یافت زگنجینۂ توفیق[7] بخش

بخت و دید و درِ دولت کشاد ۔۔۔ بیشتر از خواهشِ من هدیه داد

بلبلِ نطق از گلِ طبعم پرید ۔۔۔ پردۂ غیب از سرِ کلکم درید

---

[1] ناکه زمیں [2] ز زمیں [3] ترکیب [4] قصیده [5] نسخه ک میں اسی طرح ہے جو میں نے لکھا۔ یہ فقرہ نسخہ ن اور ح میں بھی اسی طرح ہے اور اس لئے اصلی عبارت کا پتہ نہیں لگا ہاں اگر یوں ہو (نموداری عرض برجاس نهادن ایں کاغذ در آماجگاه من صنف فقد استهدف) تو معنی نکل آتے ہیں برجاس کے معنی ہیں نشانه ہدف ۱۲ [6] تقدیر

پیش دو دیدند بستانِ ضمیر　　خامہ فرو خواند بہانگِ صریر

ہرچہ در آئینۂ گردوں خیال　　روے بروں داد زہر سو جمال

فوج بفوج از معانی حشر　　خواندہ و ناخواندہ در آمد ز در

زمزمۂ دل فلک آوازہ گشت　　جانِ جہانے بہ سخن تازہ گشت

ہر نمطے را کہ بیاراستم　　بہتر ازاں بود کہ می خواستم

بر سرِ ہر پایہ کہ بردم سریر　　تاج ستاں گشتم و آفاق گیر

گشت چو نقدم ہمہ قلب آزماے　　سایہ بریدم ز ہمہ چوں ہماے

دبدبۂ خسرویم شد بلند　　زلزلہ در گورِ نظامی فگند

آں روشنی بود ز اندازہ دور　　عطسہ در آمد بدماغم ز نور

نور کہ از خواجہ نظام رسید　　کار ازاں رو بنظامم رسید

گرچہ برو مہرِ سخن ختم بست　　سکۂ من مہر زرش را شکست

خاتم او را چو کشادم نگیں　　داد نگینش بمن انگشتریں

خاتم او ملک بسلطاں سپرد　　خاتم دولت بسلیماں سپرد

آں گہر آرم کنوں از کانِ غیب　　کآب شود عقدِ ثریا بجیب

گرچہ بملکِ سخن از پنج گنج　　ق　　نوبتِ آں گنجہ نشیں گشت پنج

نوبتِ خسرو کہ پسینش نواست　　پنجہ زنِ نوبتِ آں خسرو است

---

ن۱ درون　ن۲ بروں　ش۱ فرو خواندن۔ تمام پڑھنا آخر تک پڑھنا ۱۲　ن۴ برو　ن۵ بروں　ن۶ داد
ن۷ من خواستم　ن۸ گشتم و تسلیم　ن۹ غلغلہ　ن۱۰ اندیشہ　ن۱۱ خاتمش ار

سازم ازاں ساں بسراے سپنج — پنج کلید از پئے آں پنج گنج

کانچہ بہر گنج بود ناپدید — فتح شود ہم بزبانِ کلید

آں نمط آرم کہ ہمہ ناقداں[ن۱] — فرق ندانند ازیں تا بداں

بازم ازانساں خمِ چوگانِ خویش — کآورم آں گوے بمیدانِ خویش

سکۂ آں ملک مسلّم کنم — سکۂ خود نیز بداں ضم کنم

ملکِ گہر[ن۲] را چو گرفتم بہ تیغ — گوہرِ خود نیز فشانم چو میغ

جیبِ جہاں پُر ز غرائب کنم — وضعِ نمطہاے عجائب کنم

رشتۂ[ن۳] نظمے کہ بصحرا نہم — در گہرے مایۂ دریا نہم

ز آتشِ دل شمعِ خرد بر کنم — بیت بہ بیتش ہمہ انور کنم

در تہِ ہر بیت نہاں[ن۴] در نہاں — تحفۂ پوشیدہ جہاں در جہاں

بیشتریں نکتہ ز سر تا بہ بن — ز آیت و اخبار سرایم سخن

چوں شود آراستہ نظمم چو دُر — از گہرِ نثر کنم خامہ پُر

ہرچہ نویسیم بسر داستاں — رہست کنم رہ ز پئے راستاں

تا قلمِ ہر کہ روا[ن۵] رو کند — پس رویِ ایں روشِ نو کند

نثرے ازاں گونہ کشم از قلم — کآب ز شعرم ببرد نیّر[ن۶] ہم

یافتہ آئینِ عبارت[ن۷] نوی — لفظش آراستہ چوں معنوی

---

ن۱ ناقلاں ن۲ کہن ن۳ نمطے ن۴ کنم در نہاں ن۵ روا رو ن۶ نیر عطارد کو کہتے ہیں جس کا لقب منشیِ فلک ہے ۱۲ ن۷ عبادت

آنچہ نہفتہ است مرا در خیال — گر کنمش[1] وصف نماید محال

غیر چہ آگہ[2] کہ دریں سینہ چیست[3] — کور چہ داند کہ در آئینہ چیست

پاک خدائے کہ نہاں کرد پاک[4] — گنجِ دو عالم بہ یکے مشتِ خاک

آں کہ چنیں گنج بیک سینہ داد — بیں کہ بہر سینہ چہ گنجینہ داد

لعل ز کاں[5] در نظرت چوں کشم — بینشِ آں روز کہ بیروں کشم

تا شدہ[6] ز اندیشۂ آں سحر سنج — پائے فرو رفت قلم را بگنج

ہر چہ من از خامہ[7] فشانم بروں — گنجِ خدائیست کہ رانم بروں

خامہ[8] ام از گنجِ خدائی خم است — چیست کہ در گنجِ خدائی کم است

معجزہ بیں خشک نئے[9] را بکار — میوۂ تر کردہ نگونش ز بار[10]

نخلۂ مریم بزبانِ[11] فصیح — کو ہمہ جنبیدہ ز بادِ مسیح

حاصلِ قومے ز متاعے[12،13] بود — بہرۂ بعضے ز عطائے[14] بود

مایۂ من از[15] قلمِ[16] نامی است — مایہ نہ کسبیست کہ الہامی است

مایہ کہ اندیشہ در و گم بود — کے حدِ تعلیم و تعلم بود

وانچہ بالہام[17] در آید[18] بجیب[19] — عیبِ کسے کن کہ برو کرد عیب

آں کہ بہر دم شرفِ عام داد — وحیِ خفی را لقب الہام داد

---

ن۱ کنم ایں   ن۲ آگاہ   ن۳ کیست   ن۴ خاک   ن۵ بکاں   ن۶ تا شدم   ن۷ خانہ
ن۸ کلک من - ہر چہ من   ن۹ بنی   ن۱۰ ببار   ن۱۱ ز زباں   ن۱۲ ز سماعے   ن۱۳ بسماعے
ن۱۴ متاعے   ن۱۵ زیں   ۱۶ قلم لوح محفوظ ۱۲   ن۱۷ ز الہام   ن۱۸ برآید   ن۱۹ ز جیب

ملکِ سخن کاں صفتِ برتری[۱] ست　　نسخهٔ دیباچهٔ پیغمبری ست

وانچه کند اهلِ سخن بادبست[۲]　　معجزه گر نیست کرامات هست

کے بدرستی بود ایں[۳] گفت[۴] چیست　　تا نکنم گفته به برهاں درست

من که چنیں لوحِ ابد می کنم　　حجتِ ایں دعوے خود می کنم

هست ز[۵]بخشنده امیدم چناں　　کآدهم من بگزرد از همعناں

باشد که ایں[۶] نامه بعنواں رسد　　ور بودم عمر بپایاں رسد

هفت و نهش کرده چو ماهِ تمام　　جلوه دهم[۷] در نظرِ خاص و عام

هر ورقے را که بخوانند ازو　　بهرهٔ خود باز ستانند ازو

اهلِ بصر مایه ز کالے کنند　　واهلِ حسد بیهده[۸] جانے کنند

راحتِ خود چوں نگرد هوشمند　　رنجِ مرا باز شناسد که چند

گرچه بریں رنج نریزد دوا　　رنجِ دلم نیز ندارد روا

آں که پذیرد به نیاز ازمنش　　منتِ جاں هست[۹] مرا بر تنش

واں که کند رو بسوے دامنم[۱۰]　　منتِ صد جاں بودش[۱۱] بر تنم

زاں که قبول وردِ هر کس عجیب　　بخششِ غیب ست کساں را چه عیب

داد چو ایں حرف روانم خدا　　زهره که دارد که نهد پیشِ پا

زاں دم ایں باد به تندی وزید　　تا کششِ خسے پیش نیارد خزید

---

ن۱ بر برسیت　ن۲ بار لبست　ن۳ آں　ن۴ گفت　ن۵ به بخشنده　ن۶ آں　ن۷ کنم
ن۸ بیهوده　ن۹ جانے ست　ن۱۰ لبوا دمنم　ن۱۱ از جاں بود

بادِ مخالف زِ سفینے کہ خاست ‏ خس نتواند کہ نہد پاے راست

بر سرِ ایں نکتہ چہ جاے ستاد ‏ پُل چہ کند بر سرِ طوفانِ باد

من کہ خراشے زِ خساں می کشم ‏ نز پئے خود بہرِ کساں می کشم

گرچہ صد افتادہ زاید[ن۱] از طبیب ‏ خلق[ن۲] ز احسانش نہ بخشد نصیب

یک تن اگر شد ز اجل رہگراے ‏ آنش سیہ رو کند و سبز پاے[ن۳]

باز گشادم بطبیبے دکاں ‏ مرہم دل دارم و دارُوے جاں

آں کہ دہش تنگ نیاید زپند ‏ دارُوے تلخش دہم و سود مند

واں کہ خوش آید طلبد نیز ہست ‏ لیک شکر خندہ تپ را نہ بست

دارُوے تلخ ار نخورد ہر کسے ‏ ہم بودش نیز خورندہ بسے

تپ زدگاں را کہ نہ حلوا[ن۴] بہ است ‏ خوردنِ کشنیز ز حلوا بہ است

تلخ ز شیریں بہُنر بہترست[ن۵] ‏ سودِ ہدل بیشتر از شکرست

آں کہ نصیحت نہ سزا بنیش ‏ تلخ مگو جز کہ بشیرینیش

پند کہ تلخ ست بہ برنا و پیر ‏ گفتنِ شیریں کندش دل پذیر

آں کہ ہلیلہ بعسل پرورند ‏ دارُوے خوشخوارہ نکوتر خورند

قیمتِ ایں مرہمِ پُر مایگاں ‏ بیحد و من می دہمت رایگاں

گر تو خوری سودِ تو باشد بہ پیوست ‏ ورنہ خوری آں[ن۶] کہ خورد سودِ اوست

---

ن۱ زیابد ‏ ن۲ خلقے ‏ ن۳ آں سبز پاے ‏ ن۴ خرما ‏ ن۵ برترست ‏ ن۶ برکہ

هر نفسِ تند[ن۱] که رانم ز پیش — تا نه گریزی[ن۲] چو خس از جائے خویش

عیبِ تو من باز نمایم برو — گر تو[ن۳] نه شوئیش تو دانی[ن۴] مشو

دشمنے[ن۵] کو عیبِ بروے تو گفت — بهتر ازان دوست که عیب نهفت

زخمِ زبانے که زند[ن۶ ن۷] اہلِ پند — نزدِ خردمند[ن۸] بود ارجمند

تن که به نیش از پئے راحت دهند — سیم و درم مزدِ جراحت دهند

انچه مرا می خلد اندر ضمیر — نیست درانم ز گزارش گزیر

شرع و طریقت به بیان آورم — گنجِ حقیقت بمیان آورم

باز نمایم که هدایت کجاست — معبرِ[ن۹] این[ن۱۰] هر سه ولایت کجاست

من کنمت راهنمونی بکار — جهد ز من موهبت از کردگار

بود در اندیشه ام[ن۱۱] از دیر باز — کز دلِ داننده[ن۱۲] و اندیشه[ن۱۳] ساز

حکمتِ پوشیده بصحرا نهم — رختِ گرانمایه بسودا نهم

بے خبران را دهم آگهیئے — تازه کنم شرطِ نکوخواهیئے

گرچه همی خواست سخن کامِ خویش — لیک گرو بود[ن۱۴] بهنگامِ خویش

هین که رسید آن نفسِ جان نواز — کان نفس اکنون شودم جلوه ساز

بهرِ تو این تخته[ن۱۵و۱۶] به بر داشتم — شرح دهم زانچه خبر داشتم

---

ن۱ چند ن۲ گر ن۳ گر تو به ن۴ بشوے ن۵ دشمن ن۶ کنند ن۷ کند ن۸ نزد خرد قیمتے ست آں گزند
ن۹ عبرهٔ ن۱۰ آں ن۱۱ اندیشهٔ من ن۱۲ داننده و اوین ساز ۔ ن۱۳ حکمت طراز
ن۱۴ برده ن۱۵و۱۶ این که ازین تخته که برداشتم پیش تو این تخته که [illegible] دانم

اے کہ نداری خطِ عشق[۱] از عذاب | انبیست اماں نامہ یوم الحساب
گر روی ایں[۲] رہ کہ دریں ما من ست | گر نزہی[۳] عہدۂ آں بر من ست
من کہ دریں خم کدہ دیں شدم | مست ہم از جامِ[۴] نخستیں شدم
جوشش رعونت بد ما غم فتاد | بادِ تکبر بچراغم فتاد
پاے چو زیں مے تزلزل زدم | تکیہ بدیوارِ توکل زدم
کرد توکل چو بدر گہ سخن | ماوَ توکلت علی اللہ سخن[۵]

خلوتِ اوّل در فضلِ تعبد کہ اولش تاے تعب ست و

آخرش دال درجت و فضیلتِ تہجد کہ بہ نہایت ہمت ہ

جہدِ قلب تمام شود و بہ نزدیکِ اہلِ فکرت

روشن کردنِ نورے کہ در دلِ شب بدیدۂ عین الیقین

معائنہ شد و باز نمودنِ صفائے کہ از دلِ آہنی آئینہ گشت

صوفیِ گردوں چو بخلوت نشست | کرد فلک سبحۂ پرویں بدست
طرّۂ ظلمت ز نسیمِ بہار | مشک فشاں شد چو لبِ روزہ دار

---

۱ عشق ۲ آں ۳ نزدی ۴ جان ۵ کن

دہر پر از غالیۂ سودہ گشت — دام و دو از تگ زدن آسودہ گشت

چشمۂ خور برد ز ہر خانہ تاب — تاختن آورد بہر دیدہ خواب

مردمک چشم کساں تا بروز — گرد ز مژگاں در خود میخ دوز

سایہ فگن خاک بچرخ بریں — چرخ شدہ سایہ نشین زمیں

جن و ملک ہر دو شدہ گوشہ گیر[1] — دزد و عسس ہر دو شدہ توشہ گیر[2]

زاں شب فرخندہ کہ میموں شدہ — بوم چو طاؤس ہمایوں شدہ

از اثر نور ثریا نشیں — مرغ مسیحا شدہ خورشید بیں

من بچنیں تیرہ شب تابناک — رخت بروں بردم از ایوان خاک

جذبۂ[3] مقصود عنانم گرفت — ولولۂ دل رگ جانم گرفت

دل کہ شد از سینہ بپاکی بروں — بُرد[4] مرا زیں تن خاکی بروں

چوں قدم از خاک فراتر زدم — بادِ ہوا را بہوا بر زدم

چشمہ شکست آبِ نبی و زندہ را — تاب نماند آتشِ سوزندہ را

جوہرِ جانم ز دل آگندہ گشت — کشمکشِ طبع پراگندہ گشت

فکر کزیں خانہ فرازم کشید[5] — سوے سراپردۂ رازم کشید[6]

دیدم ازاں ساں شرفِ برتری — کز سرم افتاد کلاہِ سری

داد دلم ہمتِ عالی گراے — کاے سگِ بد زہرہ چہ پاندی درآے

---

ن۱ توشہ گیر ن۲ گوشہ گیر ن۳ دبدبہ ن۴ بردم ن۵ رسید ن۶ رسید

من که بدین[ن۱] گفته دریافتم | گرم روی کردم و بشتافتم
لرزه کنان بر[ن۲] شدم از جای خویش | من ز پس و حاجبِ امید پیش
یافتم آراسته نطعِ حضور | بوسه زدم ذیلِ کرم را ز دور
دید چو دستورِ عنایت مرا | خواند بصد گونه رعایت مرا
در تتقِ معرفتم بار داد | بی ادبی را ادبِ کار داد
گفت بآن سان که دلم زنده گشت | سینهٔ تاریک فروزنده گشت
کای مگسِ گلخن ازین جیفه چند | مرغِ فلک شو که برآئی بلند
هر چه نه سجده هدف ست آن بدوز | هر چه نه قبله صنم ست آن بسوز
پای دل از راهِ صناعت بر[ن۳] آر | دست به تحریمهٔ طاعت برآر
گردنِ شیطان بقفا پست کن | هر دو جهان را به پسِ دست کن
دور ز زهدی که بیازی بود | شو به نمازی[ن۴] که نیازی[ن۵] بود
گم مشو از حضرت و جان را ببین | دل بحضور آر و خدا را ببین
بو که دلت بشنود از گوشِ حال | از درِ یزدانِ تعالیٰ تعال
خیز که امشب نه شبِ خفتن ست | بلکه شبِ[ن۶] قصهٔ دل گفتن ست
چون که عنایت بمن این نکته گفت | نفس بدم خاست نه خوابی که خفت
داعیهٔ[ن۷] صدق در آمد بمن | رخت برون برد گرانی ز تن

---

ن۱ ابریں ن۲ درشدم ن۳ بدار ن۴ نیازی ن۵ نمازی ن۶ شبی ن۷ دایهٔ

ورقدرے خا...ت زغفلت ملال | تکیه زدم بر کرم ذوالجلال

ظلمت از انجا که زتابم فگند | بار دگر دیده بخوابم فگند

رائض توفیق در افشرد پاے | مقرعه زد که بجستم زجاے

دیده برانداخت نقاب دو چشم | غسل صفا کردم از آب دو چشم

آب زدم بر رخ صافی[1] صفات | دست بشستم ز همه کائنات

گشتم از اندیشهٔ عالم بری | روے نهادم به نیایش گری

غلغل تکبیر بر آمد ز کام | پشت قوی شد برکوع و قیام[2]

سر که بسجده ز زمیں تاج یافت | در دل شب پایهٔ معراج یافت

روے تعبّد بزمیں داشتم | فرق تهجّد بهمه[3] افراشتم

قامت من کو بفلک سر فراخت | در ملکوتم[4] علم صدق ساخت

نور حضورم که بدل خانه کرد | جاں بسرش رقص چو پروانه کرد

زاں همه نورے که شب افروز بود | زاول شب تا سحرم روز بود

مقتدی من دو ملک[5] ور بُدے | بنده کریم الطرفین از دو سوے

زحمت وسواس در اندیشه سست | خلعت اخلاص براندام[6] چست

فاتحهٔ حمد ز عقد زباں | عقده کشاے گره عقل و جاں

گوش پُر از گفت خداے جلیل | نے بمیاں واسطهٔ جبرئیل

---

(۱) صونی (۲) سلام (۳) همه (۴) ملک (۵) فلک (۶) دراندام

دعوتِ من کردہ بدستِ نیاز | هفت درِ گنبدِ گردندہ باز
رفته زتن زحمتِ جانم برون | برده دل از هر دو جهانم بیرون
تن که نماندش اثرِ زندگی | زندہ باقی شده زان بندگی
نیم شبان زان عملِ بی ریا | خاص شدم در حرمِ کبریا
یافتم اما نه بمقدارِ خویش | نعمتی از هرچه توان گفت بیش
چشمِ یقین سرمهٔ جاوید یافت | نقدِ عمل سکهٔ امید یافت
ریختم این نقدِ فلک را بجیب | بانگِ تقبلتُ برآمد زغیب
جان و دلم کاخترِ میمون شدند | شمعِ سراپردهٔ گردون شدند
کرد زسر زندہ بدان هر دو تاب | مشعلهٔ مردهٔ خویش آفتاب
پرتوِ خسرو بهوا شد زپست | صبح بدر و نیره برآورد دست

خلوتِ دوم در صفتِ صبا و صباح و روائحِ ریاحین و ریاح و بیانِ حالِ سماعی که رحمت را از آسمان با و میخوانند و ملائک لبیک زنان فرود می آیند و رحمت می افشانند

مرغِ سحر گفت چو تسبیحِ پاک | بانگِ مؤذن بفلک شد زخاک

ن۱ خانه   ن۲ بیران

خلوتیِ شرق برآمد ز در — برکتف افگندہ مصلاے نور

صبح کہ شد نور بصدقش گوا — زد قدمِ صدق بروے ہوا

جنبشِ پاکاں سوے محراب گشت — چشمِ سگاں پردہ کشِ خواب گشت

شب پرہ از گنبدِ فیروزہ گوں — رفت بہ فروالۂ گنبد دروں

بوم کہ در رفت چو دزداں بباغ — دردِ سرِ خویش شد از کوبِ زاغ

مرغِ سحر خیز لوا برکشید — زمزمۂ تر بہوا برکشید

باد کہ بر لالہ و گل پا نہاد — رقص کناں روے بصحرا نہاد

تازہ شد از ابرِ بہاری چمن — خندہ زد از بادِ ریاحیں سمن

ابر کہ از بادِ وزاں شد ستوہ — بست سراپردہ بہ اوتادِ کوہ

سرخیِ مشرق ز افق رو نمود — ہمچو مے سرخ ز جامِ کبود

شاہدِ صبح از رخِ لعل و سپید — داد حریفانِ طرب را نوید

کرد سخن رو بہ پشم زناں — گشت رواں جامِ صبوحی خوراں

نادرہ صبحی کہ ہمہ ماہ و سال — شد ز دمش فرخ و فرخندہ فال

من بچنیں صبحِ مبارک نفس — ہم نفسِ قدسیاں پیش و پس

ہمچو خروسانِ سحر صبح خیز — نعرۂ تکبیر برآوردہ تیز

---

ن[۱] زپرواز بہ ن[۲] بفیروزہ ۵۳ فروالہ وہ مکان کہ جس میں کھڑکیاں اور دروازے اور جالی ہوا کے لیے زیادہ ہوں ۱۲ ن[۳] بلبل ازاں قصد ن[۴] بلبل نوخیز ن[۵] باد ن[۶] زندہ شد از بوی ن[۷] رواں ن[۸] رواں ن[۹] بدار پیش و پس

پر زدہ مرغانِ فلک[ن۱] سوے من — پرِّ ملک رستہ ز بازوے من
بال بہ پرواز بیاراستم — سوی نوآئیں چمنے خاستم
طائرِ اقبال بہمراہیم — بختِ ہمایوں بہوا خواہیم
نعرہ زناں دولتِ فرخ لقا — متّعک اللہ بطول البقا
بادِ صبا مشک فشاں از برم[ن۲] — ابرِ ہوا سایہ فگن بر سرم
قمری و دُرّاج بدستاں شدہ — بوے گلم رہبرِ بستاں شدہ
چوں گزر افتاد دراں گلشنم — گشت[ن۳] از و چشمۂ جاں روشنم
داد نسیمِ گل و نسریں بباغ — لذتِ روحانیم اندر دماغ
کردم از آرائشِ آں بوستاں — جلوۂ طاؤس بہندوستاں
زیں چمنِ[ن۴] تازہ چو خوّرم[ن۵] بہشت — خاک ز سنبل[ن۶] شدہ عنبر سرشت
خندۂ گلہاے چمن رو بروے — نغمۂ مرغانِ ہوا سو بسوے
جان کہ ازاں نغمہ سر انداختہ — خرقۂ دیرینہ در انداختہ
فاختہ شیخانہ دم از حق زدہ — گردِ گریباں زہِ ازرق زدہ
زاغ کہ با کبک نمودہ خرام — خندہ فرد خوردہ شگوفہ بکام
بند کُشادِ گل و غنچہ نسیم — ہمچو دلِ مدخل و دستِ کریم
آب ز مہتاب زمیں گرد تر — چشمہ ز خورشید جوانمرد تر

---

ن۱ چمن　ن۲ در برم　ن۳ شد گزر　ن۴ چمنے تازہ　ن۵ تازہ زخورم　ن۶ چو سنبل شدہ

قطرۂ نم برتنِ تر چناں | کآبلہ بر عارض سیمیں تناں
عاشقِ گل غنچۂ پوشیدہ حال | پردہ درش گشتہ نسیمِ شمال
لالہ کہ شد یاد دہن بوسِ او | دیدۂ نرگس شدہ جاسوسِ او
رفتہ از یں روضہ بفردوس بوے | غالیہ نوزدہ حوراں بموے
من بچنیں گلشنِ مینو نشاں | دامنِ اندیشہ بہر سو کشاں
بر سرِ ہر سبزہ کہ پا میزدم | از دلِ شوریدہ نوا میزدم
ہر گلِ نو رستہ کہ بر داشتم | از مژہ در خونِ جگر داشتم
ہر قدحِ لالہ کہ کردم بدست | جوشِ شرابِ دگرم کرد مست
در تہِ ہر شاخ کہ جستم پناہ | ہیزمِ افروختہ کردم ز آہ
ہر خلۂ خار کہ خوردم بگشت | صد خلۂ نجر بجانم گذشت
ہر سمنے کش نظر انداختم | ناوکِ غم را سپرے ساختم
سینہ گرفتار ہوائے ز شوق | جاں بتمنائے سماعے ز ذوق
کامد ازاں گونہ کہ رفتم ز ہوش | از طرفے نالۂ دردے بگوش
طرفہ سرودے کہ بجاں در گرفت | آتشم از دل بزباں بر گرفت
بس کہ ازاں زمزمہ گشتم خراب | چرخ زناں گشتم ازاں سو شتاب

---

(۱) خنجر (۲) نازک (۳) اُمید (۴) مردہ کہ (۵) پاے زدم (۶) نواے زدم (۷) ہیزی (۸) خلد (۹) بتماشاے (۱۰) شوق (۱۱) سرودے (۱۲) درگرفت (۱۳) کردم

رفتم و دیدم[۱] که همه اندوه بود — بر دلِ تنگش غمِ چون کوه بود

سوخته‌[۲] واری از مژه خون میفگند — دردِ دلِ خویش برون میفگند

گفتمش ای نالهٔ تو جان گداز[۳] — چیست که می نالی ازین گونه باز[۴]

گفت زکارے که بمقدار نیست — هیچو منے را حدِ این کار نیست

کار که چندین سرِ مردانِ پاک — در سرِ آن[۵] کار فرو شد بخاک

آدمیِ عاجز و بارے چنین — در سرِ خالی[۶] سر و کارے چنین

تا چه بود این تنِ ناقص وجود — کار دو گستاخ[۷] بدین در سجود

صدمهٔ هیبت چو برون اوفتد — چرخِ نگون خیمه نگون اوفتد

پیش چنین صدمهٔ عالم رُبائے — شوخیِ مردم که نهد پیش پائے

مرد شناسد[۸] که تواند ستاد — پشّهٔ رقّاص بطوفانِ باد

من که شنیدم سخنِ آشنا — ذرّهٔ سرگشته شدم در هوا

حالِ من از حالتِ من[۹] درگذشت — آب ز چشمم آمد و از سر گذشت

او نفسے[۱۰] رفت و ز سر تازه کرد — داغِ من از نغمهٔ تر تازه کرد

پرده[۱۱] از عالمِ دل باز شد — دولتِ دوشم ز سر آغاز شد

هرچه ز تسبیح نهانم گشاد — زان شغبِ عشق همانم گشاد

آنکه شبش مایهٔ معراج بود — روز شکیبش همه تاراج بود

---

ن۱ دیدم که گه ن۲ سوخته رو ن۳ گزار ن۴ زار ن۵ آن ن۶ خاکی ن۷ کار درد استاخ ن۸ شناسم
ن۹ حالت او ن۱۰ او نفس رفته ن۱۱ پرده ام

عاشقِ دیوانه بصحرا[ن۱] افتاد | خورد یکے جرعه و از پا فتاد
ره زدنِ مطربش آواره[ن۲] کرد | زخمهٔ[ن۳] او پردهٔ جاں پاره[ن۴] کرد
مستیش از مطرب و نے از کسے | مطرب او مست تر از وے بسے
نالهٔ عشاق بجاں کرده کار | عافیت از سینه بروں برده بار
شحنهٔ شوق آمده مهمانِ من[ن۵] | دامنِ خود بسته بداماں[ن۶] من
کرده دل از شربتِ معنی سخن | کوزه تهی گشته ز دردِ کهن
طبع بسیلابِ عدم داده رخت | عشق بگنجینه قدم کرده سخت
جاں شده عاصی ز تنِ ناسپاس | بیخبر از کارِ گرانِ حواس
گریه[ن۷] بصحراے نیاز آمده | قطره چو صوفی به نماز آمده
پاک شده نامهٔ طولانیم | روح شده جسمِ هیولانیم
جوششِ دو همدرد بیک جا شده | موجِ دو خونابه بدریا شده
او غمِ خود گفته و من سوزِ خویش | دیده نمک ریخته بر هر دو ریش
آرزوے هر دو بیک کام بود | چاشنیِ هر دو زیک[ن۸] جام بود
ماتمِ ما دیده گلِ خنده ناک | جامهٔ خود کرده بصد جاے چاک
چوں دلِ ما لاله[ن۹] افروخته | شد کفِ خونی ز میاں سوخته
گشت تهی دیدهٔ نرگس ز خواب | بلکه فرود آمدش[ن۱۰] از دیده آب

---

ن۱ به وادی  ن۲ آواز کرد  ن۳ نغمهٔ او  ن۴ بازکرد  ن۵ مهمان دل  ن۶ بداماں دل  ن۷ گرچه بصحرا
ن۸ بیک  ن۹ لاله برافروخته  ن۱۰ زرد آمده

غنچه ز دلبستگیِ پنهانِ خویش | کرده فرو سر بگریبانِ خویش

بید که آگاه شد از دردِ ما | لرزه فتادش ز دمِ سردِ ما

یافت چو مارا بهلاک اندرون | سبزه بغلطید بخاک اندرون

مرغ که آه از دلِ غمکش زده | در جگرِ سرخِ گل آتش زده

بلبلِ نالنده ز غم دیده تر | سینه ز آواز خراشیده تر

کبک و کبوتر بنفیر آمده | زاغ و زغن در بم و زیر آمده

ز آه دلِ من همه مرغانِ باغ | سوخته پروانه صفت چون چراغ[۱]

بود[۲] نوا زنده نوا ساز درد | تا شدم از عقلِ سراسیمه فرد

رفت ز تن هم دل و هم دم برون | بیخودیم برد ز عالم برون

چون بفنا نیست شدم در وجود | هستی بی نیست جمالم نمود

یافتم آن لحظه بحال اندرون | آنچه نگنجد بخیال اندرون

طرفه مئے بود که ساقی سپرد | کم ز فنا برد و بباقی سپرد

بسکه نگنجید در آب و گلم | آنچه نمودند بچشمِ[۳] دلم

گفتم اگر من بزبان آورم | این سخنِ دل که کند باورم

بانگ بر آمد ز دلِ دردناک | کاے شده بازیچه طفلانِ[۴] خاک

---

۱. برچراغ　۲. بوم　۳. به وادی دلم　۴. طفلان بخاک

به که ازیں شعله نخندی چو برق — تا نخوری تیغ سیاست بفرق

ورنه تواں بست گره[۱] بر نفس — محرم خسرو دل خواجه است و بس

## خلوت سوم در گرفتن احرام بحریم حرمت کعبهٔ احترام و تعظیم عظمت سدهٔ عظیم شیخ شیوخ الاسلام و ذکر خوابے کہ آں بیدار دل جاوداں دید و ایں خفته را ازاں خواب بیداری بخشید که در خواب نتواں دید

من که شنیدم ز دل ایں داستاں — راست شدم بر قدم راستاں

گرم بروں جستم ازیں روضه گاه — نے خبرم از سر و نے از کلاه

پای نهادم بره آشفته وار — کوه غمم بر دل و من بیقرار

بے[۲،۳] غم هستی که به پستی[۴] کشد — شربت شوقے که بمستی[۵] کشد

رو بسوے خواجه و دل سوے دوست — هر دو یگانه شده در مغز و پوست

بسکه رهم بود بدآں[۶] رهنماے — دیده حسد برد بر اقبال[۷] پاے

---

ن۱ گره در ن۲ که غم ن۳ نے غم ن۴ پستی کند ن۵ بستی کند ن۶ براں ن۷ باقبال پاسے

برکفِ پا بوسه همی زد زمین — رشک همی کرد سپهرِ برین

گردِ رهِ[1] من که صبا تحفه برد — کحل تبرک بکواکب سپرد

دیدهٔ ادریس ز فردوسِ پاک — خضروشی دید بصحرای[2] خاک

ره چو قدم گاهِ خضر سبزتر — بادِ روان بخشِ مسیحا اثر

سبزه به تسبیح زبان کرده باز — گوشِ نهانم بنهان کرده باز

خارِ قدم دوز به پیراهنم — سوزنِ عیسیٰ شده در دامنم

من شده چون رشتهٔ مریم بتاب — کرده گذر زاں سرِ سوزن[3] بتاب

هر طرف از سایهٔ من تا بدور — دیو گریزنده چو سایه ز نور

روح ز مستی[4] به رکوع و سجود — وجدِ مصور شده نقشِ وجود

زین نمط آلودهٔ شوق[5] و نیاز — در نظرِ خواجه رسیدم فراز

کالبدِ سوخته بر جان رسید — مرده بسر چشمهٔ حیوان رسید

کارشناس از نظرِ دوربین — شد ز دلِ تیرهٔ من نوربین

دید ز رمزم را بسته کوره در — علتِ بیمار بقاروره در

گفت ز سیمای تو شد روشنم — کت نفسی میرسد از گلشنم

سکهٔ خاموشی تو در دهن[6] — میکند از عالمِ دیگر سخن

دولت ازاں خواب که مارا نمود — دولتت اینک بمدارا نمود

---

۱۔ گرد رهم را ۲۔ به خضرای ۳۔ از سرِ سوزن ۴۔ چو مستی ۵۔ آلوده بشوق و نیاز ۶۔ سخن

تا بہ نمی ترنکنی[ن۱] پای خویش — پیشتر کرو کہ چہ دریاست پیش
خواجہ کہ این واقعہ بر من کشاد — فکر مرا پردہ ز روزن[ن۲] کشاد
بوسہ زدم از سر جرأت بخاک — ق — گفتمش ای قدوۂ مردان پاک
خواب تو دانم کہ نباشد خیال — حال برون دہ کہ در آیم بحال
ذرہ کہ زان صبح صفا[ن۳] جست تاب — خندہ کشاد از لب آن آفتاب
پردہ برانداخت ز راز نہفت — وانچہ نہان داشت دران پردہ گفت
کای شدہ از دولت ما بہرہ مند — گشتہ سرت زین در دولت بلند
بینش ما از نظر بی ریا — کردہ مس قلب ترا کیمیا
چون تو نمودی خط خود را رقم — ما رقم خویش بخوانیم ہم
نیم شبی کاختر پرنور ما — کرد طلوع از دل معمور ما
کلبۂ گل رفعت درگاہ داشت — سکۂ دل نقش مع اللہ داشت
جان بہمین[ن۴] مرتبہ پیوستہ بود — کز خودی خویش برون جستہ بود
آن نہ شبی بود تظلم نماے — بل شب[ن۵] معراج رسول خدائے
نور ہمی ریخت زمان تا زمان — نجم بہ نجم از تتق آسمان
از شرفت[ن۶] و عزت بارے چنین — کافسر ما داشت نثاری چنین
دیدم از ان پس کہ نمودند باز — پہلوی خویشت بہ بساط نیاز

---

ن۲ زر روشن ن۳ مہر صفا ن۴ جان بہ ہمین مرتبہ ن۵ یک شب ن۶ در شرف

من شده از نورِ مقدس بتاب — مقتبس از من تو چو مه آفتاب

گرچه نه این پایه بمقدارِ تست — لیک از آینده[ن۱] نمودارِ تست

کاتشِ این مشعلهٔ تابدار — برتو شعاع افگند انجامِ کار

می نگرم زاں اثرِ دلفروز — در شبِ تاریکِ تو آغازِ[ن۲] روز

مطلعِ این صبح که درخنده باد — پرتو و بر روزِ تو فرخنده باد

من که بدیں مژده قوی دل شدم — پیشتر از خویش بمنزل شدم

منزلِ اول خبرم شد ز راه — رخت رها کردم بر جایگاه

غارتِ دزدان ست بره بیشمار — زنده بمقصد بردم کردگار

لیک چو شد بدرقه کارِ[ن۳] من — پیرِ من و قافله سالارِ من

گرچه بود رہزنِ کالا بسے — در پیِ این خواجه چه باک از کسے

قیمتیِ من که مبادش کساد — بخششِ آں منعمِ بخشنده باد

او ندہد بہرۂ خواهش بجیب — تا نرسد اذنِ خدایش ز غیب

وانچه بدستوریِ رحماں دهند — کے ز پیِ غارتِ شیطاں دهند

یارب اگر حفظِ تو نبود براه — مایهٔ درویش که دارد نگاه

خسرو ازاں بهره که دارد[ن۴] ز پیر[ن۵] — مهرِ نگهبانیِ خود برمگیر

---

ن۱ آئینه — ن۲ زآغاز — ن۳ یارِ من — ن۴ داری — ن۵ زتیر

مقالهٔ اول در علو درجهٔ آدمیت و سمو درجات آدمیت و حدت

نظر مدققان و حذاقت بصر محققان و پایهٔ همت را بلندی دادن

که چون فرو نگری همه عالم هیچ نماید بلکه هیچ هم ننماید و

دیدهٔ تنگ عرصه را چنان فراخ کشادن که جز بزرگی

خدای تعالیٰ هر چه پیش چشم آید همه نقش چشم نماید

ای ز ازل گوهر پاک آمده — گوهر تو زیور خاک آمده

چنبر نه چرخ بسی بیخت خاک — تا تو برون آمدی ای دُر پاک

آن خلفی تو که زر و ز نخست — گون بهمانی شش روز تست

خود ز پدر گرچه کنون آمدی — با پدر از حجله برون آمدی

دفتر معنی تو ز بر خوانده — تختهٔ اسما ز پدر خوانده

عرصهٔ عالم بمساحت تراست — دولت آدم بخلافت تراست

---

۱ آں خلف ۲ بر زدن از ۳ از حجله ۴ معنی نه زبر ۵ معنی بزیر ۶ جاه[illegible]

نعل دگر گوں زده اسپ[1] بطعن — بر رخ ابلیس شده داغ لعن

چرخ و زمیں امر قضایت نبشت — لوح و قلم سر بدایت نبشت

حبل ورید تو فلک زده[2] بلند — در شرف کنگر الله کمند[3]

نور تو هنگامهٔ انجم شکست — دست تو تسبیح ملائک گسست

جان جهان همه عالم توئی — وانچه[4] نگنجد بجهان هم توئی

هفت درا از گوهر تیغ تو زنگ — نه کمر از دور میان تو تنگ

تو شهی اقلیم تو هر دو سرای — تو ملکی تخت تو شد چارپای

گنج خدا را تو کلید آمدی — نز پی بازیچه پدید آمدی

چرخ که از گوهر احسانت ساخت — آینهٔ صورت رحمانت ساخت

آینه زنگی نه که داری بجنگ — آه و هزار آه که دادی[5] بزنگ

سرہ[6] این سکه سیمای تست — ساختهٔ مهر نبوت درست

در تو همان آب و گلی در سرشت — پخته شو از مایهٔ گلخن چو خشت

خشت تو آنگه[7] ته و بالا خوراست[8] — بر سر محراب وته منبر است

آنچه که در پیشه نازل[9] برند — بر هم ازاں[10] گو نه بمنزل برند

موش که غربیل کند خاک[11] را — پاک نه بیزد عمل پاک[12] را

---

[1] نعل کو اگر لوٹیں تو دمن ہوگا اور رخ کے اولٹنے سے خر کیونکہ گھوڑے کی لات سے رخ ابلیس داغدار ہوگیا تو نتیجہ خیر ہوا ۱۲

[2] سپہر بلند [3] الله فگند [4] ن وادی جاں همه [4] وانکه نگنجد [5] داری بزنگ

[6] سکه سیماے [7] توانیکه [8] خراست [9] نازل [10] ازاں آنکه [11] خاندرا [12] واندرا

آنکه بملکِ ملکی قابل ست | کرگسِ جیفه شود باطل ست
مشربهٔ نوشش کز آشامِ او[1] | پرِ ملک روید از اندامِ تو
هر بته جو که برآئی بماه | کس نخورد شربتِ باران ز چاه
بس که مه نورهٔ بالا گزید | اول ذوالنون شد و پس بایزید
هیچکسی ره سوی بالا نیافت | تا قدم از همتِ والا نیافت
برتر روی یکقدم از جای خویش | تا ننهی بر دو جہاں[2] پای خویش
دیدهٔ اندیشه فلک بیز دار | رخنه بیں[3] پیکِ نظر تیز دار[4]
چشم چو بر چشمهٔ سوزن بری | هر چه بداں[5] سوست همه بنگری
سهل بود تا چه نماید بما | دیدهٔ بادامِ[6] صنوبر نما
از نظرِ دل بجہاں کن نظر | زانکه غلط کار بود چشمِ سر
دور ز چشمی که ز نزدیک در | مور ملخ دید و ملخ دید مور
بینشِ عکس ست که بینی در آں[7] | کشتی بر جا و کناره دواں
چوں نظرِ راست دگرگوں بود | آنکه همه کژ نگرد[8] چوں بود
دیدهٔ کژ را ز مژه دام کن | دیده ز صاحب نظراں وام کن
آنکه به بینش نظرش[9] روشن ست | خانه به چشمش ده اگر دشمن ست

---

ن۱ تو ن۲ برسرِ خود ن۳ بیں ن۴ نیک نظر ن۵ تنگ نظر ن۶ هرچه ازاں ن۷ هرچه براں

ن دیده بادام ن۱ رداں ن۱ کژنگری ن۱۲ به نظر روشن

گل نبود گرچه که زیبا بچشم | باک نباشد گل بینا بچشم

از نظر بی نظراں دور باش | زانکه سہا نیست چو مہ نور پاش

کور که او رہبر کوراں شود | صف زده در چاه چو موراں شود

ہست زیک سکه چو بینی بہوش | کوتہی[۵۲] چشم و درازی گوش

نیست مگس را چو نگاہی[۱] بلند | فرق نجاست نشناسد ز قند

تشنگی آب رو و ز آب جوی | تشنگی چشم برد آب روی

ای دل تو تنگ تر از چشم مور | حرص در و گشته چو دریای شور

بہر جوے تا کیست این کارگاه[۲] | عذر ربا خواری کمتر[۳] نخواه

قطرهٔ آبے که تن مردم ست | در دل آن قطره جہانے گم ست

قطره که صاف ست ز لال اندر و | چرخ نگنجد بخیال اندر و

چوں که تو در قطرهٔ آبے گمی | نیست ترا قطرهٔ از مردمی

پری دل سوی بلندی کشد | پستی ہمت بنژندی کشد

آب که میلش ہمه در پستی ست | در[۴] پی پیش لاف زبردستی ست

موج زند بحر که تا لب بود | کوزه بریزد چو لبالب بود

چند چو طاوس بپر آراستن | وز جل زربفت خر آراستن

---

۵۲ بروے فن قیافہ چھوٹی آنکھیں شرارت کی اور لمبے کان حمق کی دلیل ہیں ۱۲

۱ نہیت ۲ کاه کاه ۳ کمتر بخواه ۴ از پیش

کرده لباس تنگ تر پدید — قطرهٔ آبی که بخواهد چکید

شانه ز بهر دل شکر لبان — جعد تو لیسیده بچندین زبان

گوشهٔ داماں چو روزن شود — موی برا ندام چو سوزن شود

کار نه پوشیدن حال خودست — پوشش بیگانه جمال خودست

آنکه دلش راست ز همت لباس — حله دهد گرچه بپوشد پلاس

بحر که دُر داد گهر جوشش او — جامهٔ غوکیست زبر پوشش او

سفله که زیور همه بر خویش بست — شد سرش از سرزنش خلق پست

گرچه بساط از خز و اطلس بود — نیز لگد خوارهٔ هر خس بود

پیله که از برگ گیا کرد نوش — برهنه بینی خود و آفاق پوش

نیست مگس را چو ز همت سخن — باد حریر ست برهنه بدن

آنکه بکاوش کنی از وی خوری — تا نمردکی برنگی از وی بری

زاغ که خرطعمه ز ریشش دهد — وعده بمهمانی پیشش دهد

چون شتر سوخته نالان بود — پرسش گرمش ز شغالان بود

قدر فرومایه نباشد عیان — سکه ندارد درم ماهیان

پست نگردد به تمنا بلند — گرچه بانگشت کند پا بلند

گوهر مردم ز پی سروریست — مهرهٔ خر ساختنش از خریست

---

۱ نخواهد ۲ تو سوزن ۳ که پوشد ۴ داد است ۵ کس ۶ خودش ۷ زتن ۸ بخارش ۹ شغالان ۱۰ گرد

چرخ ترا بهره ز شرف ساخته — تو تنِ خود دیگِ علف ساخته

تیر که ترک از پیِ آماج ساخت — مطبخیش چوبِ تماج ساخت

جامه که گازر بهزار آب شست — مشعله دارش ز پیِ مشعله جست

پنبه که شد پوششِ تن از فراغ — چند فتیله کنیش در چراغ

آدمی ست از پیِ کاری بزرگ — گر نکند این ست حماری بزرگ

قاعدهٔ کار چو نازک بود — دست کسی راست که چابک بود

پنجهٔ رگ زن چو بلرزد ز نیش — جاں برد از غمزهٔ خونریزِ خویش

پای رسن باز چو لرزد براه — کی برسن بر رود از روی چاه

همت اگر وهم ترا بشکند — این همه دشوارِ تو آسان کند

آنکه نهد پای کرامت بر آب — کشتیِ همت بودش در نقاب

وان دگرانی که ببالا پرند — هم ز پرِ همتِ والا پرند

مرد نه محتاجِ بیاری رس ست — همتِ او تکیهٔ پشتش بس ست

تکیه چه آری بعصای کسی — زنده نشد کس ببقای کسی

شمع بشب گریه کنان می‌زید — زانکه بجانِ دگران می‌زید

وان بود بر سرِ دولت بپای — زانکه شد از معنیِ خود رهنمای

هست الف ابله با لا دراز — زانکه کند از دگران پا دراز

---

۱ دیگ ۲ گر نکند ۳ جای ۴ تاب ۵ که ۶ تیغ ۷ تیغ ز راه ۸ بر رود ۹ کمان ۱۰ کسان ۱۱ داور

چند ز بالِ پدر و جد پری[۱] | باد بود هر چه نه از خود پری[۲]

وانکه[۳] ز بادی بپریدن فتاد | سهل بود تا چه پرد[۴] خس بباد[۵]

وانکه[۶] چو طفلان همه در خاک زیست | همتِ مردان[۷] چه شناسد که چیست

قالبِ مردم که جهان گفته اند | عرصهٔ دل دار دو ازان گفته اند

ورنه چه یارا قدری خاک را | کوته دامن کشد افلاک را

در سرت از چرخ چه گنجد بگوی | کیلِ نگون[۸] ارچه بسنجد بگوی

سهل بود با خمِ چه آرد برون | مایهٔ دریا بشعاری نگون[۹]

لیک دلی کو در[۱۰] همت گشاد | خرمنِ عالم ز جوی کم نهاد

چیست[۱۱] جهان در دلِ والا درون | دانهٔ خشخاش بدریا درون

دل که بآئین[۱۲،۱۳] پر نشو و اوج گیر | گر نپرد تو بپرانش به تیر[۱۴]

دل چه پرد تا ز فلک نگذرد | جوجه[۱۵] که در بیضه بود چون پرد

سایهٔ دل باید ازان سان فراخ | کز تهِ آن گم شود این کهنه کاخ

آدمی آنجا نرسد از زمین | تا نه[۱۶] دمد زو پرِ روح الامین

این پر و بالات[۱۷] نروید ز گل | تا نبود دانهٔ همت بدل

تا نه دمد[۱۸] پر نتوانی[۱۹] پرید | ورچه پری زان نتوانی رسید

---

ن۱ زباد ن۲ بری ن۳ آنکه ن۴ تا چه برد ن۵ زباد ن۶ آنکه چو ن۷ همت مردم ن۸ لیک ن۹ درون
ن۱۰ چون ن۱۱ هست ن۱۲ بدین ن۱۳ برین ن۱۴ زتیر ن۱۵ جوزه ن۱۶ تا نه دهد زود دانه همت برین.
ن۱۷ پر الات ن۱۸ تا نه نهد ن۱۹ پر توی نتوان چرید

تیر کہ شد[۱] عاریتش یار پر | نیم پرش نیز ز با چار پر
پر زدن آں بہ سمائی بود | پر زدن مرغ ہوائی بود
دود کہ تشنہ است[۲] بچرخ کبود | سر بہ نم ابر نیارد فرود
دل کہ ز پستی سوے بالا شتافت | ہر چہ فرود دید ہمہ ہیچ یافت
چوں ز بلندی نگری[۳] سوے پست | خرد نماید بہ نظر ہر چہ ہست
ہر کہ دو سہ نیزہ بر آید بلند | اسپ نماید بہ تہش گوسپند
در قدری برتر ازاں یافت[۴] زور | پیل شود در نظر او چو مور
مرتبہ چوں برتر ازاں گشت نیز | زیر نظر ہیچ شود جملہ چیز
نسبت ازاں[۵] جاست کہ دید از ضمیر | آنچہ بلند ست بہا نزد حقیر
در نظرے کش بحد ارہ بود | ہیچ بود ہر چہ سوے[۶] اللہ بود

## حکایت موسیٰ علیہ السلام کہ ہای ہمت او نخواست کہ جز بہای ہویت او چشم و چار کند

گفت بزرگی بکلیم خدا | ق | کای بہ بزرگی ہمہ را رہ نمای
بس[۷] نہ کہ کوش سخن آنجا زدی | غلغل رویت بچہ یارا زدی

---

[۱] تیر کے پر عاریت ہوتے ہیں اسلئے باوجود چار پروں کے اُسکا اُڑان آدھا بھی نہیں ہوتا ۱۲
[۲] بحر [۳] بہ نے [۴] نگردد [۵] ساخت [۶] ازینجاست [۷] جز اللہ [۸] بس کہ تو
[۹] کیا یہ کافی نہیں کہ جناب باری میں زبانی باتیں کیں دیدار کی تمنا کس برتے پر ۱۲

این چه طلب بود[ن۱] درین کارگاه — وین چه ادب بود دران بارگاه

داد جوابش که چو کردم براز — ق — دیدهٔ بینش به همه خلق باز

چون نظر همتم از اوج بود — هستی عالم همه هیچم نمود

ذره آن دیده[ن۲] که پستی نداشت — هیچ رقم صورت هستی نداشت

گفت دل از همت[ن۳] عالی گرای — نیست ز هستی اثری[ن۴] هیچ جای

بر دو چو فکرت بجنداهم کشان — یافتم از هستی مطلق نشان

خواستم از نیست کناره کنم — هستی بی نیست نظاره کنم

حیرتم از خویش چو برتر کشید — تا در جایت طلبم بر[ن۶] کشید

همت گستاخ ز بر بوی گشت — هر سر مویم ارنی گوی گشت

غیرت از انجا که کمین کرده بود — در ادبم دست در آورده[ن۷] بود

تا بچنان[ن۸] پایه بپا ایستم — کرد بیک لطمهٔ لن[ن۹] نیستم

آن ادبم گرچه به پستی فکند — بود هنوزم سر همت[ن۱۰] بلند

در دل مرد آنچه[ن۱۱] که غیر خداست — گر نبود نیست بهمت گداست

آنکه بهمت ز بر عالم ست — در نظر او همه عالم کم ست

همت خسرو چه[ن۱۲] بود زین نفس — کز همه عالم کم ازو نیست کس

---

ن۱ دران  ن۲ آن دید  ن۳ بینش  ن۴ نظرے

ن۶ درکشید  ن۷ برآورده  ن۸ چنان  ن۹ هستی  ن۱۰ من  ن۱۱ آنچه  ن۱۲ چه بود

مقالۂ دویم در استظلال از مظلۂ علم کہ مربوط است بحبل اللّٰہ المتین و استبعاد از مزلّۂ جہل کہ منوّط است فی ضلال مبین و افاضت علما را ست کار کہ از انبیا بنی اسرائیل نموّ اند و ریاضت حرونان کمثل الحمار مشابہت نعل و از گونہ اندو فرق کردن عمامہ داران زیر کلاہ کہ برای بطانۂ منعم کلاہ انداز ندو پردہ داران زیر جبّہ کہ دستار نعمان را پایتابہ[1] ظالم سازند

اے زخر دخیمہ فزاتر زدہ — مُہر جہالت[2] بدہاں بر زدہ
فارغ ازاں فن کہ رہ مردم ست — گم شدہ در بادیہ کاں گم ست
از مدد علم فراغیت نہ — در شب تاریک چراغیت نہ
راہ پر از چاہ و تو زاں بے خبر — تا[3] چہ دوو مور بغربال[4] در
آنکہ چراغیش نباشد براہ — در شب تاریک در افتد بچاہ
چوں نبود مرد بدانش عزیز — گاو بود خر مگس گاو نیز

(۱) پاتابہ (۲) جہالت (۳) تا چہ زود (۴) بغربیل

سنگ خورد جاہل آلودہ سر ۔۔۔ کو عقل سنگ نداند[۱] ز زر[۲]

آنکہ بزندانِ جہالت گم ست ۔۔۔ ہست گدا گرچہ زرش صد خم ست

مرد کہ از علم توانگر بود ۔۔۔ کے نظرش بر زر[۳] و گوہر بود

علم و درم ہر دو نہ بہر کسے ست ۔۔۔ از ہمداں راہ بدمعاں[۴] بسے ست

آنکہ بما بہرۂ روزی سپرد ۔۔۔ دانشِ دانندہ ز روزی شمرد

خاتمِ انگشتِ کہینیش بس ۔۔۔ آنکہ بزرگ ست بہینیش بس

عالم اگر چاشت ندارد و شام ۔۔۔ ق ۔۔۔ جاہل اگر خسرو و بر روم ست و شام

گر نہ بانصاف شوی پردہ دوز ۔۔۔ حیف بود در حقِ جاہل ہنوز

پس چو چنیں ست ز ارباب ہوش ۔۔۔ عیب بود بر زرِ جاہل خروش

گرچہ کشد گاوِ جوالِ گہر ۔۔۔ بار زیادت شودش[۵] بے ہنر

گاوِ فلک گوہر پروینش بار ۔۔۔ چوں[۵] خرکِ زہرہ[۶] بود زیر زار[۷]

اے مُنصر از جہل چو در مصر خر ۔۔۔ اہل دگر باشد و اہلی دگر

شملہ[۱۰] چو گازر کدۂ آب گیر ۔۔۔ سینہ تہی چوں سرِ[۸] ناحفص پیر

---

ن۱ ندارد ن۲ بجز ن۳ بر گہر و زر بود ن۴ بدمثال ن۵ بود وش

۵ خرک جس کو اُردو میں گھڑج کہتے ہیں وہ لکڑی جسپر تمام تاروں کا زور رہتا ہے زیر بم نظر کی آواز نرم و باریک یعنی زہرہ جسکو مطربۂ فلک کہا جاتا ہے اسکی آواز سہانی با وجودیکہ خرک پر تاروں کا بوجھ ہے اسکے برخلاف برج ثور کو پروین کے بوجھ سے کچھ فائدہ نہیں۔ پروین برج ثور میں ہے ۱۲

ن۶ زہرہ بود ن۷ زیر زار ن۸ سرو پا

۱۰ شملہ چھوٹی چادر۔ علاقہ دستار۔ سر کا دوپٹہ۔ سُرنا شہنا مترادف حفص ایک قاری کا نام ہے۔ لیکن ایک نسخہ میں لکھا ہے کہ ایک مطربِ سرنائی کا نام ہے۔ معنی شعر یہ ہوئے کہ سر او دوپٹہ تو آنا بڑا ہے مگر سر کے اندر کچھ بھی نہیں ۱۲

اہل نگرد و بعمامہ سفیہ — خر نشود از جل دیبا فقیہ

نیست چو دستارِ ترا مایہ ہیچ — بہ کہ بہ پیچی سر ازیں ہیچ پیچ[1]

زشت بود کسوتِ جہل کیش — برہنہ با صد گزِ کرباس بیش

جہل سرت را چو بہ پستی فگند — کے شود تا ز دق[2] مصری بلند

چون نہ طبیبی نہ دلت حاذق ست — مایہ مبر[3] از پئے دق کاں دق ست

چون کنی از صحبتِ علت[4] گراں — تا کیت از علتِ دق سرگراں

تائے زائد ۱۲

ورچہ کہ پوشی سلبِ ناقداں — جہلِ تو پوشیدہ نہ گردد بداں

جاہل و تلبیس شے از حد بروں — جبّہ سپید است زِنگیں دروں

جبۂ علمش[5،6] منگر کش ببر — خانہ نہ بیرست و بطیفی زبر

ای کہ بکسوت شدہ صدر جوے — گر ز تو پرسند چہ گوئی بگوے

منصبِ بے مایہ نہ درخور بود — گرچہ ہمہ فرزندِ پیمبر بود

بابِ تو گیرم کہ علی مرتضیٰ ست — وہ کہ تا زاں باب کلیدے کجا ست

تکیۂ خرہست بباشش دبال — زانکہ بود جاش بصفِ نعال

ور تو میراث ز آبای خویش — از ہمہ برتر طلبی جاے خویش

آنکہ بود وارثِ پیغمبراں — جاش کدام ست چہ گوئی دراں

از ہنرِ خویش شناسندہ را — مایہ مکن[7] نسبتِ دیرینہ[8] را

---

۱ پیچ پیچ ۔ ۲ ایک قسم کا لباس پشمینہ ۱۲ ۔ ۳ خندہ زن ۔ ۴ علت ۔ ۵ عمکش ۔ ۶ علمش ۔ ۷ پاے مکن ۔ ۸ منصب

آبِ گہرہاے کہن جوے[1] — دُر چو کُہن گشت بود زر در وے

زندہ بمردہ[2] مشو اے ناتمام — زندہ تو کُن مردہ[3] خود را بنام

زندہ کہ از مردہ فضولی ست — مردہ بہ از وے بقبولی ست

زندہ کُنِ مردہ مسیحا فرست — و آنکہ دم از مردہ بر آرد خرست

از گہرِ دانشِ خود ساز تاج — نے ز رمیمے کہ گہر بہ ز عاج

از پدر مردہ ملاف اے جوان — گر نہ سگی چون خوشی از استخوان

ہست ز دانش درجاتے کہ ہست — وز پے جاہل درکاتے کہ ہست

چون پے جاہل درکِ اسفل است — پایۂ اعلیٰ طلبد اجہل ست

بے بصران راست بہر جایگاہ — کاستن از ذل و فزودن ز جاہ

بینش و کمی نیست بہ بینا کار — دیدہ نہ فربہ شود و نے نزار[4]

فایدۂ علم ہمین ست[5] خاص — کت دہد از جاہ[6] و تکبر خلاص

سبقِ ادب کز پے خود بینی ست — مطلعِ دیباچۂ بیدینی ست

علمِ تو نور ست سیاہش مکن — شمعِ سیہ خانۂ جاہش مکن

مشعلۂ کعبہ بہ گلخن مسوز — دلقِ خر از سوزنِ عیسیٰ مدوز

ہر کہ ز دانش ز پے آب جست — دست ز دانش ہم از آن آب شست

چون طلبد ز اہلِ تکلف قیام — آنکہ بود مقعدِ صدقش مقام

---

[1] راجوے [2] سلف مردہ [3] سلف گمنام [4] نہ زار [5] ہمانست [6] جاہ

بر تر ازاں شد شرفِ ہوشمند  |  کش بنشانند بصدرِ بلند

مصحف اگر بر سر و یا بر کف ست  |  سودِ سر و سودگیِ مصحف ست

منبر و محراب سزائے کسے ست  |  کش سخن از دین و دیانت بسے ست

چوں زند از ہرزہ مذکر نفیر  |  بوالعجبے باشد[1] و ہنگامہ گیر

خود نگرے[2] کش د و خطا از بر بود  |  وائے کہ صد محفل ازو کر بود

بہرِ نمایش بصفِ ہمسراں  |  نعرۂ بیہودہ زند چوں خراں

بیشکرے باش ز پُری خموش  |  چند زدن چوں نئے خالی خروش

آنکہ نداند رقمے بہرِ نام  |  بہ ز فقیہے کہ بود ناتمام

حقہ ز یک مہرہ بنالد ز بُن  |  خالی و پر ہر دو نگوید سخن

آنکہ تہی مایہ فغاں[3] در گرفت  |  وانکہ بود[4] پُر دم ازاں بر گرفت

خم کہ ز بالاست تہی تا فرود  |  نائبِ گرمابہ بود در سرود

عالمِ غافل بسوال و جواب  |  ہست بیانش چو لبیدن بخواب

خفتہ کہ بیہودہ لبد بر سریر  |  دیو مسلط بودش سخرہ گیر

علم کہ از[5] خوابِ سگالاں بود  |  علم نہ کافسانۂ زالاں بود

علم چناں خواں کہ پسِ[6] زندگی  |  خوابِ تو باشد شرفِ بندگی

چوں تو نے از شاہد و مے حیلہ جو  |  علم مگو خوابِ پریشانش گوے

---

(۱) باشد ہنگامہ گیر (۲) بکثری (۳) قول بزرگانش تہی تر گرفت (۵) او (۶) زبس

چند بو دساغرِ پنہاں زدن — پس نفس از رخصتِ قرآں زدن

زشت بو د زہر ملوز بینہ ور — با دہ وُ قرآں بیکے سینہ در

حافظِ قرآں کہ خورد بادہ ہے[1] — کفر بو د شستنِ قرآں بمے

علم کہ راہشں بملامت بوُد — بدرقۂ راہِ قیامت بود

خود وطنِ خویشں بود سوختن — بدرقہ را رہزنی آموختن

آنکہ بہ تعلیم دل افروزدت — رہزنی دو زخ سبق آموزدت

تیشہ زن اندر ہنر آموختن — تخت[2] نسازد زپئے سوختن

شمعِ شب افروزی کاشانہ راست — نز پئی آتش زنی خانہ راست

خارکش[3] سوزنِ پا آزمائے — خار مکن سوزنِ خود را بپائے

خامہ مزن سوختنِ عامہ را — آلتِ تزویر مکن خامہ را

زرق بہ رخصتِ نعمان مدہ[4] — زیرِ ملک بیضۂ شیطاں منہ

بیضۂ کلِ مرغ[5] بزیر ہماے[6] — از نسبِ خویش بود بچہ زاے

شرم نداری کہ چو فرماں دہی — تیغِ نبی درکفِ شیطاں نہی

عالمِ یزداں[8] بود از حیلہ دور — ہیچکے[9] سایہ نہ بیند ز نور

حیلۂ تزویر بحبلِ صواب — بو قلمو نیست بر ام الکتاب

---

[1] افسوس اور حسرت کا کلمہ ہی ۱۲ [2] تخت [3] زدن [4] کش از سوزن [4] منہ [6] سیمرغ [5] کل مرغ ایک قسم کا گدھ ہی جس کا سر سرخ ہوتا ہی اور اس پر بال نہیں ہوتے ۱۲ [8] یزداں [9] ہیچکس

این همه تشنیع بر آگه رود[1] | زانکه بد اندره و بیره رود[2]
کس جهلا را نکند جرحِ کار | حاک ننود بر ورقِ بی نگار
علم همان ست بتحقیق و بس | کز رهِ تحقیق برآری نفس
هر چه کنی گرچه صواب ست و پاک | هم بوی از خشمِ خدا ترسناک
چون تو نداری ز خطا نیز بیم | علمِ تو در دین خللی شد عظیم
ای ز پیٔ[3] فتنه میان[4] کرده چیست | وز پیٔ تحقیق عمل پای[5] سست
علم کز اعمال نشانیش نیست | کالبدی دارد و جانیش نیست
کالبد از بهرِ کله بیش خواه | کنده بود کالبدِ بی کلاه
آنکه سبق خواند و سیه نامه گشت | خط کشش از خود همه علامه گشت
عالمِ بی کار بسا بد بری | گرچه بصد حیله برآرد سری
سوزنِ بی رشته ندوزد اگر | صد ره سر زیر کند یا زبر
کارشناسی که رخ از کار[6] تافت | داغِ جبین تحمّل[7] اسفار یافت
قاضیِ بی علم نیرزد بشیز | کو نه عمل دارد و نی علم نیز
نی عملی بهرِ خدای خودش | عاملِ شر کرده قضای خودش[8]
دود چراغ آنکه نیارست خورد | گاهِ قضا دود رخی آشام کرد
وآنکه خورد دودِ چراغی فزون | تیره و تاریک بود[9] از درون

---

[1] بود [2] بود [3] پی [4] کمر [5] عملهای [6] انکار [7] حامل [8] بدنش [9] ترست

| | |
|---|---|
| از پئے یک میر ستم کیش را | محو کند صد حقِ درویش را |
| حیله گرانے که مظالم کنند | شرعِ نبی سخرهٔ ظالم کنند |
| هر زهٔ شه را دم نعمان دهند | کفرِ ملک را لقب ایمان دهند |
| وانچه که شه کارِ پریشاں کند | آنهمه از رخصتِ ایشاں کند |
| او فگند مالِ کساں در مغاک | شاں همه گویند حلال ست و پاک |
| در فنِ بوجهل کنند اتفاق | عدلِ عمر نام نهند از نفاق |
| هر بزه کو صعب و قوی تر کند | سهل نمایند که دیگر کند |
| ور دمِ تیرے ست دلش را بزیر | در نفس از حیله کنندش دلیر |
| جامه پئے صرفهٔ خلق کرده اند | از پئے پوشیدنِ حق کرده اند |
| دوزخیانے ز ملوک آب جوے | روے در آتش ز پئے آبروے |
| علم نه علم ست برا ربابِ جاه | جادوئے هست از پئے تسخیرِ شاه |
| خواجه به تکرار بسے ان و ود | تا شودش خو که به سلطاں رود |
| بهرهٔ علم از درِ سلطانی ست | چاوشِ شه عالمِ ربانی ست |
| ای سخن از کوفی و شیبانیست | چند در خسرو و خاقانیست |
| میلِ تقبینقر و بعشر امکن | شله تتماجیت اغر امکن |

---

ن۱ نعان بہند ن۲ کنند ۱۳ۃ بزہ بفتحتین بمعنے گناہ وخطا ۱۲ ن۵ آں

ن۶ حرق ن۷ جادویست ن۸ دود ن۹ ہیں ن۱۰ شیبانی ست ن۱۲ جل تہیں خسروی خاقانی ست ۱۳ۃ قبینقر ترکی میں پرندوں کے گوشت کا شوربا۔ بغرا بغراں خاں بادشاہ کا ایجاد کردہ ایک قسم کا پلاؤ۔ شلہ نرم پلاؤ یا چاول تتماج ایک قسم کا آش ہے ۱۲
ن۱۴ شلہ

دور زمیری کہ بود خیرہ خیر | او ز تو آزاد تو از وے اسیر

## حکایتِ مشعلۂ پادشاہ کہ مشکلاتِ عالم بر زبانِ او روشن کرد در قلم جائزۂ احسابِ او گشت

نیم شبان نکتہ شناسے شگرف | پیشِ چراغ ملکے خواند حرف
ہر دو چو گشتند نہاں در نقاب | دید یکے شاں ز بزرگان بخواب
گفت بدانا کہ چگونہ است حال | گفت چہ پرسی ز عذاب و وبال
گفت کز انساں کہ ترا بود زیست | با شرفِ علم و بالِ تو چیست
روز شب و مشعلہ[1] حالے کہ بود | قصہ برو[2] ں زد ز وبالے کہ بود
چوں ز ملک جست حدیثِ چراغ | گفت کہ شد بر تنم آں شعلہ باغ
سبقِ معلّم ز پئے شادیم | گشت ز آتش خطِ آزادیم
او شدہ از مشعلِ[3] من تافتہ | من ز خطش حرزِ اماں یافتہ
جاہِ فقیہ از امراے سفیہ | سودِ امیر ست و زیانِ فقیہ
خسرو اماں در اُمر اینست خیز | سوے فقیہانِ خدائی گریز
از پئے کفّارتِ تعظیم سیر | دیدہ ز پاے علما بر مگیر

## مقالہ سیوم در کمالِ کلام کہ مالکِ قلب ست و مَمالک زبان

---

[1] شب مشعلہ [2] مشعلہ [3] شعلۂ

## مملکتِ تکلم که فضلهٔ جان ست و فضل انسان و زبانهٔ زبان را بدو و احتراق نیندودن اگر بقدرے اشتعال یابد آبِ دہاں را کار فرمودن

هرچه درین چرخِ کهن ساختند — قالبی از بهرِ سخن ساختند
لیک نیفتاد بر شے زمی[1] — قالبِ این سکه به از آدمی[2]
هرکه نه زین سکه لبالب بود — جان نتوان گفت که قالب بود
زنده بجز آدمیان نیست کس — کآدمی از ناطقه زنده است و بس
وان دگران جمله که تا زنده اند — از طرفِ ناطقه تا زنده اند
پس چو چنین ست سخن جانِ ماست — وانکه بدو زنده بود زانِ ماست
ای تبو[3] دیباچهٔ عقل و سخن — حرف نخستین شده در خطِ کن[4]
این خرد و نطق که زانِ تو اند — هر دو بهم شیره[5] جانِ تو اند
گر بخرد گنج نهان داده اند — لیک کلیدش بزبان داده اند
کس چه شناسد حدِ گفتار چیست — وین دمِ جان را بنهان کار چیست
کے سخن از غلغلِ آب و گیاست — بلکه یکے از صفتِ کبریاست

---

[1] زمیں [2] آدمیں [3] بدو [4] خدا وکن [5] چو همشیره

دانهٔ حق در دلِ گردون پران — وحی خدا دولت پیغمبران

درّے از اندازهٔ سفتن برون — گفتنے از حدِ گفتن برون

جنبشِ هفت اختر ازین یک هواست — غلغلِ نُه گنبد ازین یک نواست

نکتهٔ باریک چو مو در دهان — لیک نگنجیده بهر دو جهان

آدمی اندر ورع و زرق ازو — آدمیان را زخران فرق ازو

گوهر شمشیر زبانِ همه — وز گهرش آب دهانِ همه

ای که کنی تیره زلالِ چنین — شرم نداری ز وبالِ چنین

نغمه کزو ساز بشر شد تمام — بانگ سگانش کنی از خوی خام

چند ز پاس درم افتی به رنج — پاس سخن دار که این است گنج

ابلهی از صرفهٔ زر میکنی — صرفهٔ گفتار کن ار میکنی

گرچه تر ارشتهٔ گوهر بےست — گر بمحل صرف نگردد خسیست

مرد که او تجربه کار کرد — خرج همه چیز بهنجار کرد

آنکه سفر کرد بدریا فزون — صرفه کند آب بدریا برون

نرخ سخن گر دنشاید بمال — زانکه سخن جان بود و زر سفال

حدّ سخن گفت که چون ست چند — خاموشی گنگ به بانگ بلند

گفتِ نکو خالصِ نقدِ کل ست — اولِ اخلاص نگه کن قل ست

---

ن۱ در دل ن۲ نوا ست ن۳ گمان تیره ن۴ زلالے ن۵ وبالی ن۶ آن ست ن۷ بمقدار ن۸ وآنکه ن۹ درون ن۱۰ کرده ن۱۱ کلک ن۱۲ الست

لیک بباید دل باریک جوے ... کو بسخن فرق کند مو بموے
شانۂ مشاطہ بود فرق کوش ... مقنعہ بر فرق زناں فرق پوش
فاختہ چوں نغمۂ دلجو کند ... بوم چرا بیہدہ کوکو کند
ہر چہ بہنگام نگوید کسے ... خاموشی از گفت نکوتر بسے
گاہ نوا سرفۂ قوالِ پیر ... بہر خموشی شود ستش حلق گیر
صوت کہ دندانہ کشد در فغاں ... ارّۂ دل باشد و سوہانِ جاں
گر شغب غوک بدے دلپذیر ... چاہ نکردے ز نفیرش نفیر
آنکہ حدیثش بہ تمیز نیست ... مُردۂ دل ور تنِ او نیز نیست
خوابِ صبا در کہ بتنزویر اوست ... گو رہِ تی بہرۂ تعبیر اوست
لفظ ہز و ّرکہ عبارت نمود ... بر و رہِ قلب خط خوش چہ سود
لعل کہ آں راست کنند از دروغ ... قدر ندارد کہ ندارد فروغ
نرخ ندارد و بہ قالیں شناس ... قالیِ ابریشم و تارش پلاس
قول سہ کس نیست بد ہر استوار ... شاعر و قرعہ زن و اختر شمار
لاجرم آں کز سہ مکرم تر ست ... ہر چہ در آرد برکت کمتر ست
نیست ز شاعر وہم سیری درست ... کز الفِ گرسنہ اشباع جست
زاں ہمہ بحرش کہ در معنوی ست ... برگذر قافیہ حرف روی ست

---

[1] بحسن [2] زبان [3] مردہ [4] قالی [5] ابریشم [6] کس

وآنکه فلک بیزد و هم نانش نیست قرصِ خور اندر خورِ دندانش نیست
ماهی نه بحر بشستنش کم ست ماهی و شستنش بحل باهم ست
کی کشد او سفره که صفر آنِ اوست تختهٔ خاکی طبقِ خوانِ اوست
قرعه زنان نیز کم اندر معاش تا چه دهد بهلوی چوبی تراش
قرعه که گردند بفرمانِ اوست کی دهد آنچه آرزوی جانِ اوست
اینهمه نا راستی کارِ شان هزره و دروغ ست بگفتارِ شان
پس درِ فتح ست کسی را پدید کش بود از راستی خود کلید
راستی وال راست حدِ کاف و نون حرف نرفت از حدِ جدول برون
آنکه شد از سخت سری داستان سر ننهد اندر قدمِ راستان
گرچه کمان سخت حرونی کند پیشِ زهِ راست نگونی کند
سر چو سوی راستی آورد مرد بادِ حوادث کلهش کژ نکرد
هر که به تن راست علامت بود قالبِ توقیع سلامت بود
صدق جز از راستیِ دل نخاست تیر شد از کالبدِ راست راست
آنکه رگِ راست در اندامِ اوست مسطرِ حرفِ دگران شد بپوست
مسطر کژ چون تهِ کاغذ بود هر خطِ او بر کژیِ خود بود
بس که نه گفتِ همه بر قالب ست آدمی از جوششِ سخن غالب ست
مرد که پوشید زبانش نکام برهنه هم کرد زبانش تمام

پردہ درِ اہلِ درم گشت مال ۔۔۔ پردہ درِ اہلِ مقالت مقال

دیدۂ آتش کہ بہ شکل و نہاد ۔۔۔ پاسے ز گل پارہ شود لب ز باد

درد زبانی ست صواب گزاف ۔۔۔ خط نہ نویسد قلمِ بے شگاف

میل بود با دو زبانان دریغ ۔۔۔ گر دو سرت نیست مزن تیغ دو تیغ

کارد کہ قصاب دو بر ہم زند ۔۔۔ پشت بصد ریزشِ خوں خم زند

مار کہ چوں پیسہ رسن ریس ماند ۔۔۔ از دو زبانی ست کہ لب لیس ماند

طرۂ گفتار مکن خم بخم ۔۔۔ گرچہ دل آویز جہانے ست ہم

نکتہ کہ افزوں نہیش دست و پائے ۔۔۔ گوشِ خر گرداں کہ ببر کرد جائے

قفل فگن درج دہاں را بروں ۔۔۔ گم کن اگر ماند کلیدش درون

گفت شنو لب ز سخن دار ہاں ۔۔۔ پنبہ کش از گوش و نہ اندر دہاں

پستۂ پُر مغز نگوید سخن ۔۔۔ گرچہ دہان ست ز سر تا بہ بن

ہست جلاجل بنظر پستہ وش ۔۔۔ کز دو سہ سنگے بفغاں ست خوش

باز چو گنجشک دہاں باز نیست ۔۔۔ جائے سخن در دہنِ باز نیست

بلبل از آشفتگیِ خود نگر ۔۔۔ خرد زبانے و بسے شور و شر

---

ز۱ - قدم ۔ ز۲ حال ۔ ز۳ با ۔ عہ پیسہ - سیاہ اور سفید - ابلق ۱۲

ز۴ بیس ۔ ز۵ تکیہ ۔ ز۶ نرسے ۔ ز۷ مکن ۔ ز۹ کلیدسے

ز۱۰ نغاں ست و خوش ۔ ز۱۱ دہن

هر کہ دہن باز بود غافل ست — فاتره ز خواب ست و ملالِ دل ست

وانکہ دل او ست خموشی پسند — خواه دہن وا کن و خواہی ببند[1]

حلقہ کہ در گوشِ کساں گشت جفت[2] — با دہنے باز حدیثے نہ گفت

مرد بود کم سخن و تان رسے — قہقہہ در خندہ گلہا مجوے

در لبِ آزادہ نہ بیمے بود — پاسخِ سوسن بہ نسیمے بود

آدمی از عربدہ بیچارہ گشت — کز شغبِ[3][4] رعد زمیں پارہ گشت

آں کہ کند گوش کر آوای او — نائب کرنائے بود نائے او

خر[6] چو کند بانگ بہمسائگی — مغزِ فسرد افتد تہی مائیگی

کس نہ کند از سخنِ نرم بیم — وز سخنِ سخت ترسد سلیم

بانگ زند سختیِ تشدید اگر — حرف خزد در دلِ حرفِ دگر

تیز مکن تیغِ زباں در دہاں — تا نبرد حلقِ ترا ناگہاں[7]

تیغ کہ او گوشت برد بید ست — تیغ کہ از گوشت[8] بود آں بد ست

ہیچ کسے زخمِ زبانے نہ کرد — کاخرِ[9] آں کار زیانے نہ کرد

خار کہ دارد بزباں نیشتر — ہم بخلیدن شکند بیشتر

لیک نترسند زباں آوراں — گاہ جراحت ز دلِ یاوراں[10]

---

ن۱ خواہی   ن۲ زناں   ن۳ شغفِ   ۴ شغب بمعنی شور و خروش ۱۲

ن۶ کہ کند   ن۷ درزماں   ن۸ روشت   ن۹ ازاں   ن۱۰ یادراں

خیره زبان زخم بجان در زند | خون جهد از بوسه که نشتر زند
از دلِ سخت ست زبانها بجنگ | تیزیِ خنجر بود از خاره سنگ
ره نبرد سوی خموشان کسی | زخمه خورد مردِ سخن گو بسی
در دلِ شب هندوی دزد از کمی | تیر زند بر سخنِ آدمی
هرچه لبت را بسخن ره درست | جائزهٔ قل سمع الله در وست
چون شنونده است خدا موبموی | هرچه نیرزد شنود آن مگوی
نی همه لب را تو در اندوز باش | سامعه را هم ادب آموز باش
گوش منه بر لبِ غیبت گران | تا تو هم انباز نباشی در آن
راه مده هیچ خسک را بگوش | ور دهی از پنبه دهانت بپوش
خاصه هندو که بلا گوشِ اوست | فتنهٔ پنهان به بنا گوشِ اوست
نیک شنو باش ز گوشِ سری | بد شنو آن گوش که شد سرسری
قطرهٔ نم در صدفِ پاک جرم | دُر شد و اندر صدفِ زشت کرم
هرچه رسد بر جسد از راه گوش | زود گمارند بدو چشمِ هوش
سمعِ بزرگان به بصر شد دلیل | مروحهٔ چشم بود گوشِ پیل
ناشنوائی ست دلیلِ کری | گوشِ گران ست نشانِ خری

---

ن۱ چیره — ن۲ زخم — ن۳ کمیں — ن۴ آدمیں — ن۵ شنوند
ن۶ بشنود در مگو — ن۸ سامع را نیز ادب — ن۹ خسے — ن۱۰ دهانش
ن۱۱ خامه — ن۱۲ شود

هر که سخن نشنود از عیب پوش — خود شود اندر حقِ خود عیب کوش
گرچه برو خنده زند مرد و زن — او ہم ازاں خنده شود خنده زن
یا بہ دو بہ گوے شود بہ شنو — یا رہِ گنگان و کران گیر و رو
آں که ندارد بدہاں انگبیں — گرد ہر از دست شرابت مبیں
گشت زبانت چو زرفتی درشت — شربتِ جلاب چه سودت بمشت
کام و زباں ارید خاص ست عام — به که زباں را نرسانی بکام
لوث که در گردِ زبانت بود — شوے اگر آب دہانت بود
لیک ہر آں مزبله کاگنده تر — ہر چه بشویند شود گنده تر
نیست چو ہیچ آب دہانت پدید — ماند بناچار زبانت پلید
نے ہمه گفتار از انساں خوش ست — ہرچه پسندیده بود آں خوش ست
گفته که نغزیش نباشد بہ بن — لحن بود زمزمهٔ بے سخن
نیست چو از زبدهٔ معنی فروغ — چند تواں زد کله چوں مشکِ دوغ

## حکایت عناں داری ابراہیم ادہم ز جولانِ بیہوده

راه روے کرد ز ادہم سوال — ق — کاے گرہ تند میدانِ حال

---

۱. ارچه رود ۲. گیرورد ۳. درست ۴. زبانت ۵. مانده
۶. ز ۷. رہزنیش ۸. کلهٔ

صحنِ فلک در تهِ پا یافتی | این قدم آخر ز کجا یافتی
خازنِ گنجینه گره کرد باز | راز بر دل او ز صندوقِ راز
گفت از آن رو که زبان سالها | داشتم از بیهده گوئی نگاه
درجِ دهان را نگشادم ز بند | جز بحدیثی که بود سودمند
زین همه راهی که سپردم بپای | این عملم شد بجد انتهای
گفتنِ بی فایده ترکِ حیاست | قولِ موجّه صفتِ انبیاست
خسرو از ایوانِ تو برگشت روز | تا کی ازین هرزه درائی هنوز
زین دهنِ باز نه شرمسار | گر ز خدا نیست ز خود شرم دار

مقالهٔ چهارم در تمهید اثنینیهٔ وحدتِ ربّانی و تشئید ابنیهٔ خمسهٔ مسلمانی اوّل شجرهٔ طیّبهٔ شهادت که فروعِ آسمانِ اخضر ثمرهٔ جانی بر داشتن و دوم اقامتِ ستونِ نماز که عمادِ دینِ پیغمبرست در ارکان بر افراشتن و سوم از زر و سیم فرکاهِ زکوة کلیدِ نجات ساختن و درِ بهشت گشادن و چهارم از روزهٔ ماهِ رمضان مهر بر درِ دوزخ نهادن و پنجم بسوی ایوانِ کعبه

ا۔ بلم

## کہ من دخلہ کان آمناً راہ برداشتن فی امان اللہ وعونہ وتوفیقہ

پنج اساس ست کہ ایمانی ست | ہر یک از آن حصنِ مسلمانی ست

ہر کہ در آن خانہ عمارت نہاد | مایۂ خود جملہ بعارت نہاد

اوّل از آن جملہ شہادت شناس | ہر نفسش ہم بسعادت شناس

لائے شہادت کہ بتوحید خاست | دو کششِ او دو گواہند راست

لا چو بہ وحدت در الّا زدہ | ہر چہ جز الّا ہمہ را لا زدہ

این دو کتابت کہ دو عالم درو ست | سہل مبین کانچہ جز این ہم درو ست

بانگِ نماز ار چہ دوتا می رود | قامتِ او ہم بہ سما می رود

پاک درختے ز سما تا زمین | رستہ ز سرچشمۂ عین الیقین

ہر ورقش خلدِ مخلّد شدہ | نامے از اللہ و محمد شدہ

دنیا و عقبیٰ ز برش مایہ ور | سدرہ و طوبیٰ ز سرش سایہ ور

شعبۂ او برز فلک برتری | میوۂ او ز آبی و باغی بری

رخت چو در سایۂ شاخش نہی | میوۂ بینائی زرشے الّا بہی

کہ شہادت کنی از حق پدید | گوست گواہے و کفیٰ بی شہید

---

ل۱ آن ل۲ او ل۳ ز ل۴ تاز ل۵ آبی۔ باغی و سرکش ۱۲

ل۶ کو تو گواہست کفیٰ الا شہید

بس کہ گواہی چہ موجہ نبشت[ن۱] — آں کہ بقبلہ شہد اللہ نبشت[ن۲]

امر دوم در ہمہ ایام خویش — پنج فریضہ ست بہنگام خویش

ہر کہ قوی بازو ازاں پنجہ گشت[ن۳] — گردنِ شیطاں ز کفش رنجہ گشت

حبلِ متیں کامتِ محتاج یافت — از پئے ایں کنگرہ[ن۴] معراج یافت

پشتِ کماں[ن۵] دار آں کن درست — کیں حدِ قوسین بمعراج تست

شرم نداری کہ ترا حیِ پاک — خواندہ بمعراج[ن۶] و تو خفتہ بخاک

ہر چہ بدہر آدمی ست و پری — نیست مگر بہرِ پرستش گری

اے بہ بطالت چو فرو مایگاں — چند خوری نعمتِ حق رایگاں

وحش و طیورے کہ چرا خوار کرد — سر بگہ خوردن نگونسار کرد

قطرۂ آبے نخورد ماکیاں — تا نکند رو بسوے آسماں

جسم و جمادے کہ بکوہ و دہ[ن۷] اند — ہم بزبانی بتعالی اللہ اند

سنگ و گیاہے کہ تو بینی خموش — غلغلِ شاں[ن۸] ست فلک را بگوش

واں کہ پری خارجِ حیواں شدہ است — ہم بپرستش ہمہ تن جاں شدہ است

واں کہ ملک[ن۹] پایہ تر تسبیح یافت — بر شدن از رشتۂ تسبیح یافت

چرخ ہم اینک[ن۱۰] بشکستِ وجود — ہست ہمیشہ برکوع و سجود

---

ن۱ چہ — ن۲ نشست — ن۳ زشت — ن۴ کنگرِ — ن۵ کماں دار

ن۶ بمعراج تو — ن۷ دراند — ن۸ شاں ہست — ن۹ فلک — ن۱۰ ہم آنگہ

جمعِ کواکب که چپاں می روند — هم بدرش سجده کناں می روند

آتش و بادے که دریں پرده اند — هم رخِ خواهش بسا کرده اند

وآب[1] و گلے کاں تهٔ آسوده اند — هم سرِ طاعت بزمیں سوده اند

خلق همه بر درِ دادار[2] خویش — هست پرستنده بمقدارِ خویش

آدمی ست آں که بغفلت[3] گم ست — دیو دل ست ارچه بتن مردم ست

آں که سجودے بدرش کم بود — باشد از ابلیس نه ز آدم بود

کسوتِ اسلام در اندام چیست — قوتِ اسلام[4] در اندیشه ست

حیلت[5] و کسوت روشِ دین کیست — سایهٔ طاؤسِ نگارین کیست

کهنه گلیمے که نمازی بود — ز اطلسِ نو به که ببازی بود

جامهٔ اسلام بر اصحابِ ریو — پرِ فرشته است مگس رانِ دیو

این نه لباس ست که تلبیسِ ماست — وآں[6] نه خیال ست که ابلیسِ ماست

راکع و ساجد شده تن چون هلال — پویه زباں[7] مشرق و مغرب خیال

هوشش بیگانه[8] و تن با خدائے — ولے ازیں[9] طاعتِ آلوده وائے!!

بیضهٔ دل خوانده تو دل را بنام — وز منی آلوده درونش تمام

چوں بود آں[10] بیضهٔ اسلام چوں — کاید ازو بچهٔ شیطاں بروں

---

[1] از آب [2] دلدار [3] بعطلت [4] ایمان [5] حلیه [6] دیں [7] ازاں
[8] بیگانه درو [9] وزیں - بدیں [10] ایں

سنگِ تو در دیں بود ار استوار | بیضۂ شیطاں شکنی صد ہزار
نفس کہ روشش نہ[1] مسلمانی ست | خطبۂ او مسلمِ شیطانی ست
دور ز نفسے کہ چو آہرمناں | دم زند از نفس[2] مطلق عناں
چند تواں داشت دریں دیولاخ | زانچہ مجلسِ دیواں فراخ
یک دمت ار باد بفرماں بود | مرتبۂ ملکِ سلیماں بود
پاکیِ آں مومنِ پاکیزہ خوے | کآبِ نمازی دہدش آبِ روے
قطرۂ آبے کہ چکد ز آبِ دست | دشنہ بود بر جگرِ دیوِ مست
گاہِ وضو شستنِ دست از نخست | موعظتے می کند از پردہ چست
کآوری آں دم کہ بدرگاہ روے | دست ز آلایشِ باطن بشوے
مسحِ سر[3] آں گونہ مکن سرسری | کآب ز سر بگذرد از تری
پاک چناں شو قدمِ روشنت | کز تری آزاد بود دامنت
شد گلِ سر شوے چو پاکی[4] فزاے | گرچہ کہ خاک ست بسیر یافت جاے
سہل بود ز آب[5] کہ شوئی بروں | آب چناں جو کہ بشوید دروں
پاک شو و راہِ خداوند گیر | گرچہ پلیدم ز من ایں پند گیر
تختۂ پیشانیِ خود کن بکار[6] | تختۂ خاک از پئے روزِ شمار

---

ن[1] روشش بہ مسلمانی   ن[2] تعبیہ   ن[3] بر   ن[4] چو بپاکی   ن[5] سہل بود آب
ن[6] بگار

تا نشود ناصیہ[1] در سجدہ خاص — کے شود از ناصیہ[2] گیراں[عه] خلاص
نقشِ الٰہی ست بلوحِ جبیں — بر درِ مخلوق منہ بر زمیں
واے کہ تا چند چو افسردگاں — سجدہ کنی بر درِ ایں مردگاں
اے کہ گزاری بجنازہ نماز — سجدہ نیاری[3] کہ ندارد جواز
زشت نمازے کہ ریا شانِ اوست — مزبلۂ دیو در ارکانِ اوست
گشت ستونت چو زدی توک تہی — سستیِ آں سقف کہ بر[4] وے نہی
ایں ہمہ جاے ست کہ فرصت[5] بجاست — ہر چہ جز ایں ست چہ جاے رجاست
اے ہمہ در جمعہ و عیدت نماز — کے بود آیت[6] ز درِ بے نیاز
تیغِ خطیب ار چہ کہ محرابی ست — کند و سر افگندہ ز بے آبی ست
آں کہ ندارد دلِ اسلام جوے — ہست بہر جا کہ رود[7] زرد روے
ہست چو زرد آئینۂ ہندواں — شرحِ در و دیدنِ وے چوں تواں
پیشۂ مرد[8] ست نماز و نیاز — زن بود از عذرِ زنی بے نماز
تن کہ بطاعت نہ بود نور دار[9] — عذر ز زن بشنو و معذور دار
نیست نماز آں کہ کنی بے خشوع — وز دیِ ارکانِ سجود و رکوع
سجدہ نہ باشد کہ برسے زمیں — بر صفتِ مرغ شوی[10] دانہ چیں

---

[1] ناصیۂ سجدہ۔ [2] بود عه مراد از فرشتگانِ عذاب ۱۲ [3] نداری [4] برخود [5] فرصی
[6] آیت بدیہ [7] کہ بود [8] مردانست [9] دور [10] شو

تو بچنیں چیدنِ دانہ زخاک ‏ ‏ ‏ کے پری اندر صفِ مرغانِ پاک

کن بہ نمازت ہمہ ارکاں درست ‏ ‏ ‏ تا تت شود خانۂ ایماں درست

ساختہ کن پایۂ ازارکان سرائے ‏ ‏ ‏ تو کہ دہد شمعِ حضورت خدائے

یافت اساسِ دین چوں بہ راز ‏ ‏ ‏ محکمی از پنج ستونِ نماز

سوئے عمارتگہِ ثالث خرام ‏ ‏ ‏ واں ہمہ بنیاد ز زر کن تمام

سدِّ اماں بند ز سیمِ زکوٰۃ ‏ ‏ ‏ دورِ دِرم کن سپرِ مہلکات

مال کز احسان برکاتِ وی است ‏ ‏ ‏ پنج ز دو بست زکوٰۃِ وی است

آں کہ ز یک دہ دہدت بیشکے ‏ ‏ ‏ کمتر ازاں کش دہی از چل یکے

خواستہ ناخواستہ دادت خدائے ‏ ‏ ‏ وائے اگر تو خواستہ ندہیش وائے!!

زانچہ نصاب ست نصیبے بدہ ‏ ‏ ‏ قُرد دو لائے بطبیبے بدہ

سوختۂ را درمِ خوش فرست ‏ ‏ ‏ مہر بدر و از ہ آتش فرست

چوں سہ بنا یافت بطاعت قیام ‏ ‏ ‏ قاعدۂ چار می آمد صیام

روزہ کرم نامۂ روزی دہ است ‏ ‏ ‏ نامہ کہ حرفش انا اجزی بہ است

ماہِ نو روزہ کہ گردد پدید ‏ ‏ ‏ ق ‏ ‏ ‏ گہ چو سرِ غرّہ گہِ عینِ عید

کردہ اشارت زیکے بر وکہ ختم ‏ ‏ ‏ وز دگر ابروئے اشارت کہ قم

---

ز۱ بزیں ‏ ‏ ز۲ بخاک ‏ ‏ ز۳ ستونے ‏ ‏ ز۴ بسیم ‏ ‏ ز۵ زرکن

ز۶ تا ت بود روزِ قیامت نجات ‏ ‏ ز۷ احسانِ ز۸ کوت ز۹ وانچہ ز۱۰ روز ز۱۱ ہمہ ز۱۲ ختم

صایم ازین مملکتِ دین فزاے | مشرق بند آمد و مغرب کشاے

عید شده شحنهٔ شهرش بر از | چاوشِ خوان آمده بانگِ نماز

بود چو مهر زهمه سالت شکم | کم زمهی کت بود این پایه کم

یازده شهر از شکمت بو یناک | کم ز یکے شهر که دارش پاک

زشت بود دل بخس از تن شده | عرشِ خدا در چه[1]ِ گلخن شده

چرخ ترا بهرِ شرف ساخته | تو تنِ خود دیگِ علف ساخته

گنبدِ مسجد که شه از مال ساخت | شیر کشش مهر زِ یخچال ساخت

چون تنِ مردم زکیاست پرد | کو چو خران[2] بارِ نجاست برد

گرسنگی کاهلِ شکم را بلاست | راست بر وان را به تنعم صلاست

گر تو سعیدی زغمِ نان منال | سنبله بر مشتری آمد وبال

روزه که خورشیدِ وے آتش وش است | نورِ وے اینک سپرِ آتش است

باید تا اندر صفِ دیوان شکست | تیرِ خطا کم زن[3] ازین نیم شست

وان که خطا کرد یکے راز جاے | سهم زده گشت زشستِ خداے

چاره نه با[4]شد چو بیابی تمام | زادِ حلال از رهِ بیت الحرام

پیش[5] کن آنگاه بصدق[6] الطریق | بندگیِ حضرتِ بیت العتیق

کور نه - نورِ صفا را ببین | لنگ نه - راهِ خدا را ببین

---

ز[1] درته گلخن ز[2] کے چو خران ز[3] کن ز[4] تا که ز[5] پیشه کن ز[6] بصدق وطریق

گر تنِ بیمار بود گوشہ گیر　　در دلِ بیدار بود توشہ گیر

خیز ز دریا و بیاباں مترس　　تشنہ برو غرق شو از جاں مترس

ز اشکِ ندامت گہر افشاں بجیب　　ترویہ دہ بہ نخیسبانِ غیب

لیک صفائے تو گر از می بود　　دم زدن از راہِ صفا کی بود

کوئے بتان و دلِ ظلمت پناہ　　بیتِ حرامت بس و سنگِ سیاہ

مسجد اگر ہست مثلِ پیشِ در　　از پیِ سالے رسی آنہم مگر

در ہمہ حالت نبود ایں ہوس　　جز تبر او بیخِ نخستین و بس

آں کہ دو گامے رہِ سالش بود　　در رہِ یکسالہ چہ حالش بود

## حکایتِ حاجیے کہ در راہِ حج صرفہ نعلین کرد و برہمنے کہ از پوستِ سینۂ خود نعلینِ راہ ساخت

کعبہ رُوئے دید بصدق و ثبات　　برہمنے را برہِ سومنات

جاں زدمِ شوق سماحت کناں　　خاکِ رہ از سینہ مساحت کناں

خستگیِ سینہ براہِ دراز　　از سرِ دل پوست ہمی کرد باز

گفت بدو عارفِ خوف و رجا　　کیں سفر آخر ز کجا تا کجا

برہمنش گفت کہ سالیست بیش　　کیں رہ از ایں گونہ گرفتم بہ پیش

---

۱ن تیمار　۲ن چو　۳ن زحمت　۴ن اگر

گفت نیوشندہ کہ چوں پای ہست | سینہ چرا داری ازیں گونہ پست
گفت چو دل در رہ بت باختم | پا ہمہ پیش نیز زدل ساختم
اے کہ زبت طعنہ بہ بندو بری | ہم زبتے آموز پرستش گری
گیر کہ تیرش بہ نشانہ خطاست | ہست بکیش کز خود تیرراست
سستی آں کز روی دین ست | کو بکژی ماند بکیش درست
ہر کہ دریں کیش از وخم نرفت | راست نشد تا بجہت تیر رفت
تیر کہ در کیش کماں وش بود | عاقبتش تاب ز آتش بود
خسرو من کوش بہ تیر صواب | تات شود ترک خدائی خطاب

## مقالہ پنجم در تقویت تقویٰ و جہد جہاد اکبر و اقویٰ و تطہیر نفس از لوث شہوت و تذکیر جمع در احیاے سنت و جماعت

اے شدہ بازیچہ دست ہوا | کرن روائی برہ ناروا
جعد و بال ایں چہ پریشانی ست | ترک خدا ایں چہ مسلمانی ست
ہیچ کس از بند خود آزاد نیست | ہیچ دلی را ز حد ایا دنیست
رنج طبیباں بد لیل ست و نبض | مرگ نویسندہ باطلاق و قبض

---

لہ او لہ ازیں خم برفت لہ خطائی لہ ہوائے لہ ناروائے لہ جہل لہ دراطلاق

بے گہرے خلق کہ کان میکنند     گر نگری ہم ہمہ جان میکنند

در غرضے کوش کہ کامت بود     کوششِ بے سود زیانت بود

نامہ چو از آب نویسی رواں     شستہ شود ہم بنوشتن رواں

ہر کہ بہ پرہیز نزیبد نصیب     از پئے دارو نہ رود بر طبیب

ہر کہ نہ بیند عملِ خویش را     ساختہ شو گو غضبِ پیش را

سرمہ چو ہموار نساید کسے     چشمش ازاں سرمہ بگرید بسے

مرد نہ از چربیِ طینت نکوست     نورِ تن از مغز بود نے بپوست

از گلِ چرب ارچہ کہ باشد چراغ     کی زید ار نیست ز روغن فراغ

تا ننہد بر تو اسلام نور     کے شود از جبہہ سوادِ تو دور

زہد برد فسقِ تبہ مایہ را     خنجرِ خورشید برد سایہ را

لوث چو بر پشت بہلاکت کشد     آب چو بگرفت بخاکت کشد

خیز کہ از بہرِ تو کردند پاک     قبلۂ گردون و مصلّائے خاک

چونکہ زمیں سجدہ گہِ روئے تست     چشمۂ خورشید زمیں شوئے تست

کالبدے داد خدایت درست     شستنِ جانت کہ گزارش بہ تست

زانچہ خدا داد نوائے بساز     پیش کہ آں دادہ ستانند باز

مردہ نۂ دست بکارے بزن     در منگر بستہ تو بارے بزن

---

۱. چوں ۲. نیش ۳. حیلہ ۴. بد ۵. پاک ۶. چوں بزمیں ۷. جانش ۸. آنچہ

هیکلِ آسوده بکارے در آر | پیشترک زاں که بمانْد ز کار
جانِ دستت از پئے دیں داده اند | نز پئے بازی ست که ایں داده اند
دار و یست افزوں تنِ بیمار چیست | کُنده بے تیشه بیکار چیست
تیشه تو ساخت[1] بسی چنگ و نائے | کم ز یکے تخته حرفِ خدائے
در عملے کوش که پاکی بود | کوششِ ناپاک هلاکی بود
کار چو پیش ست بجه[2] اے جواں | جهد بکن[3] بارے اگر می تواں
نیکوئی آموز بهر ناسکے | زاں که بدی هست خود او لیسے
آں که بدم دادنِ مفسد خوش ست | آتشِ نمرود و دمِ کرفش[4] ست
آں که در افگند بدریا لعاب | تا چه فزوں کرد بدریا ز آب
لیک پسندیده نشد صبح و شام | غرق شدن[5] در قدحِ می مدام
بر خمِ می داں دلِ مفسد بزور | بر سرِ چه رقص کناں موشِ کور
دل چو بمیخانه گراید ترا | جز مغ و مطرب که ستاید ترا
گل چو بویرانه[6] بیاباں رست | بلبلِ او جغدِ بیاباں بس ست
چیست شراب آب شر آمیخته | نقل کبابے[7] بنمکش ریخته

---

۱ ساخته بس ۲ بجهد ۳ جهد بی ۴ کروش سب نسخوں میں ہے لیکن کروش اوجھڑی کو کہتے ہیں وہ معنی یہاں نہیں بنتے۔ کرفش چھپکلی کو کہتے ہیں اور قصہ یوں مشہور ہے کہ جب نمرود نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لیے آگ جلوائی تو اور اسی قسم کے جانور گرگٹ وغیرہ نے آگ جلانے کے لیے پھونکیں ماریں۔ اور مینڈک نے آگ بجھانے کو پانی ڈالا۔ اسی قصہ کی طرف اس شعر میں اشارہ ہے ۱۲ ۵ شده ۶ بہ برابر ۷ کباب دگر

خوردنِ مے بہر بدی راست سر    واں کہ بدش مےخورد آن خود بتر
بود بریشم زنِ مارعشہ دار    لرزۂ آواز[1] بد و گفت یار
کفشگری چرم کہن می گزید    بوے دہن گشت بدانش مزید
مست بسحر مسخرۂ ہشیار نیست    مسخرۂ دیو شدن کار نیست
خُلق و تواضع کہ زمستاں بود    شعبدۂ بادہ پرستاں بود
طیبتِ مے کش نبود بوی طیب    دیو دلاں را بود از وی نصیب
گُل کہ ز خضرائے دمن بر دمد    بوے وے از گلشن دیگر[2] دمد
خانۂ خالی کہ پُر آلودگی ست    غوک و جعل را ز وے آسودگی ست
مست بجہا کند آشامِ مے    پاک ہم از بوی وے اُفتد[3] بقے
جانِ مگس ہست ہم پار گیں    زہر بود بر مگسِ انگبیں
پاے بلرزد[4] چو لبِ سرمے بود    مستی و ثابت قدمی کے بود
شرب و زنا تیرہ کند راے را    شاہد و مے سست کند پاے را
شیشۂ مے کوست سجلِ فساد[5]    چیست کزاں اُمِّ خبائث نزاد
ہر سمن و سرو کزاں[6] آب یافت    نرگسِ خود بستہ ازاں خواب یافت
ہر کہ بکام ایں قدح از مست ریخت    آب ہم از روے وہم از پشت ریخت
روے چو بے آب شد آزردنی ست    پشت چو بے آب شود مردنی ست

---

ن[1] بران، ن[2] بود، ن[3] بہ تقید، ن[4] فتاد، ن[5] گرد، ن[6] آں

گاہِ جوانی مَنگر تابِ خویش | زود رَود سیل[1] از آبِ خویش
قطرہ کہ از پشتِ دُرشتِ تو ریخت | گوہرے از مُہرۂ پشتِ تو ریخت
گوہرِ سلکِ تو چو رفت از میاں | مہرہ مُخلخل شود از ریسماں
نفسِ تو اجوشش تو بے تاب کرد | نطفۂ تو خونِ ترا آب کرد
مشتِ[5] بندار بود تا میلِ زیست | چند ز انگشتِ تو در عقدِ بیست
مشت کہ[2] از عقدِ تو نگر بود[3] | شصت و سہ از بیست فزوں تر بود[4]
چند نود باسہ توان داشت چند | مشت ز عقدِ نود و سہ بہ بند
مرد دم از شہوتِ آمادہ زد | زاں گرہ نیفہ نرومادہ زد
مردیِ آں مرد کہ کم جوش کرد | ہر دو گرہ بر زد و خاموش کرد
مرد نہ آں شد کہ ز شہوت پُر است | مرد کسے داں کہ ز شہوت بریست
طفل کہ بازی دہدش دست تو | در صفِ مرداں بہ بلاغت نشست
مرد کہ تو بالغِ دیں سازیش | اوست کہ شیطان نہد بازیش
زر دِہ خواہی ز زنا روئے را | پردہ فگن چشمِ زناجوئے را

---

ل ہم از     ے۵ یہ تین شعر عقدِ انامل کے متعلق ہیں بیس کی شکل یوں ہے کہ ابہام کا سر سبّابہ اور وسطی کی گھائی میں رہے۔ یہ خاص حالت کا نقشہ ہو جاتا ہے۔ ترسٹھ کا عدد یہ ہے کہ انگوٹھے کا سر انگشتِ شہادت کی دوسری پورے کی لکیر پر رکھو اور خنصر، بنصر، وسطی کو بند کر لو اس میں علیحدگی اور ترک پائی جاتی ہے۔ ترانوے کے عدد سے تمام مٹھی بند ہو جاتی ہے۔ اس طرح کہ انگشت سبّابہ کو ابہام کی جڑ میں گول کر کے ملا لو اور باقی تین انگلیاں بند کر لو۔ باقی معنے صاف ہیں ۱۲

ل۲ گراز   ل۳ شود   ل۴ فزوتر   ل۵ شود

دیدہ بود مہرہ کشِ دل بعین        نرد نہ چنبد مگر از کعبتین

ریم سگان ست بہر سو نگاہ        شیر سر افگندہ خرامد براہ

آں کہ بچہ رشتہ کشِ زاہدست        جعدِ غلام و زنخ شاہدست

کند بود گرچہ کہ دندانِ گرگ        ہست زبانِ برہ سوہانِ گرگ

چشم پلیدی کہ ز پاکی پرد        بے بصرست آں کہ فریبش خورد

پیچ کہ شد غمزہ زنی سازِ او        کور بود آں کہ خرد نازِ او

دل مکن از شہوتِ آلودہ شاد        خیرہ بدہ نقد جوانی بباد

ستر ملائک مطلب کاے سلیم        باقی از سبلتِ شیطاں گلیم

تاکیت از رخصت دیوان شمار        وقت عزیمت نرسیدت بکار

گر بعزیمت نہ دلت خوں شود        دیو تو لاحول کہ بیروں شود

ہر کہ دریں زاویہ ابلہ وش ست        فسق مرا او را انجامش خوش ست

زنگی ناخوش بعماری درون        حور شمار د عرقش از برون

صندل ہندو کہ بہ پیشانی ست        غالیہ میسر ز شیطانی ست

ایں چہ زمان ست کہ در ہر طرف        ہست بفسق اہلِ جہاں را شرف

ہر نفسے کار گشتہ پیشتر        خواری دیں باشد ازیں بیشتر

---

۱؎ مہرۂ دل کش بعین  ۲؎ مہرہ کش ـ وہ شخص جو گاہا یا کسی دوسرے کو مہرے سے جلاوے ۔ ۱۲  ۳؎ پیچ اور
چخ ـ دونوں مترادف ہیں ایسا شخص جس کی پلکیں گر گئی ہوں اور اس کی آنکھوں سے پانی بہتا رہے ۱۲
۱؎ یا فتی  ۳؎ و ۴؎ بلوث ـ بلونِ  ۵؎ عرقش  ۶؎ عزب ـ مجرد ـ کوارا ـ بے بیاہا ۱۲  ۶؎ ازیں

آں کہ بفرضے نکند کاہلی — متقی اش نام کنند و ولی

بس کہ شد از کفر جہاں پُر ز دُود — آں کہ شراریست چراغے نمود

کرم شب افروز بشامِ چو زاغ — دُود بود آں کہ نماید چراغ

پیکرِ سیارہ کہ تاریک شد — پارۂ نور از شبِ تاریک شد

وائے نہ یکبار کہ صد بار وائے — زیں ہمہ گبرانِ مسلماں نمائے

دعویِ دین و دلِ بے ترسناک — خندہ مزن بیہدہ بر دینِ پاک

زیرِ لب ایں خندۂ بد را بکش — زار گری آتشِ خود را بکش

دوزخ سوزندہ شد از عالمے — بس بود از گریۂ مجرم نمے

دُودِ گناہت چو سیہ کرد روے — رفت سیہ زآب و دیدہ بشوے

اے ہمہ بر نسبتِ گبرانت زیست — نام مسلمانیت از بہر چیست

نیکوئی از نقش نہ از نام رُست — زیورِ طاؤس ز اندام رُست

آں کہ تنگ از شرع فراتر زدہ است — اللہ و یا رب کہ زند عربدہ است

زشت بود از عزِ کاہل ستیز — غلغلِ تکبیر زدن در گریز

ہندوے بتا کہ کند قبلہ راست — راست چو در قبلہ نباشد ہباست

دیں چو عمارت نپذیرد ترا — ہرچہ کنی دست نہ گیرد ترا

گبر کہ چہ کند زبہرِ ثواب — رفت بآتش ہم ازاں راہِ آب

باش کہ تا نامہ بدستت نہند — چوں شکنِ نامہ شکستت دہند

---

۱؎ ہر کہ ۲؎ بشام ۳؎ چو ۴؎ و آتش ۵؎ سوزندہ کہ ۶؎ بود سش ۷؎ کرنہیں

نامه چه خوانی چو به پیچی روان — هرچه بخوانی و به پیچی مخوان
تا ذلت از ترس نه لرزد چو بید — مغفرت امید دار از امید
خوف و رجا هر دو با یمان زند — نور دو خان هر دو بقرآن زند
گر بریاضت صف جولان تریست — رخش برون تاز که میدان تریست
تا علم شرع بیان روی تست — گنج دو عالم بسترازوی تست
میوهٔ حالت ندهد شاخ شرع — تا نگشی آستین از اصل و فرع
طرح درین خانه چه افگندهٔ — خیز در خواجه زن ار بندهٔ
علم گرت نیست ذخیره زبس — فاتحهٔ از سر اخلاص بس
در بود ت علم و عمل هر دو خویش — پرتو یک شمع زد و شعله بیش
عید که در جمعه مهیا شود — نور دو عید ست که یکجا شود
از تو که رحمان طلبی می کند — از پی رحمت سببی می کند
ورنه در آن درگه نه ملک اندکیست — کردهٔ و نا کرده به پیشش یکیست
گرنه بهانه است زبهر کرم — از عمل باش چه بیش و چه کم
تا که خرد مهرهٔ رخشان تیغ — تا چه برد آرهٔ پاسی ملخ
باک نداریم ز خشم و عتاب — کار چو با دست بروز حساب
بس بود از وی بخطا و صواب — جائزهٔ إِنَّ عَلَيْنَا حِسَابُ

---

ن۲ حالات ن۳ فاتحات ن۴ بیش ن۵ بود ن۶ رحمت ن۷ بحر کرم

گرچه عمل نے بقیاس عطاست ‏ هم ز عمل دست کشیدن خطاست

کار کن اے دوست که زین کشت زار ‏ تخم عمل راست برے بیشمار

ور عملت نے بجزائے سزاست ‏ آں که خدا می نگرد هم جزاست

## حکایت زاهدے که از جمله مزد طاعت بدیدن حق تعالی قناعت کرده

زاهدے از خوان رضا توشه گیر ‏ گشت ز غوغاے جهان گوشه گیر

شد ز بے لقمے سجده نهانیش ‏ خاک زمین صندل پیشانیش

تا به نود سال درین داوری ‏ داشت ز توفیق خدا یاوری

صبح دمے خضر ز خضرا گذشت ‏ سوے نهانخانهٔ رازش گذشت

گفت ز علمے که مرا داده اند ‏ ق ‏ معرفت هر دو سرا داده اند

می نگرم کاین عمل صدق زاے ‏ می کنی و می نه پذیرد خداے

پیر ز حالت چو گلے بر شگفت ‏ آستینے از طرب افشاند و گفت

گر نه پذیرد ز من هیچ کس ‏ آں که نگه می کند آنم نه بس

من عمل خویش کنم بنده وار ‏ آں که خدائیست برانم چه کار

خسروا اگر دین طلبی کار کن ‏ طاعت یزداں کن و بسیار کن

---

(۱) درین ‏ (۲) ز بے ‏ (۳) در لے ‏ (۴) می شگفت ‏ (۵) ریزه

کن مکن بیش بہر گفتنی — آں چہ نشیند بہ پذیر فتنی

## مقالۂ ہشتم در شکر صوفیانِ صافی نوش و شکرِ لعل نوشانِ ازرق پوش و گام گزاریِ پیش قدما خطوتین قد وصل و گرفتاریِ پاے در گلِ ماندگان طینت کالحمار فی الوحل و سرزنش دادارانِ فتگوی بہا جباؤ سر افرازیِ حکم دارانِ ترکِ ما سوی اللہ

اے قدم اندر رہِ مرداں زدہ — ہفت درِ گنبد گرداں زدہ

بر نزدی یک قدم از جاے خویش — تا نہی بر سرِ خود پاے خویش

خاک شو از بارِ لگد چوں گیا — بو کہ رسی بر فلکِ کبریا

لنگرِ آرام بیک گوشہ نہ — راہِ بلا را نہ رضا توشہ نہ

زندہ محنت علی ساز کن — بر سرِ ایوانِ فلک ناز کن

تا بسماکوسِ الٰہی زنی — دبدبۂ نوبتِ شاہی زنی

باز نہ دانند ز رہے ذلیل — صیتِ تو ز آوازِ پرِ جبرئیل

نامِ تو زاں مرتبہ کافزوں کنند — غلغلہ در گنبدِ گردوں کنند

---

۱؎ بر نزدی ۲؎ بردد جہاں ۳؎ زاندہ ۴؎ بارکن ۵؎ فلک باز ۶؎ بدانند ۷؎ صیت تو آواز ۸؎ زنند

گاه وغا در صفِ مردانِ مرد    نام نه برد آں که خدنگے نخورد
طبل که سوراخ کنندش بهپو    بهر برونِ رفتنِ آوازِ اوست
تا نشود خسته بصد جا دلت    نورِ دقایق نه شود حاصلت
چهرهٔ سنگ ار نه کنی گو بگو    دانه کجا سوده شود جو بجو
خواجه که صد مضمضه از می کند    وائے که آشامِ بلا کے کند
هست بسے صوفیِ پشمینه پوش    کش نرسد بانگِ مؤذن بگوش
چوں زمیش دور بسلطاں شود    تا بمحراب خنزیراں شود
شب پره در قبله خزد پُر فسوس    صبحدم از بانگِ نمازِ خروس
زاهدِ خشک از پے اندام شو    گشت سدا از جوے کساں آبرو
گر تو بمحراب شوی آب جوے    روغنِ زرنیخ شود آں آبروے
هر چه در آلودگی افتاد پاک    پیشِ نظرها نه بود تابناک
دیدنِ خورشید که نتواں ز تاب    بس که تواں دیدنِ تیزش در آب
رفعت از آلوده بتابد عناں    پست نماید تهِ آب آسماں
گر فنِ مردم بقیاس است زرق    ز آدمیاں تا بملا یک چه فرق
مصر مدینه است بفرق اندکے    مغرب و شام است بمعنی یکے

ن۱ حقایق ن۲ که او ن۳ در ن۴ عارفِ پوشیده نوش ن۵ رود ن۶ رود ن۷ بے ن۸ مؤذن ن۹ تا ...
عه که از مالِ دیگراں تمتع بیابی ۱۲ ن۱۰ آبروے ن۱۱ کند ن۱۲ تواں دید بدریاے آب ن۱۳ ز ن۱۴ درتنِ دانه ...

هست زاد و تا فلک آمد — خیمهٔ بی میخ نگیرد قرار

نور جهان از قدم اولیاست — جان نظر در جسد توتیاست

مرد به پشمینه در گردون[۱] کم بدان — کوست جهانی ته موئی نهان

حد بزرگان نه شناسد کسی — صحبت شان تا نگزیند بسی

زد بفلک تا نگری در حضور — چشمهٔ خورشید چو دریای نور

هر یک انجم که بچشمت کم است — در محل خویش یکی عالم است

آن که سها را نگری ذره وار — هست بمقدار زمین هژده بار

نسبت مردان هم ازین جا[۲] بگیر — مرشد اگر یافته پا[۳] بگیر

این[۴] همه مردان که ملائک نژند — مور نمایند و سلیمان فرند[۵]

چند چو سنگی بزمین در شوی — پرتو شان جو که گوهر شوی

پرتو اشراق چو بخشنده[۶] گشت — سنگ سیه جوهر رخشنده گشت[۷]

آن که زمرد ز قمر[۸] تاب یافت — لعل[۹] تر از چشمهٔ خور آب یافت

سر ته دامان کسی در سپر — گو کندت غرقه ز دامان تر

قبله مکن پیر خرابات را — تا بخرابی نبرد ذات را

ابروی قبله چو اشارت نمود — خشت و گل آمد[۱۰] برکوع و سجود

گرد ستون چون تو اضع قیام — بام زمین بوسه زند والسلام

۱. مرد پشمینه در رو ۲. جای گیر ۳. پای گیر ۴. آن همه ۵. ورند ۶. خورشید ۷. بخشنده نیست ۸. زخم ۹. رنگ ۱۰. آید

در پے آں پیر چہ پوئی بفرق | گو بدِ خود نیک نماید بزرق

مرد سیہ نامہ بزرق و غرور | تیرگیِ خویش نگارد بنور

برہمنِ بت کدہ کند سبحہ بید | تختہ سیاہش بود و خط سپید

بادہ و تسبیح بیک لب خطاست | مجلس و محراب بیک شب خطاست

مسجد و میخانہ چو یکجا بود | قطعِ حریفاں ز مصلا بود

طاعتِ آلودہ نیاید بکار | مشک جگر سودہ نیاید بکار

زمرۂ اوتاد کہ واصل شوند | ہیچ زنانند چو باطل شوند

صوفیِ میخوارہ کہ گرید زحال | گر ہمہ کشف ست مدان جز خیال

عکسِ خیالی کہ نماید زمے | ہست بسے زشت و تبہ تر زوے

صورتِ پاک از مے رخشاں مخواہ | صدق در آئینۂ شیطاں مخواہ

جز گروش تا گروی نیستت | محتشمی گرچہ جوے نیستت

در سرِ ایں رہ کہ تو داری بہ پیش | راہ زنانند ز اندازہ بیش

جاں مکن اندر سرِ کالا گرو | بار بنہ از و سلامت برو

دنبہ کہ گرگے بقفا گردش | پیری دم لنگرِ پا گردش

طعنہ کہ فربہ نزند بر نزار | گاہ تگ و تاختن آرد خمار

---

(۱) ایں (۲) چو برق (۳) فام [illegible]

اے کہ نگرود قدمت ز آب تر — جز قدم خشک چه باشد دگر

تر قدمی پایهٔ دیگر بود — گر همه ز آب قدمت تر بود

فقر کز و جان عدمے بیش نیست — جمله دمے و قدمے بیش نیست

زنده فقیرست که دم باشدش — اوست زنده که قدم باشدش

خضر و مسیحا که مکرم شدند — پایهٔ عمر از قدم و دم شدند

بین چه سبک باشد آن بو الهوس — کز نفس خویش برد هر نفس

مرده به آن خر که نه بهر جو — کرده بهر جا دم عیسے گرو

زر که ستانی و دهی چیست خس — خاصه که بستانی و ندهی بکس

خواجه که آسان نکند خورده خرد — شحنه خورد باقی و مطرب چو مرد

طرهٔ صوفی علف شاهدست — موش نه داند که جو زاهدست

زاهد زر دوست گره کرده سخت — عقده کشایان بکنش گاه رخت

غم نخورد کیسه بر سنگدل — کز پے زر خواجه شود تنگدل

نیشکرے کو گرهی ساز کرد — خلق بدندان گرهش باز کرد

آه ازین طائفهٔ زرق ساز — آستنے کوته و دست دراز

پشم سیه‌شان نه ز آگاهی ست — دام سیه از پے ده ماهی ست

---

۱ نگ [illegible] ۲ فقیرست ۳ [illegible] ۴ [illegible] ۵ [illegible] ۶ بکنی ۷ گر ۸ زرق [illegible]

زشت بود صوفیِ[۱] مهملِ زرش — موئے نه و کوهِ گران است سرش
مو چه[۲] تراشی بسرت بار سخت — خود شوی اصلح[۳] چو گران است رخت
زر چو[۴] بسنجید بسنگِ شکوه — هست گران تر بسے از سنگ و کوه[۵]
چونکه بسنجد سرِ تو بار موے — کوه چه سان می کشد آخر بگوے[۶]
دعوئے فقر و عملِ زر زندام — فقر گر[۷] این ست تجارت کدام
رندِ مقامر که بود پاکباز — به ز عبادتگرِ[۸] با حرص و آز
عاشقِ زر عاشقِ درگاه نیست — زانکه دوئی در خورِ این راه نیست
آنکه ز دنیاش نباشد غمے — حاصلِ دنیا دهد اندر دمے
وانکه گره[۹] زد بدلِ او درم — تهمتِ اسراف نهد بر کرم
کسبِ زر ار خود[۱۰] بشریعت بود — در روشِ فقر خدیعت بود
تا تو ندانی که زر از بت کم است — برهمنان را بتِ زرّین هم است
این همه شیخانِ خزائن پرست — برهمنانند - بتِ زر بدست
دنیا و دین هر دو بهم در نساخت — زهر ز پازهر بباید شناخت
کس به یکے کفه نکرده است وزن — سبلتِ شیر و مژه هائے گوزن

---

ن ۱ صوفیِ مهمل   ن ۲ مونه تراشی   ن ۳ اصلح چو   ن ۴ زر چو بسنجید
ن ۵ بسنگ و شکوه   ن ۶ آخر بگوئے   ن ۷ فقر کدامست و تجارت کدام
ن ۸ به ز عبادت   ن ۹ وانکه گره بر دلِ او زد درم   ن ۱۰ از جور

از پئے دنیا کہ نیرزد جوے — ہر کہ بخندد بگرید بسے

مرد رہی جانب یغما گزار — کار جہاں را بجہاں واگزار

ہر کہ سبک شد ز جہاں برکراں — بار سبک باید و ترازو گراں

گر تو[ن۲] بہ تمکیں بہ نیاز ایستی — مرتبہ نیست بہ از نیستی

بخت تو گر خفت نہ چنداں بدست — خواب پریشاں نگہی[ن۳] آں بدست

پاک روش را مکن از فاقہ عیب — گنج الٰہیش[ن۴] نگہ کن بجیب

سہل مبیں سختی سنگ فقیر — گوہر آں سنگ نگر بے نظیر

کوہ کہ بندد کمر از خارہ سنگ — لعل و زرے ہم دہد از کان تنگ

آب خور خاک کہ اندک بقاست — اے خنک آں کاب خورش بر سماست

سفلہ چو زیں[ن۵] چہ خورد سیر یافت — مدت بودن بجہاں[ن۶] دیر یافت

در تہ گلخن[ن۷] بزماں کرم خرد — زاد و جواں گشت و کہن گشتہ[ن۸] مرد

تا کہ ایں مزبلہ مسکن بود — راست چو کرمے کہ بگلخن[ن۹] بود

آں کہ ازیں جیفہ بروں رہ یافت — حال بر و خوش کہ نشد[ن۱۰] خوش بجاست

مرد نہ زیں جا[ن۱۱] چو بزنداں[ن۱۲] رود — گریہ کناں آید و خنداں رود

---

ن۲ گر تو نہ نیکی بہ    ن۳ کہ بگرد    ن۴ گنج الٰہی ست    ن۵ زیں رہ    ن۶ نخیاں دیر یافت
ن۷ در چہ گلخن    ن۸ کہن گشتہ    ن۹ ز گلخن بود    ن۱۰ بشد    ن۱۱ مرد نہ زن جا چو
ن۱۲ بزندان

راه رو ار پا نہ نہد بر ہوا — کے پرد از چاہِ زمین در ہوا
آں کہ ز دنیا بتہ لنگر ست — پرز دنِ او بہوا منکر ست
باید مرغے ز ملائک پراں — کش نشود لنگرِ دنیا گراں
نیست گراں بر تنِ پیلاں درائے — پشہ ہم از بانگِ درآید ز پائے
ہم سبکی جوے کہ پرد از زرا — بار جلاجل نشود باز را
کے رود ایں رہ بگرانی تنے — لنگرِ عیسےٰ چو شود سوزنے
شد تہی از سایۂ خود بر گراں — زانکہ شدش سایہ دریں رہ گراں
آں کہ نبا رک کلہ ترک دوخت — ہستیش از نیست بباید فروخت

## حکایت ترک شبلی کہ یکدرم در گرہِ خود نہ بست و خود در خلفانِ او جائے درم بستن نبود

شبلی از انجا کہ قدم پیش داشت — رشتے بدر دیزہ درو لیش داشت
گفت بپرس آنچہ تو دانی سخن — گفت کہ در ترک بیانی بکن
پیرِ درون دیدہ و بیروں شناس — صرفہ نگہ داشت سخن را بپاس

---

ل۱ پشہ ہم از باد    ل۲ درآید بپائے    ل۳ زانکہ شدہ سایہ    ل۴ مقصود درشت
ل۵ انچہ تو دانی    ل۶ درونِ دیدہ بیروں

نقد بسے داشت بہ بازی تباخت — در طلبِ نقد سوئے خانہ تاخت

آنچہ بَرو راہ زنِ راز گشت — داد و ہم اندر نفسے باز گشت

روئے بدو کرد شناسائے کار — کاسے بدر غیب ز خاصانِ بار

راز کہ در پردۂ صبح ست و شام — نیک بدانم کہ بدانی تمام

چیست کہ با اینہمہ گنجِ وجود — قفلِ مرا ہیچ کلیدی نبود

من چو[1] شدم سلسلہ جنبانِ آز — راہِ درِ خانہ گرفتی فراز

تا رسمے را کہ بدانی[2] صواب — خوانی و آنگہ بمن آری جواب

پیر بخندید کہ خاموش باش — عربدہ در گوشہ نہ[3] و گوش باش

من کہ بگفتار تو جستم ز پیش — راہ گرفتم بوطن گاہِ خویش

تا تو ندانی کہ دلِ راہ بیں — ہست دریں مرتبہ کوتاہ بیں

لیک[4] ازاں زر کہ نیرزد سفال — یک درمے داشتم از ملک و مال

بود بداں خسرہ در دم گرد — در کفِ درویش نہادم کہ رو

تا چو من از ترک[5] برآرم کلاہ — خرقۂ ازرق نشود زرقِ راہ

قلب[6] دم زانچہ وبالم بود — تا درم این سکہ حلالم بود

---

[1] من کہ شدم   [2] را کہ ندانی   [3] درگوشہ کن و   [4] لیکن ازاں

[5] از تنگ برآرم   [6] قبلہ ز رم آنچہ

شرم ندارم که به لب گفتن
یکدرم[1] نقد و ز ترکِ سخن
اے کہ نہ گردی تو بصد گنج سیر
چون دمِ تجرید بر آری[2] دلیر
پاے چو در فقر نہی زینہار
دست[3] چو خسرو ز گدائی بدار

## مقالہ ہفتم در انوار نفس خورسند که روشن چون نفس خورشید ست و ترک اہل مال که در قلب الم جاوید ست و چون کوه پا نہیاد در دامن گران سنگی خویش کشیدن و چون باد در خرمن ہاے خسان بہ امید جا نشتافتن

## نا و زیدن

اے دم از آئینِ قناعت زده
مہر بر ہاے صناعت زده
گر قدمت راست ثباتے دریں
بر تو فرو[4] ریختہ است گوہرتے دریں
صبر چو گنج[5] ست بکنج خراب
رو کہ توئی منعمِ کامل نصاب
مرد تونگر بصبوری بود
لیک نہ صبرے کہ ضروری بود
طالب زر دان زدرون بیقرار
در شکمِ مار بود پاے مار

---

(۱) یکدرم فقد ز (۲) دست ز (۳) بگدائی برآر (۴) فریض (۵) گنجے

کوزهٔ زر بهر تجمّل خرند — آب خوش از مشربهٔ گل خورند

قرصِ جو و کوزهٔ آبے بکنج — به که برون شربت سیب و ترنج

آن که دهن باز دَوَد پیش و پس — سیر نگردد مگر از خاک و بس

پاے مسافر که بخندد زخاک[1] — خاک خورد زان دهنِ خنده ناک

مرد که هر سوے بکامے[2] دود — پیش نشیننده غلامے بود

باد که با کوه نساید شکوه — بوسه زنان[3] بگذرد از پاے کوه

هر حرامے چه دوی حیله ناک — بارے اگر تنگ زنی از بهر پاک

هر حلالے که بود خوب خوب — گر کنی آن است هزاران عیوب

پاک نباید تنِ آسوده حال — رنج کشان راست مسلّم حلال

تیره تر آن خانه[4] که گنجش فزون — پاک تر آن لقمه که رنجش فزون

سوزنِ در زی بدو دانگ سیاه — هست به از تیغِ درم گیرِ شاه

آن زرِ سوزنده که چون آتش است — کے چو درم پارهٔ هیزم کش است

کنده سبک بر سرِ هیزم کشان — صندلِ تر برتنِ نازک گران

تا ز طلب از تنِ نازک نشان — زهره چه دارد خبر از کهکشان

ریگِ بیابان چو شد افروخته — شیر دَوَد چون سگِ پا سوخته

---

ن۱ بخاک ن۲ بگامے ن۳ زند ن۴ خاک

تافته گرد و چو قدم جای تو — هم تو کنی گنبد و هم پای تو

آن که به آسان خورش خویش شد — ز و شرف نفس بیک سوی شد

خواجه ز نانی که ندارد دهی — کفچه کند دست بکاسه[1] تهی

پشت منجم چو قوی شد ز قوت — زیر سطرلاب خزد عنکبوت

گرد تننده[2] چو بگرما خرام — رقص کنان گشت بصحرا و بام

جوله ازین شرم که شد سایه‌نشین — رفت فرو تا کمر اندر زمین

لقمهٔ خالص که بسختی کش[3] ست — ای خنک آن کس که بدانش خوش[5] ست

خواجه که داند روش زندگی — بر در دونان نکند بندگی

دارد ازان سان[6] جو خود را عزیز — کش نبود گندم سلطان بچیز

آن که بود سنگ و سفال[7] نوش — میل ز زر بیش بود بر جوش

ژاله که سنگش ز نم نو بود — نی[8] محک زر محک جو بود

نانی اگر هست میسر ز جو — از پی لوزینهٔ دونان مدو[9]

چهرهٔ خورشید ازان یافت نور — کو ز جهان گشت بقرصی صبور

ماه ازان کاست که زان جا[10] که هست — کفچه کند بر در خورشید دست

شد ششم انگشت زبر دست هیچ — کو نه قند بهر گرستن برنج

---

(۱) بکاسه (۲) گرده تننده (۳) کشی (۵) خوشی (۶) که جو (۷) صفای

(۸) سبی (۹) بدو (۱۰) ازان جا

دست بشو ز آبِ کساں تن بتن
دست مشو ز آبِ رخِ خویشتن

آبِ رخ از جوئے خسیساں مجوے
کن ز خوئے جبههٔ خود آبروے

ضامنِ روزیِ تو روزی رساں
دیدهٔ کورِ تو بسوے خساں

بہرِ حبے مرغ بده جا پرد
کرم هم اندر دلِ جو جو خورد

هرچه ز اسبابِ تو پرداختند
زاں چه تو دانی به ازاں ساختند

برگِ معیشت که نگهبانِ تست
هرچه که بایسته[1] ترا زانِ تست

آب[2] و هوائے که دمِ جانِ تست
سبلے درسے در همه جا زانِ تست

ز آتش و خاکے که نداری گزیر
خانه بخانه شده آرام گیر

گوهر و لعلے که نیاید بکار
چوں نگری قیمتِ او بیشمار

بودے اگر دانه چو[3] جوهر گراں
زنده که ماندی و[4] چه گوئی ز داں

ورنه ز دانه که ز زر ناں بدے
لقمهٔ درویش کے[5] آساں بدے

زر که شگفته چو بہاری ازو
جز نظرے بہره چه داری ازو

تا تو بدانی که کرم کرده اند
کارِ تو بیش از تو بهم کرده اند

هر دو[6] خوں خوار[7] که خوں شیرِ اوست
طبع در آرایشِ نخچیرِ اوست

---

۱۔ هرچه که بالیست ۲۔ آب و هوائے که دمِ جانِ ۳۔ دانهٔ جوهر ۴۔ زنده که ماندی که ماندی
۵۔ که ۶۔ دلِ ۷۔ خوں خواره

وان کہ نشو از نبات ست تا[1] — مطبخی اوست مہ و آفتاب

چرخ بدولابیِ شاخِ جوت — ابر لبقائیِ کشتِ[2] نوت

خاک بصد جائے شکم کردہ چاک — تات یکے خوشہ برون آ[3]دہ پاک

عنصر و اجرام بکارِ تو یار بکام — نشو و نما نیز چو عنصر بکار[4]

چرخ و زمیں ہر دو بیک جا شدہ — تا چو یکے[5] میوہ مہیّا شدہ

خادمِ اسبابِ تو چندیں کساں — تو ز پئے رزق[6] دواں چوں خساں

آں کہ فلک را بغلامیت خواند — رزقِ تو آخر نتواند فشاند[7]

ہر چہ کہ روزی ست رسد در زماں — وانچہ نباشد نرسد بیگماں

پس ز پئے آنچہ نخواہد رسید — بہرِ چرا بیہدہ باید دوید

از دلِ خورسند برآور نفس — کانچہ رسد بہرہ ہمان ست و بس

مردمِ ناقص کہ چخد[8] با قضا — پشہ لنگ[9]ست و منارہ عصا

لقمہ بدانی[10] کہ دہد کردگار — گنج[11] نہی بر دلِ نا استوار

یابیِ آں گنج کہ پاکش دہی — خاک بر آں زر کہ بجا کش دہی[12]

---

(۱) بابا (۲) این کشت (۳) داد (۴) نگار (۵) تو یک (۶) بدلِ تو آخر بتواند فشاند

(۷) نتواند رساند (۸) جہد ـ (۹) چخیدن ـ کوشش کرنا ـ جھگڑنا ـ چخد ماضی ہے ۔

(۹) کنکستہ (۱۰) برانی (۱۱) گنج (۱۲) نہی

بوئے عمارۂ سجز ابے رسال — سوختہ را دم آبے رسال

چشمۂ سبیل آور داز سلسبیل — قطرۂ گنجشک بنارِ خلیل

بے درمی ۔ نقدِ رضا پیش نہ — مختشمی لقمہ بدرویش دہ

حاصلِ دنیا خور ولب پاک دار — راہ خورشش[3] ز خس و خاشاک دار

لب کہ بود سادہ عسل خوش خورد — سلبت پُر دام مگس گسترد

با دمکن در سر ازیں خاک و خس — خوش خور و با خاک یکے باش و بس

بیں کہ بہ ہشیاری خود پیل مست — خاک بسر کردہ خورد ہر چہ ہست

برگی[4] دندان ز پسندیدگی ست — حلقہ تہی چشم ز بی دیدگی ست

شد شکم و حلقِ حو اصل فراخ — باز شکم تنگ بود دل فراخ

آں کہ ز آمال بود تشنہ حال — سیر نگردد ز دو دریائے مال

ریگ کہ تشنہ است ز غایت[5] بہ دل — خشک مزاج ست بدریا در ول

نقد گرہ بستہ و معدہ تہی — تاک[7] زسبے نیہ زہی ابلہی

اے غلہ را در غلہ داں کردہ گور — چند گرہ در[8] شکم و تنگ چو مور

نیشکرے کو سئے نابے دہند[9] — ق — صد گرہ سخت بآبے دہند[10]

---

(۳) خودش (۴) بینی (۵) بغایت

(۷) آنکہ زسبے نیہ (۸) بر (۹) بود (۱۰) بود

لاجرم افشار دہندش بسے ۔۔۔ پس بہرند آب(۱) کنندش خسے

جانورے کوست بجز(۲) آدمی ۔۔۔ معدہ چو پر شد بودش بیغمی

آدمی ست آنکہ نہ سیری(۳) بود ۔۔۔ بر سرِ سیری غمِ سیری خورد

بے خورشی کسبِ زر(۴) رایگاں ۔۔۔ ہست چو مزدوریِ گل رایگاں

آں کہ گہر دارد دکاں میکند ۔۔۔ جاں زبرائے دگراں میکند

چند با فزوں غمِ افزوں خوری ۔۔۔ شیر دمیست ہست چرا خوں خوری

چوں کنہ(ه) گاؤ کہ درراں خزد ۔۔۔ شیر زپستاں نہ مکد(۵) خوں خورد(۶)

باد تاسف مخور اے نامراد ۔۔۔ زاں کہ شکم سیر نگردد زباد

ہر دمِ حسرت کہ بدل درشود ۔۔۔ آتشِ حرص تو فزوں تر شود

آں کہ بدہ توسے بود جبہ ساز ۔۔۔ بفسرد(۷) از سردیِ خود چوں پیاز

واں کہ برہنہ است چو سیر از محن ۔۔۔ بگزردش ہم بیکے پیرہن

گل کہ بہر جامہ صد نو نہاد ۔۔۔ لرزہ کند با تنِ نازک زباد

خارِ مغیلاں کہ نہ برگے درست ۔۔۔ بس بودش جامہ ہماں توے پوست

---

(۱) ایں ۔ (۲) بہ از (۳) بسیری پرد (۴) خورش

(ه) کنہ ۔ چیچڑی جو ڈھوروں کا خون پیتی ہے ۱۲ (۵) نہ مزد (۶) مزد

(۷) بشفرداز

شقهٔ سلطان منگر زر ناب　　جبهٔ درویش[1] نگر ز آفتاب

ای که ترا دولت خورسندی ست　　شکر خدا کن که خداوندی ست

گر ز خرد پای بداماں توی　　جای نگه دار که سلطاں توی

شربت آسایش تو آب بس　　مشعلهٔ شام[2] تو مهتاب بس

گرچه خوری شربت جلاب ناب　　تشنگی دل نه رود جز بآب

با همه شربت چو ز آب ست نوش[3]　　بهر تکلف به تکلف مکوش

آب عنب گشت[4] حلالت بکام　　فعل تو کردش به تکلف حرام

گرمی و میوه نه رایت بود　　شربت آبی همه جایت بود

در چه بری لقمهٔ[5] سیری بزیر　　سیر بود لقمه خور نیم سیر

آنکه[6] ملش آرزوی تن بود　　سیر نباچار بیک من بود

خرکه منی جو بیکی دم خورد　　دل شودش جو جو اگر کم خورد

با کم کم ساز چو پیش آیدت　　تا دهدت فوق چو بیش آیدت

سیر بسیرت چو دمادم رسد　　رنجه شوی لابد اگر کم رسد

شیر سیاهی[8] بسگ دکاں مشو　　باز سپیدی بمگس خواں مشو

آنکه[9] شکم دشمن و خویش[10] تو شد　　تنگ و فراخ از کم و بیش تو شد

---

ن۱ درویش نگر ز آفتاب　ن۲ بام ۱۲　ن۳ بهوش　ع۴ شیرهٔ انگور ۱۲　ن۴ قمر

ن۵ نیمه ۱۲　ن۷ وانکه　ن۸ شکاری　ن۹ آنکه　ن۱۰ دشمن خویش

خود بشو و چرم بحیلت گری     تنگ ز خشکی و فراخ از تری

گرچه که بتوان بدو نان زیستن     با کم[1] از آن نیز توان زیستن

چند کشی از پیٔ بیشی گزند     کوش بخورسندی[2] و باش ارجمند

## حکایتِ پیرِ گران سنگِ کوهسار که از نباتِ خشک حلوائے خرسندی خود ساخت

کارشناسی پیٔ کارے گرفت     رفت بعزلت[3] بنِ غارے گرفت

شد ز گریبانِ کشی غم ستوه     دامنِ خود بست بدامانِ کوه

تن ز تنعم بجفائے نهاد     دل ز قناعت بگیائے نهاد

خاصگیِ از ملکِ[4] آن دیار     روزے از آن سوے گذشت آشکار[5]

گوشه نشین را بطواف اندرون     دید چو سیمرغ بقاف اندرون

پیکرے از کرب[6] محن چون خلال[7]     قامتی از سلخ فلک چون هلال

رنجه شدش دل بچنان دیدنی     کرد زبان رنجه بپرسیدنی

کاے بمحن داده جوانی بباد     روز تو پیرامن پیران مباد

کام تو از بودنِ این گوشه چیست     در رهِ وادیِ طلب توشه چیست[8]

پیر بدو گفت که اے ارجمند     بیخبری ز آفتِ چرخِ بلند

---

ن۱ با کم   ن۲ به خرسندی   ن۳ رفت در غلت   ن۴ ملکانِ   ن۵ آشکار   ن۶ کو کرب   ن۷ خیال
ن۸ کام چو دایه طلبید توشه

من که شدم آگه ازین کارگاه — بار برون بردم ازین بارگاه
زاویه کردم بستهٔ خارهٔ — طعمه گرفتم ز گیا پارهٔ
گفت سوارش که مگو بیش و کم — آدمیان را چه گزیر از شکم
گر تو زنی دست بفتراک شاه — وارهی از خوردن مشت گیاه
پیر بخندید[نا] و بدو گفت باز — کاسه شده بازیچهٔ دست نیاز
گر تو قناعت بگیا کردهٔ — بندگی شاه چرا کردهٔ
هر که بسهلی ز جهان شاد گشت — همچو من از بندگی آزاد گشت
وآنکه طلب کرد حلاوت بکام — ماند چو تو همچو خودی را غلام
خیز دلا برگ قناعت بساز — تات چو خسرو ندواند نیاز

مقالهٔ هشتم در بلندی پایهٔ عشق که صفت صفوت روحانی ست و پلیدی مایهٔ فسق که شهرهٔ شهوت شیطانی ست و کشف ظلمت شبهای فراق که سرمهٔ بیخوابی بیداران ست و شرح لذت و یگانگی وصال که بادهٔ خرابی هوشیاران ست و بیان حسن معشوق که فضل تفضیل ست و بیان محن

---

نا بخندید بدو گفت ۱۲

# عاشق که فصل و تفصیل ست

چون تنِ آدم ز گِلِ[ن۱] آراستند — خانهٔ جاں بهرِ دل آراستند
آدمی آن ست که در وے دل[ن۲] ست — ورنه علف خانهٔ آب و گل[ن۳] ست

دل نه همان قطرهٔ خون ست و بس — کز خور و آشام برآرد نفس
دل اگر این مهرهٔ آب و گل ست — خر هم از اقبالِ تو صاحب دل ست
لیک دل آن شد که هوائے دروست — وز طرفی بوئے وفائے دروست
زنده بجاں خود همه حیوان بود — زنده بدل باش که عمر آن بود
زندگیِ دل چه بود؟ سوز و داغ — مرده بود هر که نسوزد[ن۴] چراغ
زندگیِ جوز دلِ دردناک — زندگیِ کالبدی چیست؟ خاک
شوق نه در آب و گلِ قالب ست — مست نه گردد خم اگر تا لب ست
سیخ کجا داند ذوقِ کباب — شیشه چه آگاه ز بوئے گلاب
گرچه دهاں لقمه ز انگشت خواست — ذوق دهاں است نه انگشت راست
کفچه ز دیگ ار چه که حلوا کش ست — چاشنی آنراست که حلوا چش ست
غمزده به جاں که غم اندوز نیست — سوخته به دل که در و سوز نیست
سردیِ دل مردگیِ دل بود — خوں چو به تن سرد شود گِل بود
زاهلِ تکلف نتواں یافت سوز — تا نبود شعلهٔ هستی فروز

---

ن۱ گِل — ن۲ دلیست — ن۳ گلیست — ن۴ هرچه نسوزد

عشق زبانی ز ہر افسردہ پرس | سوزش آں از دل آزردہ پرس
ذوق نمک گرچہ زباں را خوش ست | چوں بجراحت فگنی آتش ست
خون دل سوختگاں باشد آب | گریہ کند بر سر آتش کباب
گرچہ کس از خستہ نہ کاوش کند | ریش نمک خوردہ تراوش کند
نافہ کہ بو از ہمہ سو گرددش | پوست کجا پردۂ بو گرددش
آہ گواہ دل غمکش بود | دود نمازی آتش بود
موم بود دل کہ ز عشق ست زار | کو بگدازاو فتد از یک شرار
ہشت[1] چو دیوار تن زود سیر | کاہ گلی کردہ و سنگی بزیر
خرقۂ[2] آلودہ ز صدق ست دور | ہیزم تر دود بر آرد نہ نور
سوختہ را جنبش والا بود | کوشش آتش سوئے بالا بود
مشعلۂ عشق چو شد خانگی | سوختہ شد عقل بہ پروانگی
کشتۂ ایں تیغ سیاست بسی ست | آنکہ اماں یافت ازو کم کسی ست
راند چو بر تختۂ ہستی قلم | عالیہا سافلہا زد رقم
زلہ بہانی انساں نہاد | داغ بہ پیشانی شیطاں نہاد
راند چو بر خصم کہن کینہ را | گشت بخاک آتش دیرینہ را
قاعدۂ خاک بر اختر کشید | رایت آتش بزمیں درکشید

---

[1] نیست   [2] خرقت

دادگاں را بلا تک برات | گرد بدل لا زشہادت بلات
جام چہ آگہ کہ چہ صہباست ایں | غوک چہ داند کہ چہ دریاست ایں
ہشت حدیقہ چمنِ ایں گلند | چار فرشتہ مگسِ ایں گلند
چرخ کہ زیر ست و زبر ہر نفس | زیر و زبر کردۂ عشق ست و بس
طبع کہ میلش سوے مرکز بود | از کششِ مرکزِ آں خر بود
روح دریں زاویہ بیگانہ ایست | عقل دریں سلسلہ دیوانہ ایست
آنکہ بچشید ایں قدحِ تلخ فام | تلخ شدش چشمۂ حیواں بکام
شربتِ شیریں بخمارے خورند | بادۂ تلخ از پئے کارے خورند
چاشنی بادۂ تلخ آنکہ یافت | روے زشیرینی عالم بتافت
شیفتہ از بوے می افتد خراب | عارفِ ہشیار ز بوے گلاب
جاں بیکے جرعہ کہ ایں نکتہ ریخت | کرد خرد حملہ و بیروں گریخت
زندہ نہ آنست کہ جانے درست | اوست کہ از عشق نشانے درست
جان کہ نہ عشقش بود آں بازی ست | عشق نہ بازی ست کہ جاں بازی ست
چند بری عشق ببازی بسر | عشق دگر باشد و بازی دگر
ہر کہ در عشق بجاں فرد نیست | گر صفِ کافر شکند مرد نیست
زندہ دلاں خوش زغمِ دل شوند | جانوراں پاک بہ بسمل شوند

---

۱ مرکز ش ۲ کشند ۳ حرف ۴ زجاں ۱۲

پاک‌روانے کہ باآگاهی اند — کشتهٔ حق چوں ملخ و ماهی اند

بہ کہ دریں رہ برضا ایستی — رنجہ شوی[ن۱] چوں بقضا ایستی

گر همه بر دیده زند دوست تیر — منت بر دیده نه و ده پذیر

چوں تو فغاں از سرِ خارے کنی — بہ کہ جزا زعشق شمارے کنی

دل کہ اسیرِ رخِ رنگیں بود — موم شود گرچہ کہ سنگیں بود

خارا اگرچند بود تیز سر[ن۲] — آتشِ سوزنده ازو تیز تر

روے نکو راحتِ نظارگی ست — بر دلِ عاشق غم و آوارگی ست

آنکہ تو بینی رخِ زیبائے شمع — سوزشِ پروانہ شد و زیبِ جمع

صورت شاهد اجلِ معنوی ست — خطِ مسلسل رقمِ جادوی ست

کس ز رخِ خوب وفائے ندید — کیست کہ آں دید و جفائے نہ دید

هر بتِ زیبا کہ جمالش بود — فتنہ نیا[عہ] زادهٔ خالش بود

مردنِ عاشق نہ[ن۴] زغم خواری ست — کز پئے جاں غمزه بدل[ن۵] داری ست

نز هوس ست ایں همه آشوبِ دل — هست بِرا مژه جاروبِ دل

دل کہ بود[ن۶] شیفتہ نے از خود ست — حاجبیِ ابروے خوباں بد ست

سیمبرانے کہ تو بینی چو ماه — عقربِ جاں اند ز زلفِ[ن۷] سیاه

---

ن۱ مشو  ن۲ تیز تر  ن۴ عاشق کہ  ن۵ بجاں داری  ن۶ دہد  ن۷ چو ہار

عہ نیا بالکسر جد یعنی پدرِ پدر و بمعنی قدر و عظمت نیز آمده۔ نیازادهٔ عیص اسحاق بود ۱۲

طرۂ شاں دزدِ ولایت زن ست ‌ ‌ ‌ نرگسِ شاں آہوئے[1] شیر افگن ست

گرچہ ہمہ چشم و چراغ دلند ‌ ‌ ‌ سوختہ داند کہ چہ داغِ دلند

مایۂ مہر اند و لے کینہ جوے ‌ ‌ ‌ دشمن جانند و لے دوست روے

آفتِ تقوی لبِ می نوشِ شاں ‌ ‌ ‌ زلف بلائے بہ بنا گوشِ شاں

چوں خطِ شاں سرمہ دہد دز شراب ‌ ‌ ‌ کیست کزاں بادہ نہ گردد خراب

دل شدہ گاں را رخِ زیبا گل ست ‌ ‌ ‌ مستیِ بلبل نہ ز بل کز گل ست

گر نبود دیدۂ شہوت گرائے ‌ ‌ ‌ چیست بہ از دیدنِ صنعِ خدائے

دیدنِ خوباں ست بشہوۃ وبال ‌ ‌ ‌ قند چو می گشت نباشد حلال

گر نگری پاک رخِ لالہ فام ‌ ‌ ‌ نیست گل و لالہ بدیدن حرام

آنکہ ز حق پاکیِ چشمش عطاست ‌ ‌ ‌ منع ز رخسار بتانش خطاست

دیدہ کہ در وے نظرِ پاک نیست ‌ ‌ ‌ سرمۂ آں دیدہ بجز خاک نیست

دیدہ نباشد کہ نظر نیستش ‌ ‌ ‌ کور چہ بیند کہ بصر نیستش

دیدۂ بادام کہ بے نور نیست ‌ ‌ ‌ از گلِ بادام[2] چہ آگہ کہ چیست

دل چو رخِ خوب تمنا کند ‌ ‌ ‌ دیدہ بناچار تماشا کند

زانچہ کہ دل راغمِ آوارگی ست ‌ ‌ ‌ دیدہ چہ آگاہ کہ نظارگی ست

زاں دلِ آزردہ خرابی کند ‌ ‌ ‌ گو[3] چو نمک یافت کبابی کند

---

[1] طرۂ ‌ ‌ [2] گل دبادام ‌ ‌ [3] گرچہ

هر صنمے را کہ نمک بیش تر | خستہ دلاں را دل ازو ریش تر
حسن بہ نیکوئی رنگ ست و بو | ہرچہ کند جاے بد اہا نکوست[1]
نیست غم از رنگ و صفائے کہ ہست | ناز و کرشمہ ست بلائے کہ ہست
باز چو در شکنہ گشت از جمال | شہ کندش خونِ کبوتر حلال
آنکہ درو شوخیِ خوباں کم ست | میل بد و ہست و لے یک دم ست
نافہ کہ بوئیش نباشد بپوست | خوں فسردہ نتواں داشت دوست
خوب کے اوحسن ندانذ فروخت | سینہ ز آتش نتواند بسوخت
باغ چہ داند کہ چہ چیزش خوش ست | گل چہ شناسد کہ چرا دلکش ست
لاجرم آنکس[2] کہ بگل روے کرد | داد ز دستش چو و مے بوے کرد
آدمی ست آنکہ بلاے دل ست | آفتِ پوشیدہ براے دل ست
ہستیِ ایں طائفہ سرتا قدم | عاشق و معشوق شد و عشق ہم
آنکہ دماغِ بشر ایں بوے یافت | قابل آں بود ازاں روے یافت
فیض ز قالب[3] کہ نداند گزشت | بر دگرے خود نتواند گزشت
آئینہ و آب بود عکس گیر | نیست گل و سنگ تصور پذیر
دیدہ نہ خود دید ز نزدیک و دور | قابلِ آنست کہ بیند ز نور
گوش کہ صد مشعلہ باوے بود | نیست چو قابل نظرش کے بود

---

[1] ہرچہ بدل جاے کند آں نکوست [2] آں کو بگلے [3] قابل

نقد وفا عشق شمارد نه هوش — روی نکو چشم شناسد نه گوش

چاشنی دارد هر کس بکام — شهد ز لب پرس گلاب از مشام

باز نه قابل دل هر مردم است — بس دل مردم که بغفلت گم است

در رود آتش بدل سنگ تنگ — راه نیابد بدل همچو سنگ

وآنکه بود آتش او خانه خیز — رخت وی از شعله ندارد گریز

شوق نباشد به تمنای نرم — تا نبود جوشش[ن۱] خونهای گرم

پوست چو شد پاره واز بند ماند — خونش[ن۲] چو شد سرد ز پیوند ماند

دوست که مهرش به تمامی بود — جزوی از اندام گرامی بود

جزوی از آنکس که ببرند پاک — مرده بود گر نه شود دردناک

قدر عزیزان نبود در حضور — چاشنی وصل ندارد صبور

دوست بصحبت چو فراوان بود — خوار شود گر همه سلطان بود

آنکه لقب خسرو و شاهش کنند — زانست که از دور نگاهش کنند

عاشق مفلس که دلش برشته است — گر[ن۳] طلب وصل کند ابله است

گرچه بسوزد دل حر[ن۴] باز تاب — کی دهدش چشمهٔ خورشید آب

لیک چو خورشید بود جلوه گر — ذره نا چار شود[ن۵] گشته سر (ل سرگشته ۱۲)

سوخته[ن۶] را دل بود از صبر دور — آتش سوزنده نباشد صبور

---

ن۱ کوشش ن۲ خویش ن۳ پس ن۴ خرما ن۵ بود ن۶ سوخته دل

دل که بسوی رخ دلکش بود[ن۱] — هست چو موی که بر آتش بود[ن۲]

کرم که مردانه[ن۳] بر آتش پرد — بوسه از شمع بجانی خرد

ای که ز جانان کنی افسانهٔ — کم نتوان بود ز پروانهٔ

## حکایت گلخن تاب که پیش جبههٔ معشوق از گرمی مهر او سوخته شد

گلخنی کرد بشاهی نگاه — رفت دلش در خم[ن۴] گیسوی شاه

شه چو بگرمابه رسیدی فراز — سوخته بر دیش برابر نماز

در رخ شاه دیدی و بگریستی — گاه بمردی و گهی زیستی

شاه درو دیدی و دریافتی — در دل ازان سوز اثر یافتی

کردی ازان گریهٔ زو دیده جوش — خندهٔ دزدیده نهفتی بنوش

روزی ازان غم که عنانش گرفت — جذبهٔ عاشق رگ جانش گرفت

رخش زگرمابه دگر سوی تافت — گرم سوی گلخنی خود شتافت

گلخنی سوخته[ن۵] کان سوی دید — تاب نیاورد چو آن[ن۶] روی دید

او شده زان سوی بنظاره غرق — سوی دگر شعله گرفتش چو برق

سوخته ز تن نیمی و برخاست دود — او تماشا ز خود آگه نه[ن۷] بود

---

ن۱ رود ن۲ رود ن۳ پروانه ن۴ در دل بگیران شاه ن۵ تافته ن۶ کزآن
ن۷ که بود

سوختنش دید چو معشوقِ خام　　تا بدود سوختہ بود او تمام
ایکہ بمیری ز تفِ یک شرار　　لاف چو خسرو مزن از عشقِ یار

مقالۂ نہم در موافقت و موافقتِ رفقاے با اتفاق و معاندۂ مباعدتِ قرباے بانفاق و استدامتِ محبتِ محبانِ مع الاحباب در عنا و غنا و استقامتِ قلوبِ مودتِ مصاحبانِ مع الاصحاب در خلا و ملا و بے دیدگی آں تہی چشماں کہ از خساں چشمِ مردمی دارند و مردمیِ آں دور بیناں کہ خارِ دوستاں را بدیدہ قبول کنند و چشم نخارند

زان ہمہ کآدابِ نکوکاری ست　　پایۂ اوّل ادبِ یاری ست
زانکہ در آفاق ز برنا و پیر　　ہیچکس از دوست ندارد گزیر
چوں نتوان دامنِ صحبت گزاشت　　باید اندیشۂ صحبت گماشت
دوستے باید آں گونہ جست　　کاں ابد الدہر بماند درست
ہمدمے کش نہ درازست اُمید　　ہیچو خضاب ست بموے سپید
گونہ خود رنگ نہ گردد ز تاب　　زود رود رنگِ تکلف ز آب
دیدہ چو گردد ز سپیدی چو شیر　　کے شود از سرمہ سیاہی پذیر

یعنی قدرتی ۱۲

بتا [illegible]

خانہ کاشانہ بود از خشتِ خام — پست شود از دوسہ باران تمام

ہر کہ حقِ صحبت یاران نشناخت — عمر ہم اندر[1] رہِ ایشان بباخت[2]

دوست نگر دشمنِ کم نغز را — دزد[3] شمر مخلص بے مغز را

دوست مگو آنکہ ز دو پوستی — باز نداند ادبِ دوستی

پستہ بود یار وفادار نغز — کو بود آگندہ لبالب ز مغز

آنکہ چو خرماست رفیقش مخوان — کوست برون مغز درون استخوان

با کہ دمہ صحبت از انسان گزین — گر تو خردمند شود[4] ہمنشین

چند چو آتشکدہ آہنگران — دود و شرارے دہی از ہر کران

باش چو عطار کہ پہلوے او — جامہ معطر شود[5] از بوے او

آدمی از خوے نکو خوش بود — خس ہمہ جا در خورِ آتش بود

ہمنفسانے کہ دریں عالم اند — بیشترے محرمِ صحبت کم اند

تا توئی از روے تو باشند شاد — چون تو شدی پیش نیارند یاد

دوستی از ہر کہ گمانت بود — چون نگری دشمنِ جانت بود

یار نکو ہست چو تیغے بہ مشت — دوست چو آئینہ ندادست پشت

تیغ دو روے ست چو بینی گہر — آئینہ از پیش دگر پس دگر

مشرق و مغرب ہمہ پُر ہمدم ست — لیک ازاں گونہ کہ باید کم ست

---

ن۱ عمر چرا در رہ ن۲ نباخت ن۳ درد ن۴ بود ن۵ شوی

شیشهٔ سبز ارچه زمرد وش ست ‏ لیک آن[ن۱] زو پرس که گوهر کش ست

هر که سلامے کندت یار نیست ‏ هر صدفے را در شهوار نیست [یعنی جوہری ۱۲]

چون نتوان یافت دریں روزگار ‏ یار که آن را بتوان گفت یار

تا فلک از پرده دغاے نباخت ‏ اهل زنا اهل نباید[ن۲] شناخت

کن ز سگ[ن۳] و بوزنه ایوان تهی ‏ تا ز شتر گربهٔ عالم رهی

سفله ز دشمن بتر ست اے عزیز ‏ کو نبود با دل خود راست نیز

شوخی نادشت[ن۴] ز جلاد بیش ‏ کو تنِ غیرے برد این رانِ خویش

یار دروں تیره برون نه[ن۵] زیاد ‏ گر همه لاله ست روان کن[ن۶] بباد

زاغ دلاں را قفسِ شوم ده ‏ مغزِ غلیواز و سرِ بوم ده

یارِ کژ البته بود کژ نشاں ‏ خواه تو بر چشم چو[ن۷] ابرو نشاں

مردمی از کس مطلب بیش و کم ‏ گر مثل قرهٔ عین ست هم[ن۸]

نفس تو هم با تو موافق کم ست ‏ دیده[ن۹] دو رنگ ست و سیه دل هم ست

چشم کز و مردمی ست هست امید ‏ نور سیه دارد و ظلمت سپید

نز سر و گوش آدمیست آدمی ‏ دیو بود مردمِ بے مردمی

کرسی و تخت ست بقوة درخت ‏ کنده بود ناشده کرسی و تخت

---

ن۱ ازاں ن۲ نباید ن۳ سگ بوزنه ن۴ نادہشت علاوه اور معنوں کے جھری بار فقیر کو بھی کہتے ہیں ن۵ پرزباد ن۶ زباد ن۷ بر ن۸ وهم ن۹ دو رنگست و

آدمی از مردمیت مردم ست | عود که بویش نبود هیزم ست
لطف که با روی ترش کرد یار | بر دلِ یاران نبود خوشگوار
سرکه که با آب در آمیخت ناب | نے مزهٔ سرکه و نے ذوقِ آب
فاقه به از تلخ بود میزبان | کور به از خفته بود پاسبان
کس به تکلف نشود دوست رو | تا به طبیعت نبود[1] دوست خوے
عکس تو کائینه پذیرد درست | کے چو تو هست ار چه بصورت چو تست
ز اهلِ صفا دامنِ تر را چه تاب | آبِ ملوث نتوان شست ز آب
گرچه که رخشنده تر آبے بود | چونکه بود تیره خلابے بود
گر شمری دوست کسے را شمار | کو بود اندر غم و شادیت یار
دوست که در شادی و غم نیست دوست | زو چه شوی شاد بغم[2] خود هم او
یار چو در کار نباشد غم ست | کار که بے یار بر آید کم ست
یارِ غرض جوے فراوان بود | آنکه کشد بارِ تو یار آن بود
عزت باز ست ز بهرِ شکار | ور نه همه مرغ بود طعمه خوار
اشکره بر لب زده مهرِ سکوت | می نکند[3] هیچ سخن جز که قوت

---

ن[1] نشود

ن[2] شاد که غم خود هم اوست

ن[3] هیچ سخن سپے نه فند

گرمیِ خوں جوید پیوندِ جاں　　کارِ تن[ن۱] آید همه پیوندِ ناں

دیدهٔ بد دور از آں ارجمند　　کو شود اندر سرِ یاراں سپند

دل که به پیوند نکو شد بدوز　　یار که دل سوز نباشد بسوز

خاطرِ[ن۲] بے سوز بود پر خراش　　مردم پر سوز بود مهر پاش

یار چناں باش که نامت برند　　نے بوے سلامت بسلامت برند

ترکِ جفا کن که چو شیریں بود　　نام تو دیباچهٔ تحسیں[ن۳] بود

میلِ کسے کن که صفائی درُست　　نے گل رنگیں که نماے درُست

آئینه آں به که ز آهن کنند　　زر نشود گرچه که روشن کنند

میل تو هر سو که به پیوند تاخت　　آدمی از دیو بباید شناخت

دوں که شکم سیر زنانت کند　　بهر جوے قصد بجانت کند

سفله نخواهد دگرے را بکام　　خس نگزارد[ن۴] مگسے را بجام

حاسدِ پر فتنه بباد[ن۵] زندگی　　مکرمِ وال بنوا زندگی

دستِ تبرزن تبر انداز سخت　　سایه کناں بر سرِ[ن۶] درویش درخت

سوزشِ گل جسته گلابی ز بو　　گل برِشش خنده زن و تازه رو

گنده نمک را چو بخوانی[ن۷] بخواں　　پیشتر از ناں خورد افسوسِ ناں

---

ن۱ کاغذیں آمد　ن۲ پرسوز بود　ن۳ دیباچه نفریں　ن۴ کس نگزارد

ن۵ بنازندگی　ن۶ برسرِ روشِ　ن۷ چو نشانی

تو دہی او را قدحے خوشگوار | او زمے و مجلسِ تو در خمار
تو نہیش سینہ بطا در دہن | او نہ خورد جز جگرِ خویشتن
وہ کہ شرابے بصفا چوں خورد | آنکہ شرابش دہی و خوں خورد
مے کہ حرام ست و وبالت بود | چوں نمکت خورد حلالت بود
دامن ازاں گندہ نمک در نورد | کو نمکت گندہ کند گاہ خورد
در فلک از کشمکش اختراں ق | پایہ بلندت دہد از ہمسراں
پس مچہ از پیش نشینانِ خویش | روے مگرداں ز قریبانِ خویش
تخم تکبر مفشاں سینہ را | پشت مدہ صحبتِ دیرینہ را
میل بہم صحبتِ درویش کن | پرسش او از دگراں بیش کن
و آنکہ بود نقدِ مرادش بدست | پرسشِ او خود بکند ہر کہ ہست
چشم بر و نہ کہ مرا دیش نیست | وز ہمہ سو چشم کشا دیش نیست
آہوے صحرا کہ خور از خویش داد | مغز لبشہ پوست بدر ویش داد
غرقِ درم ماہیِ دریا تمام | لقمہ بے خار نہ بخشد بکام
ولے براں مدبرِ ناقصِ عیار | کو گہ اقبال نہ بلید بیار
قامت صندل چو بر آید بلند | صد شجر از بوے کند بہرہ مند

---

ن۱ او ن۲ شود ن۳ شود ن۴ فخر ن۵ از دگراں پرسش او

ن۶ آنکہ ن۷ بہ بخشد ن۸ شود

بید بود کو چو کشد سر بہ میغ ۔۔۔ سایہ نشیں را ز ندا از برگ تیغ

نات متاعے بتہ[۱] بار رہست ۔۔۔ رخت بروں نہ کہ خریدار ہست

خود بدہ آں مایہ کہ داری بیار ۔۔۔ ور نہ ہمی خود ببرد روزگار

کوش کہ چوں داد خدایت بسے ۔۔۔ برخورد از یافتۂ تو کسے

چشمۂ حیواں کہ پس پردہ ماند ۔۔۔ زہر ہلاک ست چو ناخوردہ ماند

دولت آں سر کہ چو[۲] شد بختیار ۔۔۔ بر سر بے بخت فشاند نثار

لیکن از انجا کہ دل مردم ست ۔۔۔ گرچہ جہانے ست بنانے کم ست

کیست کزیں دائرۂ لاجورد ۔۔۔ دستگہی یافت کہ پا کم نہ کرد

باد تکبر چو شود سر گراے ۔۔۔ شمۂ خلقے نہ گزارد بجاے

نکہت مردار بہ مغز کلاغ ۔۔۔ راحت مغز آمد و روح دماغ

بوے گل و لالہ خبزدوک[۳] را ۔۔۔ در سر و در مغز خلد[۴] دوک را

سوختۂ محنت اگر ہست دوست ۔۔۔ پیہ[۵] شود یافت چو چربی ہموست

آتش سوزندہ چو در تن رسد ۔۔۔ پیہ[۶] شود پوست چو روغن رسد

ہر کہ در افتاد بسیلاب سیم ۔۔۔ بر قدم خویش نماند سلیم

کوری من کز فلک آمد بہ پیش ۔۔۔ چند خساں دیدم و در چشم خویش

---

[۱] بستہ بار [۲] چو بود [۳] خبزدوک ۔ وہ جانور جو غلاظت کی گولی بنا کر پچھلے پیروں سے لڑھکاتا ہوا لیجاتا ہے ۱۲ [۴] خرد [۵] پیہ [۶] پیہ دو رنگ ۔ بلق ۱۲ [۷] پیہ

کان همه بودند به پہلوے من | ریزه خورِ من چو سگِ کوے من

چوں سرِ شاں یافت ز رفعت کلاه | بیش نکردند بسویم نگاه

من هم ازانجا که عیارِ من ست | میل بهر سفله نه کار[1]ِ من ست

آنکه علیکم نه[2] بگوید تمام | به که سلامش نکنی والسلام

کوه که سنگ ست سخن کم کند | گر تو سلامش کنی او هم کند

آنکه نگوید بسلامت جواب | سنگ به از وے بطریقِ صواب

مردمی آں را که نه زاید ز عطاست | دیو بود صحبتِ دیواں خطاست

هر که به تنگی کند از تو گریز | تو بفراخیش رواں[3] کن که خیز

میلِ کسے کن که وفایت کند | جاں سپرِ تیرِ بلایت کند

بهرِ چنیں دوست که جانی بود | دوستی جاں ز گرانی[4] بود

جاں که ازو به بجهاں یار نیست | هیچ نیرزد چو وفادار نیست

سگ که وفائے بریا نیستش | زآدمئے به که وفا نیستش

یار تواں یافت بگیتی بسے | لیک وفادار نیابی کسے

صحبتِ آں[5] کن که بصدق و صفاست | دامنِ او گیر که اهلِ وفاست

## حکایتِ پیرِ وفادار که دامن به صحبت خار دوخت

---

[1] یار [2] به نگوید [3] دواں [4] بگرانی [5] او کن

## واز زخمِ زباں وسرِ سوزن خلہ نکرد

راہ نوردے ز بزرگانِ راہ — در طرفِ دشت شد از خانقاہ[۱]

از اثرِ سجدہ غبارے بسر — وز مے دوشینہ خمارے بسر

چوں بخراشش پے کارے گرفت — دامنش اندر سرِ خارے گرفت

او نستد باز لعزمِ طواف — دامن ازاں سوزنِ دامن شگاف

زانوے تعظیم زد اندر زمین — گشت بہم زانوے[۲،۳] خود ہم نشیں

گفت کہ با من سرِ کاریش ہست — ورنہ بداماںِ من اوراچہ دست

آنکہ کشد دامنم از بہرِ تنگ[۴] — من دہمش گوے گریباں بچنگ

از پسِ[۵] یک سال کہ آں خاربن — خاک شد از گردشِ چرخِ کہن

خاست نشینندہ صحبت شناس — گفت کہ بے نقد چہ داریم پاس

اینکہ امیدت بوفا آزمود — ترکِ وفا بیں کہ ز سوے کہ بود

صحبتِ تو داد چو دستوریم — ہم تو دہ انصاف بمعذوریم

ہر کہ ازیں پایہ وفایش کم ست — آں نہ وفا بلکہ فریبِ دم ست

آنکہ در آفاق وفا یارِ اوست — ہر کہ در آفاق وفادارِ اوست

خسروِ من سوے وفا کن خرام — تانت شود ترکِ وفا پیشہ نام

---

ن۱ جلوہ گاہ   ن۲و۳ زانوئش - زانوے او   ن۴ ننگ   ن۵ سپے

## مقالهٔ دهم در حرمت و رحمتِ ذوی الارحام و فضیلتِ وصلتِ ایشان بغیرِ استخدام و طلبِ جمال و جاهت بشعارِ محاسنِ رجال و ترکِ توجه بجبالهٔ و حبال

هرکه نسب شد[ن۱] ز خلف روشنش — دولت و بخت ست که زاد از تنش

یک خلف اردر نسبے سرکشد — بر سرِ صد ہیچکس افسر کشد

بے خط صد صفر نیاید بکار — یک خط و صد صفر بود بے[ن۲] شمار

مرد تر ند از خلفاں بانگِ کوس — تاجِ خروس ست ز خونِ خروس

زاده که او صاحبِ پیشانی ست — در ہمه جا عزتش ارزانی ست

مہره که افتاد بروں از سرے — بست بیازوش دگر سرورے

یک شبِ روشن ز بسے سلخ به — یک برِ شیریں ز دو[ن۳] صد تلخ به

سگ بچه بیش آرد و شیر اندکے — آں ز یکے ده[ن۴] بود و ایں ده یکے

تیره بود دودهٔ دامن تراں — نور بود زادهٔ نیک اختراں

دود ز نم دوده چو از روغن ست — دیده از[ن۵] آں تیره و زیں[ن۶] روشن ست

آنکه ز آبارِ وشِ تنگ یافت — در روشِ خویش ہماں رنگ یافت

---

ن۱ شد خلف  ن۲ در شمار  ن۳ نسبے  ن۴ زیکے صد بود ایں صد یکے  ن۵ ازیں۔ ن۶ وزاں

کوزه که نبود ره نُولش[1] فراخ — زو نجهد جز نم باریک شاخ

بوے مراد از تنِ رنگیں مجوے — رنگ دہد کاسۂ لاله نه بوے

زو چه تواں خورد که گاهِ نوید — کاسه سیاه دارد و مطبخ سپید

خلق دعاگو ز پئے فائده است — جاے لایلف پس از مائده است

کم بود از چرب زباناں فراغ — دیگ کجا پخته شود بر چراغ

آنکه کشادیست بکار اندرش — بانگ دہد نیست صریر[2] درش

آنکه صلائیش دمادم بود — نقد ذخیره تهیش کم بود

دمدمۂ دیگ دمادم صلاست — زمزمۂ چاه بزمزم صداست

گندم و جو را که صفتاں وہی ست — خوشۂ پُر بر سرِ شاخ[3] تهی ست

از پدر مرده ملاف اے جواں — گر نه سگی چوں خوشی از استخواں

گر پدرت داشت کمالے بزیست — آں حقِ او بود ز آنِ تو چیست

از ہنرِ خویش کشا سینه را — مایه مکن نسبتِ دیرینه را

در تو دمے نیست چو زاں مشکناب — بد بود الحاقِ خطا بر صواب

بیخرد آں را ز نجیباں چه ناز — خر چه کند با شتراں پادراز

نیست ہمه نسل کریماں عزیز — تخمِ خیارست سبے تلخ نیز

زشت بود سفله بجاے بلند — کاسۂ خالی و صداے بلند

---

[1] نُول بضم نون نائزه مشربه بهندی ٹونٹی گویند۔ نوله ہم خوانند۔ شاعرے گوید ؎ آبے ازنولۂ کوزه مخور ۱۲ [2] نسخه سریر [3] نسخه خواں

جاے بلند است نباید نشست — چوں ز تو بے برگ بود زیر دست

ہیچ نخیزد ز بلندی شاخ — برگِ کشن[1] سایہ فشاند فراخ

خویشِ تو خود را چو بود بیش خواہ — خیر کہ خود خواہ نشد خویش خواہ

خازنِ بے عاقبتاں شد دہاں — بوزنہ کاں را ست گلو توشہ داں

گشت دو مدبر چو بخویشی یکے — خانہ پُر ادبار[2] شود بے شکے

بہرِ عروسک چو شود[3] بوم شاہ — جز دہ ویرانش جہازے[4] مخواہ

ہیچکس ار سایہ کند لاشے ست — سایۂ مو[5] دافع گرما کے ست

زر چو فزوں ست گرہ تنگ[6] چیست — سر چو بزرگ ست کلہ تنگ چیست

یا بنہ[7] افزاے کلاہے کہ تنگ — یا سرِ خود خرد کن[8] از زخم سنگ

زہ طلب اول کلہ آنگاہ خواہ — بے زہ تقویم کہن داں کلاہ

سے نے غلط زر کہ دہی بہرِ زہ — قیمتِ زہ[9] شد نہ عطاے فرہ[10]

شہرہ مکن ہر چہ بخویشاں دہی — در کفِ شاں آنچہ بریشاں[11] دہی

ہر کہ دمے شہرگی اندیشہ کرد — زانچہ شود شہرہ ہماں پیشہ کرد

سفلہ کہ داسنگے بہ فقیر آورد — شش جہت از وے بنفیر آورد

---

[1] کشن اور گشن دونوں مترادف ہیں اس کے معنی بہتات۔ کثرت اور انبوہ کے ہیں ۱۲

[2] از بار [3] بود [4] جہاز کے معنی ساختگی اور اسباب و رخت کے ہیں کما قال اللہ تعالے فَلَمَّا جَهَّزَهُم بِجَهَازِهِم ۱۲ [5] خس

[6] سنگ [7] زہ منقری۔ گوٹ ۱۲ [8] تنگ [9] زر [10] زیادہ۔ افزوں

[11] بدیشاں

ایکہ بصد عربدہ بانگے زنی　　شش نتواں باخت چو دانگے زنی

عرف بخواہی ـــ علمی بر بگیر　　نیست الف لام در اسمِ ضمیر

گر تو شوی از ہمہ خویشاں بزرگ　　در رمۂ خویش شباں شو نہ گرگ

پا بہ بر خویش ز حد بیش نہ　　منت بر خویش نہ بر خویش نہ

سیمِ پدر بر رخِ مادر مزن　　بوسہ بپایش زن و بر سر مزن

گر ہمہ شہد است بدہاں آوری　　زہر بود چوں بزباں آوری

آنکہ سر انجام زنی نشترش　　بہ کہ ز اوّل[۲] ندہی نشترش

آنکہ سر ناخنت[۳] آزار جست　　سر ببرش[۴] گر ہمہ خردی ز تست

ناخن از انگشت چو برتر شود　　بابتِ انداختنِ سر شود

خصم بصد دست گر افسوں کند　　ناخن از انگشت جدا چوں کند

قرۃ عینت چو شد آزار جوے　　گریہ کناں دست خود از وے بشوے

موے زیادت چو بر آید ز چشم　　گریۂ بسیار کشاید ز چشم

ہست عصا در خورِ کوراں[۵] مشت　　کوردلاں راست سزاوار پشت

رگ کہ بود کژ بکشیدن سزاست　　رشتۂ پیچاں بکشش گشت راست

---

۱ شہرت کے لئے نام پیدا کرنا اچھا نہیں دیکھو اسم ضمیر کو الف لام کی حاجت نہیں خود معرفہ ہے اس کے علاوہ بقاعدہ معمی بر بگیر کے لفظ سے لفظ علمی پیدا ہوتا ہے اس کی تحلیل کی جائے تو بر ۔ م ۔ گیر ۔ بر کا ترجمہ علے اور بر بغل اور پہلو کو بھی کہتے ہیں اب یہاں حرف میم باشارہ گیر بڑھا دو علمی ہو گیا ۱۲　ن۲ ہم　ن۳ ناخن　ن۴ بزنش　ن۵ کوزاں

گر شرفے در رگِ نیکوے تست — ہر کہ بجز تست دعاگوے تست

عرق بپاکی [ن۱] بد عاصم شود — رشتۂ تعویذ مکرم شود

دیر زید گشت چو شیریں کسے — آب خورد شربتِ شیریں بسے

با دمنی با پدرِ خویش چند — کز سر جاہل برونت فگند

ایکہ [ن۲] تنت پارۂ از جانِ اوست — قطرۂ از چشمۂ حیوانِ اوست

او چو ندارد ز تنت جاں دریغ — وائے کہ چوں داری از و ناں دریغ

نطفہ کز و کام رحم تر شود — جانور از رحمتِ مادر شود

قطرۂ آبے ست کہ از تف و تاب — دانۂ نارے کندش آفتاب

یک شبہ رنج [ن۳] از تو کہ مادر کشید — با دو جہانش نتواں برکشید

یکشبہ را کہ دو عالم بہاست — کم زند آنکہ گہرش کم بہاست

زو کہ بشیریت قنوت بود — خونش خورانی چہ مروت بود

سوخت ز تو مادرِ فرتوت پیر — آنکہ بہشتِ تو شد از جوے [ن۴] شیر

وعدۂ دوزخ چو بہ بخ برنشست — دوزخی آتش زند اندر بہشت

لاجرم آتش چو زند شعلہ تند — خس نکند تیزی دندانش کند

تا تو شکستی دلِ آباے خویش — پیشِ تو نا مد بد از ابناے خویش

گر ز تو چشمِ پدرت دید خار — از پسرِ خویش ہماں چشم دار

---

ن۱ زپاکی   ن۲ آنکہ   ن۳ آں رنج   ن۴ تو شد جوے شیر

گر تو بهی خونِ تو بد رگ چراست ورنه سگی زادهٔ تو سنگ چراست
نیش و جراحت نه ز هر دم دهد از دم مار و دم گرزه دمد
چون تو بدی گر ز تو زاید بتر خونِ جگر گوشه به تهمت مخور
گر بچهٔ خود بخورد گرزه مار بچهٔ او نیز شود بچه خوار
میوه که در نشترِ سختش توئی خار ز خود خور که در خلش توئی
خون که بتن چشمهٔ حیوانِ ماست گشت چو فاسد خللِ جانِ ماست
شو ادب آموز پسر از پیش کو چو قوی شد نتوانیش بیش
چرب کنی شانهٔ نو را زبان مو نگسستن نه فتد در زیان
زادهٔ بد در مکن و کن مکش ناخنه از دیده بناخن مکش
زانکه بدان گفت پدر نشنود ق جز سخنِ خویش دگر نشنود
این ز حدیثِ پدر اندر خروش آن همه تن بر لبِ فرزند گوش
زاده اگر خود همه خاکستر است سرمهٔ چشمِ پدر او را درست
خرس چو در خنده گشاید دهان بوسه بر لب که زند خرس بان
گرچه پسر دیده پر از خون کند مردمش از خانه برون چون کند
درد کشد گرچه که از دیده مرد دیده کشیدن نتوان بهرِ درد

---

ن۱ چون ن۲ نیش جراحت ن۳ بود ن۴ ز تو آید ن۵ گرزہ بڑے سانپ کا بچہ یا گرزہ نہایت زہریلی قسم کا سانپ ہو ۱۲ ن۶ پسر ہم ن۷ یعنی نئی کنگھی کو تیل لگا لینا چاہیے ورنہ بال کھسوٹے گا ۱۲ ن۹ او ن۱۰ جز میاں

چون همه مردم ز دو[ن۱] دیده خوش اند | رنج بد و دیده به دو[ن۲] دیده کشند
دوری ازین میوه گرانی بود | میوهٔ دل میوهٔ جانی بود
پرورش زادهٔ دشوار زیست | آنکه نه زاده ست چه داند که چیست
سهل نماید بر استردنان | محنت زائیدن آبستنان
گیر که مادر کند از مهر[ن۳] خویش ق | پرورش زاده به امید بیش
چیست صدف را که ز جان دو نیم | پرورد اندر دل دُرّ یتیم
دست قضا کین همه با هم نهاد | از پے آبادی عالم نهاد
گر نه دو آتش زده در خوے شدے | دهر پر از جانوران کے شدے
زاده که شد جانور از تو بهوست | دشمن جانی ست چو بینی نه دوست
آدمی[ن۴] از سینهٔ مفتون خویش | دشمن خود پرورد از خون خویش
گشت چو فرزند بد آماده خوار | جان طلبی بان وے آماده دار
سفره ربا شد چو سگ خانگی | طعمه برد بے حق پروانگی
حاضر مرگ تو و پر[ن۵] کرده دیگ | تا برد از تو علف مرده[ن۶] ریگ
لقمه چو بے غم بدهانش نهی | لقمه شدی گر ز دهانش تهی[ن۷]
خام خورد پخته مادر مدام | پخته که آن خورد دهمش خوے[ن۸] خام

---

ن۱ بدو  ن۲ زدو  ن۳ مهر  ن۴ مرآدمی  ن۵ بر  ن۶ مرده ریگ ردہ
کی میراث مرده کا اثاثہ ۱۲  ن۷ تهی  ن۸ کوے

رنج کش طفل شکیبا بود | پرورشش ناز نہ زیبا بود
بچۂ طاؤس چو از بیضہ جست | دانہ خورد جست[۱] ز بالا و پست
بچہ کہ کنجشک و کبوتر کشد | لرزہ کناں دانہ ز مادر کشد
صید ہماں بہ کہ نشست[۲] خودست | راحت مرد از کفِ دستِ خودست
خواجہ مبادا کہ بہ پیرانہ سر | بندۂ فرزند شود بہر خور
ده[۳] پسر از یک پدر آسودہ گشت | یک پدر از صد[۴] پسر افتد بدشت
ناخلفے را کہ بود شوم چہر | بر پدر و مادر و خویشاں چہ مہر
سگ چو گہِ خشم فغاں بر کشد | لقمہ ز دندانِ برادر کشد

## حکایتِ مردِ برادرکش کہ قصدِ خونِ برادرِ خود کرد و گردن بتیغ داد تا گردنش زدند و خونِ خصمِ او در گردنش کردند

از پئے میراث یکے خشمناک | ریخت بکیں خونِ برادر بخاک
تیغ بخوں شستہ ز پہناے دشت | پیشِ درِ میرِ ولایت گذشت
دید دو برناے چو سرو بلند | یافتہ[۵] زآسیب[۶] گناہے گزند
تیغ برآوردہ سیاست گرے | تا بہر آسیب رباید سرے
کرد یکے از جگر مہر زاے | روے بسیاف کہ بہر خداے

۱ خودجست ۲ بدست ۳ صد ۴ ده ۵ بافت ۶ آشوب

گردنِ من زن قدرے پیشتر | کو زید از من قدرے بیشتر
واں[1] دگرش[2] گفت که بفگن سرم | تا مرم[3] و مردنِ او ننگرم
هر یک ازیں گونه دراں دستبرد | جاں ز برائے دگرے می سپرد
مردِ سیاست گرِ شمشیر[4] گیر | ماند دراں حالِ تحیّر پذیر
گفت چه خویشی ست شما را بهم | ویں چه طریق ست وفا را بهم
هر دو نمودند که یاریم و بس[5] | ویں دمِ یاری ست[6] در آخر نفس
کرد برادرش نظارگی | سر بگریبانِ ستمگارگی
گفت به سیّاف که شمشیرِ کار | از سرِ شاں بگذر و بر من گذار
دوست دهد جانِ خود از بهرِ دوست | من بکشم جانِ برادر ز[7] پوست
هر که بدیں گونه فتد در وبال | عیش حرامش بود و خوں حلال
واں شنجے کاں دو سه تن ساختند | قصه بگوشِ ملک انداختند
داد ملک آں دو جواں را خلاص | کرد بعدل ایں[8] دگرے را قصاص
مرد که با خونِ خود آورد دست | چوں نگری دشمنِ جانِ خود ست
خسرو از اهلِ رحم ایں[10] مجو | قطعِ رحم را رحم الله مگو

## مقالهٔ یازدهم در مفاتحِ فیضِ انامل از مال و فیضِ انامل از آمال و

---

ن۱ آں ن۲ دگرے ن۳ روم ن۴ زن ن۵ ست ن۶ یارت ن۷ به
ن۸ ایں ن۹ او را بدست ن۱۰ آنرا

فتح باب ابر و شانے که قطره قطره گرد کنند و دریا دریا برکران ریزند و لب تر نکنند و ماجراے بے آبی که اگر قطره از دست ایشان بچکد چشمہاے سائل را از کاو کاو بکنند

تجربه کردم بهر[1] اندیشهٔ — به ز سخا[2] نیست دگر پیشهٔ
سیم که اندر کفِ مردم دهند[3] — آخر ازان به که بخاکش نهند[4]
زر نبود چون بمغاک اندرست — خاک بود هرچه بخاک اندرست
هرچه نخوردی و نهادی چو مور — خاک خورد روزی تو[5] خاکِ گور
خاص ز بهرِ کرم آمد درم — بین گزر قافیه[6] اینک کرم
جانورے کو بجز از مردم است — در علف یک شکم خود گم است
آدمی است آنکه ز نیروے کار — پُر کند[7] او صد شکم و صد هزار
حال چو این است پس او آدمی است — کو دگران را سبب بے غمی است
آنکه ز دادن کف بخشنده بست — کے زند از خوشدلی انگشتِ دست
مشت چو شد بسته[8] ز ناچیز و چیز — دست نیاری زد و انگشت نیز
مرد نبردی کفِ والا نه بست — گر[9] نفس وے کفِ دریا نه بست

---

ن۱ زبر اندیشهٔ ن۲ نیست نکوتر ز سخا پیشهٔ ن۳ نهند ن۴ دهند ن۵ سنگ
ن۶ گزر باقیش ن۷ به کند و صد شکم ن۸ بستهٔ ناچیز ن۹ کز

بسته بود غنچهٔ اهل جزام — گرچه بریزد نگشاید تمام
راد[1] چو کف بست گدا[2] پیشی ست — بندِ قلم موجب درویشی ست
بسته نخواهد گرهِ خود قلم — شد بجوانمردی ازین رو علم
گرچه کشائی گرهِ مرد و زن — به که نه بندی گرهِ خویشتن
خامه[3] تراش ست بهر جا سرے — زانکه تراشد بسوے دیگرے
تیرگران راست[4] ببازار نام — زانکه تراشند سوے خود مدام
تیشه که یکسر سوے خود راند نیش — خنده زند ارّهٔ دندانیش
ارّه صفت قسمتے و راست باش — نے همه چون تیشه سوے خود تراش
لطف بجاے ست که در وی بود — بر زن و فرزند ضروری بود
کیست کریم آنکه بمسکین دهد — نز پے شهرت[5] نز پے دین دهد
هرچه توانگر بتوانا فگند — وانکه[6] گهر باز بدریا فگند
آنکه دهد پُر بپسر و کم بکم — ز اهل نفاق ست نه ز اهلِ کرم
گر توئی از راهِ کرم زرفشان — پُر بگدا کم بتوانگر رسان
خاک بر ابرے که ز کشت خراب — رفت بدریا و فرو ریخت آب
هرچه بنسبت نه فشاند کسے — نخل ز اسراف نکوتر بسے
گرچه عطا در همه جا دلکش ست — هرچه بهنجار بود آن خوش ست

---

ن۱ زاده  ن۲ کجا پیشی  ن۳ نامه  ن۴ گرانست  ن۵ شهوت  ن۶ زانکه

دیده که از سرمه دلیلش دهند — سرمه نه از چمچه بیلش دهند

دادن بکرم شرفی شد بلند — دادن مسرف بزه[1] ور ریشخند

آنکه دو هم جامه ندارد بپوست — بیجز دست ار دهد آنرا بدوست[2]

شقه که بخشید ببر[3] ما فقیر — رحم بکن گر ببرد گو بمیر

صحن جهان[4] شد چو خرابی نشان — باغ بود برهنه و زر[5] فشان

آنکه توانگر بزرست و منال — گر همه بدهد بود اسراف مال

از دو یکی چشم کرم[6] راست نور — وز سه یکی قسمت[7] خیر الامور

پردلی آن به که بطاقت بود — پردلی از وام حماقت بود

حکم سخا نیست به[8] بسیار چیز — از درمی دانگ و ز دانگی پشیز

کیست[9] سخی آنکه روانت دهد — هرچه دهد هم بزمانت دهد

کس نه روش زآب روان تر کند — کانچه بیابد[10] بهمه را تر کند

آنکه به بخشش دهد[11] از باده روی — وام ستان باشد و بدره[12] بجوی

وانکه گرش خنده زنی جای[13] هست — بخشش دیوانه و طفل ست مست

بی[14] خرد اند این همه وقت بد — گر همه[15] خود خیر کند بی خرد

اینکه سخاوت همه درمی کنی — وای[16] اگر می نخوری سی کنی

---

[1] بزه۔ گناه   [2] بپوست   [3] ببردی   [4] چمن   [5] خون فشان   [6] گرد
[7] قیمت   [8] ز   [9] کیست چو از دانگ روانت دهد   [10] بباید   [11] نهد
[12] بدره   [13] بجای   [14] بی خردان   [15] در   [16] وه که

زشت بود مست ز اسرافِ زر — می بجوانمردی و او بی خبر

جود نه از بیّری مال است و بس — قیمتی از قدرِ منال است و بس

نیست تقاضای جوانمرد جنگ — شاخ چو پخته است چه حاجت بسنگ

پیل خورد چون علفِ شه برد — بس که فتد بهرهٔ گنجشک و مور

شیر که بخشش همه خندان دهد — قوتِ کلاغ از بنِ دندان دهد

عربدهٔ سفله که احسانش نیست — غلغلِ ابری ست که بارانش نیست

عشوهٔ زرّاق بگنجینه در — عکس درم هاست بآئینه در

برگذر از مدخلِ عشوه فروش — کو فگند لقمه لب را بگوش

خواجه که لوزینه بگوشش آیدش — کی بدهان لذتِ نوش آیدش

وانکه شد از عشوه دهان عشوه خر — چون بطِ کور است بگولاب(۱) در

کس نکند مایهٔ مدخل تراش — جز ملک و شحنه بخشم و خراش

تا نخورد تیشهٔ پولاد(۲) سنگ — کی نکند زر ز جگرگاهِ تنگ

آن که بدادن دلِ تنگش بود(۳) — تنگ دهد هر چه بچنگش بود(۴)

کوزه که باریک بود نایِ(۱) وی — زو همه باریک رود آبِ وی(۵)

دادنِ مدخل که نباشد بسی — میل نباشد که پذیرد کسی

شیشهٔ گلابی که چکاند نه بس — هم بدو سه قطره بگویند بس

---

(۱) بگور آب (۲) آہن (۳) دہر (۴) نول (۵) وے

دستِ جواں مرد بود گنج بار — دستِ نگوں ہیچ نگیرد قرار

دست ستاں ہست ستانندہ را — دست نگون ست رسانندہ را

یعنی اگر تو[1] دہی از کف درست — سجدہ کند دست بہ پشتِ نخست[2]

سر ننہد از دامنِ پر آدمی — پلہ چو پر گشت ببوسد زمیں

پیشِ فشانندہ کہ ریزد بروں — گرد چنندہ ضرورت نگوں

گرم روی کن کہ بر آئی بلند — کز خنکی در زمیں افتی نژند

شعلہ کند سر سوے بالا ز خاک — قطرہ نگونسار فتد در مغاک

یا بدہ آنچت دہد اختر فراز[3] — یا مستاں ہر چہ ستانند باز

منزلِ مہماں نبود ہر درے — بارِ عزیزاں نکشد ہر مہرے[4]

خس کہ کند پرسشِ گرمت مگیر — کآتش خاشاک بود زود میر

بوم بشب طعمہ خورد دزد وار — باز رود طبل زناں در شکار

مرد دلیر ار چہ ز خوں گاہ سیر — سرخ کند روے خود و روے غیر

کارِ جوانمرد نہ رخ زردی ست — مردی در زیر جوانمردی ست

دور بود سفلہ ز جود و غزا — ہمچو خسے از غرق و از شنا

می طلبی از فلکِ شیشہ گوں — کاسہ ستاں دار و صراحی نگوں

سوختہ شاخے کہ ندارد نمے — ریختہ دستے کہ ندارد[5] دمے

---

[1] می [2] سجدہ کند پیش تو دستِ نخست [3] براز [4] خرے [5] نریزد

هر چه که امروز توانگر دهد  روزِ دگر عاقبتش بر دهد

قطرهٔ باران که بصحرا گم ست  چون برسد وقت جو و گندمست

هر چه دهی مزد طلب کن نه نام  نام خود افتد بلبِ خاص و عام

باش درختے که برآرد ز شاخ  سایه خود از برگ بیابی فراخ

نام سخی بر شد و پرواز کرد  زانکه ز خود لشکرِ زر باز کرد

نامِ بخیلان بزمیں ماندنیست  زانکه ز دوش سنگ گراں هر که هست

هر چه کرم بهر خدا گستری  مزد بری نامِ نکو بر سری

وانچه بنامے کنی از خویش دور  حاصلِ نامِ تو چه باشد غرور

زر ز پئے نام نه بخشد کریم  نام ستاں هیچ ستاند بسیم

سائل اگرچه بفریب و فسوں  دم دهد و مال ستاند ز دوں

از خرد آنکس که توانگر بود  زر دهد و نام خرد خر بود

آنکه دمت داد مسیح ست اگر  مرده نه هیچ دمش را مخر

لیک چو در پیش نفس راند و بس  عیسیِ جاں دانش و بستاں نفس

وانچه دهی چونکه دهنده خداست  منتِ بیهوده نهادن خطاست

وانکه متاعیش بمنت دهی  اجرت بارست که بر دی نهی

بار که مزدور چو پیلے برد  یک من و یک دانگ بمیلے برد

---

ن۱ خود  ن۲ بجنداں  ن۳ کزہیں  ن۴ باد -  ن۵ باز  ن۶ زاند  ن۷ وانچہ کہ بدہی چو

دانگ تو چوں کوہ بگردن نہند (۱) | تاب کہ آرد کہ بداں تن نہد (۲)
ہر چہ وہی مے دہ و منت منہ | زانچہ پشیماں شوی آں خود مدہ
پیشتر از داد کن اندیشہ یاد | تا نشوی بیش پشیماں زداد
کار کہ اندیشہ کنی پیش ازاں | ہیچ پشیماں نشوی بیش ازاں
ہر چہ کہ نتوانی ازاں خواستن | زشت بود دادن و (۳) واخواستن
کس ز زمیں باز نہ لیسد لعاب | قطرہ گے (۴) از خاک رود بر سحاب
طفل بود کز خرد و ناتواں | ہر چہ دہد باز ستاند رواں
نیست دریں وقت خود آں آدمی | کو برساند بد لے خورمی
محترمانند دریں روزگار | تنگ دل و ظالم و افسوس خوار
گاہ سخا از پئے نانے بوں | کبر نگنجد بدو عالم دروں
دانۂ شاں مرغ ندارد امید | کاسۂ شاں نے سیہ و نے سپید
نقش درم شاں ز تمنائے دل | مقلۂ (۵) دیدہ است و سویدائے (۶) دل
گرچہ خدا شان زر و نعمت سپرد | دولت شاں داد و گدائی نبرد
پاک روانی کہ در دل زدند | خطہا بر ہمہ حاصل زدند
چوں دل پاک از کرم آراستند | مال چہ باشد کہ زجاں خاستند

(۱) کند (۲) تاب کہ دارد کہ براں تن کند (۳) او (۴) نہ (۵) دیدہ

(۶) سوداست

## حکایتِ جوانمردانِ تشنہ کہ شربتِ آبِ زندگانی را فدای یک دیگر کردند و خود با خشک جانی خشک آوردند و خشک گشتند

کعبہ روی چند بگرمای تیز [۱] — تشنہ فتادند بدشتِ حجیز

چون بقدم طاقتِ گامی نماند — خون بجز جرعہ بجای نماند

بر تلِ تفسیدہ قفای زدند [۲][۳] — زاندہِ مردن سر و پا میزدند

دودِ اجل خاست ز ہر بندِ شان — بیخودی از پای در افگند شان

ناگہ از اطرافِ بیابان و دشت [۴] — ناقہ سواری سوی ایشان گذشت

سوزشِ شان دید درونش بسوخت — از تفِ ہر سوختہ خونش بسوخت

گریہ کنان آمد از اشتر فرود — بر سرِ ہر تشنہ روان کرد رود

شربتی از مطہرہ در طاس ریخت — زانچہ خضر در لبِ الیاس ریخت [۵]

پیش یکی برد کہ این رہگیر — چشمۂ حیوان خور و تشنہ ممیر

او طرفی کرد اشارت بیا — کوست ز من تشنہ تر او را سپار

چون سوی آن برد چنان کوثری — کرد روان او بسوی دیگری

جست چنان ہر یک از ایثارِ خویش — مرگِ خود و زندگیٔ یارِ خویش

---

۱؎ بگرمایہ ۲؎ برتن ۳؎ تل ریت کا سخت ٹیلہ ۱۲ فرہاد ۴؎ ناگہ از اطراف ۵؎ ر ۶؎ زندگی از یار

دور چو ساقی ز سر آغاز کرد ‏ چشم حریفان قدری باز کرد

مست نخستین که نخورد آن شراب ‏ گشت مزاج از سکر آتش خراب

خواجه صلا گفت و جوابش[1] نبود ‏ خاک شد آن تشنه که آبش[2] نبود

بزگران برد چو آن آب سرد ‏ آن همه را نیز نشاند آب خورد

آب نزد کاتش شان مرده بود ‏ جان ز میان رحمت خود برده بود

شربت خود خورد تف از دل نشاند[3] ‏ وانچه ز لب خورد ز مژگان فشاند

ماند بحیرت ز چنان مردیی ‏ کاینت جداگانه جوان مردیی

هست جوانمرد درم صد هزار ‏ کار چو با جان فتد آنجاست کار

ای که نداری روش آن سران ‏ چند چو خسرو صفت دیگران

مقالهٔ دوازدهم در منزلت شهیدان مغفرت نوش که از مقابله
غزا بشرف درجات بر آیند و مذلت شاهدان مقنعه پوش که از
مقابلهٔ وغا بطرف درکات گرایند و شکستن آن زشت گوهر
که نرم آهن او را از موم روی بتابد و تیغ گوشت بینش سنگ را
بشگافد و آب دادن آن دریا که قطرهٔ موج او همه وی بیس را

---

ن۱ جوابی ‏ ن۲ آبی ‏ ن۳ فشاند

## بگیرد وا وبیشِ خویش از حیا پرده بافند

ای بغزا بستہ کمر بر میاں — باختہ سر در رہِ سود و زیاں
جہدِ تو گر ہست از بہرِ خدا — با نیتِ صدق بمیداں درآ
عربدہ و لاف ز سر دور کن — بلکہ ز سر نیز نظر[1] دور کن
تیغِ عزا مردِ نکو را بود — تیغِ زباں لولی کو را بود
مردی اگر شور و فغان و دم ست — زال بہ بازار ہمیں رستم ست
گر صفے از خصم بجاں آوری — مردِ نئی چوں بزباں آوری
تیغ کہ او جملہ زبان ست و بس — آنچہ کند باز نگوید بکس
بازی[2] اگر نیست ادب در تو بیش — ایں ادب آموز ہم از تیغِ خویش
تیغ بود[3] نزد زباں در دریغ — زانکہ نگنجد بنیامے دو تیغ
زاں لبِ سوفار بزہ در خور ست — کش ہنر افزوں و زباں[4] کمتر ست
کردہ کہ گویند نباشد بسے — خاصہ کہ نا کردہ بگوید کسے
مرتبۂ باز بود بیشکے — زانکہ ز صد کردہ نگوید یکے
نعرۂ بیہودہ زند ناکسیاں — زاں خورد آلودگیِ خاکسیاں
لاف زپر مغز مجو اے دبیر — باد شکن باشد چرب بے شیر

---

[1] بصر [2] بادی [3] تیغ زباں [4] سخن

بس غزگو یا که چو در می نشست     کم نهد خویشتن از پیلِ مست

چون شود از دور حریف آزمای     پای چو مستانش بلغزد ز جای

شو بگهِ معرکه شمشیرگیر     کیست که در می نشود شیرگیر

مست که در کوچه زند لافِ جنگ     سخرهٔ طفلان شود از زخمِ سنگ

جلوهٔ بی جنگ بصحرا ورود     هست چو پاکوفتنِ بی سرود

گرچه تنِ مرد بمردی زِ ست     زینت[1] اسلام ازان برترست

بین[2] که ز انگشت بهنگام شست     درنه انگشتِ شهادت نشست

گاهِ غزا تیغ زنان[3] غیور     جان که کنند[4] از تنِ مردانه دور

نی ز پی دخل زیادت کنند     کز پیِ اعلاءِ شهادت کنند

لاجرم آن تیغ که بر سر خورند     شربتی از چشمهٔ کوثر خورند

درنه این خنجر چو بسید شو     جان بده[5] و زندهٔ جاوید شو

نامه که شستن نه بدریا توان     تیغ بیک قطره بشوید روان

هرچه جز این ست بمیدانِ لاف     مردنِ مردار بود در مصاف

کشته که زخمیش بغارت رسید     غارتی کشته نباشد شهید

پیشِ گروهی زنِ صحرا نشاب     کشته شود ده زغن از یک کباب

غازی رسمی که بغارت رود     هست چو حاجی که بتجارت رود

---

(۱) زینت اسلام   (۲) این   (۳) زبان   (۴) کنند   (۵) جان بده زنده

چون زحج آنسوست تجارت گهش — کعبه طفیلی بود اندر رهش

آنکه غزا خوانی و جوئی جزا — گر غرضی هست نباشد غزا

رو بغزا دل غرض آلوده واے — جهدِ خود است این نه جهادِ خداے

تاختنِ غز که عبارت گریست — از پئے رعنائی و غارت گریست

جلوه گرے کو بکند[۱] حمله تند — هست چو پیکانِ زر اندوده کند

تیغ که دارد بسِلم حرفِ تیز — زنگِ وے از صفحهٔ او گو مخیز

زیبِ عروسانه کنند[۲] ار ملوک — تیغ بود آئینه و نیزه دوک

مردمی[۳] گر زیبِ سر و تن بود — هر زنِ آراسته بهمن بود

آنکه نه از صدق دلیری کند — بهرِ چه آرایشِ شیری کند

زن صفتاں را زره و دشنه چند — زشت بود زن روش[۴] و دشنه بند

مرد نه بیند مگر اندر خداے — غز همه خودبین بود و خودنماے

پردل اگر ساز ندارد و بچنگ — بازو و دستش نه بس[۵] اسبابِ جنگ

گیر که تیغش بدو انگشت نیست — تیغ بمشت ار نبود مشت نیست

مرد که آهن دل و روئین تن ست — نے زرهش حاجت و نی جوشن ست

تیغ نه بینی که بهنگام کار — برهنه گردد ز پئے کارزار

بازو از آهن که شود[۶] و صد منے — کار بجو از چه[۷] بود آهنے

---

ل۱ نکند ل۲ عروسان نکند ل۳ هر دل اگر زیب سر ل۴ درمیں ل۵ بس از ل۶ رچو ل۷ گرچه

حملہ کند شیر برہنہ دواں ― کرگ[7] نہ جنبد تہ برگستواں

چوں ز پے رزم خرامی بروں ― جوے سلامے کہ نیابی زبوں

چوں تو زبونی کنی از سازِ خویش ― سگ فگنی سر ز سر اندازِ خویش

شاخِ گوزن ست سہ گز باتنش[1] ― شیر بیک انگشت و یکے ناخنش

ہست نہنگ آنکہ ز سر[2] بے جوشنی ― بشکند[3] از ماہی با[4] لصد منی

باخہ سلاح از دلِ[4] ترساں کند ― زاں سرِ خجلت بگریباں کند

تا لشکوہ است دلِ صفدراں ― خود[5] نہ زیباست بفرقِ غراں[6]

ہست بجا تا سرِ شاہینِ شاہ ― بر سرِ کل مرغ نزیبد کلاہ

مادہ وش از سینہ ندارد توا ― نیست بہ پستانِ زناں استخواں

آنکہ شد از مشعلہ زرد و کبود ― خودِ زرد و تیغ کبودش چہ سود

در صف کیں گونہ یک زرد روے ― زرد کند گونہ صد کینہ جوے

مرد کہ رویش ز غزا گشت زرد ― سرخیِ رو بایدش از غازہ کرد

زرد از آں گردد مردِ سلیم ― کز رخِ او خوں بگریزد ز بیم

آنکہ ہمہ خونش گریزد ز روے ― او بچہ ساں ایستد آخر بگوے

مرد تنک زہرہ بجوید ستیز ― از تنکی لرزہ کند تیغِ تیز

---

[1] زستا بتش [2] بہ بی [3] نشکند [4] تن [5] خول

[6] غر۔ بالفتح ڈرپوک۔ بزدل ۱۲ [7] مخفف کرگدن یعنی گینڈا ۱۲

بازبسے مرد کہ در جاے جنگ — زرد شود روش ز صفرای جنگ
نے ز غضب شیر بسرخی درست — شیر کہ زرد ست دلاور تر ست
چند گزیں مرد کہ در کارزار — لشکرِ ترسندہ نیاید بکار
آب کہ او خیمہ ز باراں کند — دائرہ از آب سواراں کند
خاک بر آں دائرہ کز ہیچ باب — گرد نہ خیزد ز سوارانِ آب
سر بصفِ تیغ کسے در خور ست — کز پئے تیغ ہمہ تن سر ست
چوں سرِ لشکر نبود گردنی — تیغ ضروری ست بسر خوردنی
شہ چو دہد دل بدلیرانِ جنگ — شیر شود بچۂ روباہِ لنگ
طغرل و شاہیں کہ چناں پُر دلند — شہ دل شاں داد ازاں مقبلند
دل نہ دہد کس چو بچرز[۵۶] و کلنگ — حوصلہ پُر سنگ و ندارند سنگ
آنکہ ستادیش[۵۷] بہیجا دراست — گرچہ ضعیف ست توانا تر ست
بیضہ کہ برایستد از جاے خویش — لشکند ش پیل تہ پاے خویش
حملۂ بے صرفہ مکن در نبرد — کشتہ بے کشتن زنا مرد مرد
جنبش کورانہ کہ شد جاے لعن — دوست زند طعنہ و بدخواہ طعن
شیر دلانے کہ تگ آموختند — حملۂ شیراں ز سگ آموختند

---

۵۱ بےغضبی ۵۲ بردی ۵۳ چیدہ ۵۴ دائرہ آب ۵۵ مقبلند

۵۶ چرز۔ چکاوک۔ یا تگدار جو پرند جانور ہیں ۱۲ ۵۷ ستادی یعنی ثابت قدمی ۱۲

از شغبِ یک سگِ جنگ آزمای / ده سگِ درّنده بماند بجای

سگ نه تو به گیر کمی[1] از سگ بجنگ / خواه تو آهو کش و خواهی پلنگ

دل طلب از مردنه[2] اندام و پشت / باز سبک باشد و لگ لگ درشت

شیر بہیکل نبود چون شتر / اشکره نر خرد بود ماده پر

مغزِ حواصل خورِ سنقر[3] بود / نیزه تهی تیر میان پر بود

مرد مهین[4] کو بنظر کمتر ست / مور چه تیغ پلارک[5] خور ست

بین که خرد بد انسان دلیر / کو ز دلیری بخورد خونِ شیر

دشمنِ ناچیز بهنجار کشش / پشه لب پیلی نه به چقّار[6] کشش

بر تو کند پشه چو نشتر زنی / خود شوی آزرده چو خنجر[7] زنی

تیزی پیکان خورشِ کرگس ست / پرکس سرکه ببازی بس ست

معرکه بردی که ز جان شست امید / گلشنِ سوری بود و برگِ بید

وای بران مردی و نام آوری / کز تو بغیرے نرسد یاوری

ماند زبون همسرِ تو زیرِ تیغ / تو سرِ خود گیری از آنجا دریغ

نے کمی از سگ که چو پوید دلیر / باز خرد منعم خود راز شیر

---

[1] یکے [2] کنہ [3] سنقر باز اور شکرہ کی طرح ایک شکاری جانور ہے اردو میں لگڑ کہتے ہیں ۱۲ [4] مبین [5] پلارک شمشیر اور جوہر شمشیر ۱۲
[6] چقار ایک قسم کا گرز ہے ۱۲
[7] بخنجہ

باش چو باغندهٔ طفلاں بحرب  کو ہوا بر جہد از بہر ضرب
گوی مشو کوز یکے زخم کنس  سرزدہ پوید کہ نہ بیند زپس
جلوہ کند مرد بروزِ وغا  اسپ بجنبد بنگہ آشنا
آنکہ دلِ او بپرو از صید  کے دلِ بدخواہ پراند زتیر
مردِ دلاور کہ چو شاہیں پرید  پشت پرندہ بہ پریدن کہ دید
وانکہ دہد پشت دلاور بود  پشتِ وے از روے نکوتر بود
در پے شیرے کہ گریزد ز جنگ  ور فشیں تا نہ نشاند خدنگ
پشت بداں داد کماں در مصاف  تا فگند ناوکِ پہلو شگاف
آنکہ گریزد بقفایش میوے  وانکہ زبوں گشت گزندش مجوے
زن بود آں مرد کہ مردی کند  کشتنِ زن شوم بود در نبرد
گرچہ کہ سگ عربدہ خنداں کند  خندہ و عفو از بنِ دنداں کند
مرد چو پیشِ تو زبوں شد زجوش  سگ نہ تو بہ گر نشوی عفو کوش
در روشِ مرد کہ فرزانگی ست  قتلِ زبوناں نہ زمردانگی ست

---

۱ے باغندہ اور پاغندہ دونوں طرح صحیح ہے۔ اس کے معنی ہیں روئی کا گالا۔ ۱۲
۲ے بیکے  ۳ے نپرد  ۴ے یدوزد  ۵ے ز  ۶ے آنکہ
۷ے پشت دادن۔ مدد کرنی ہمت بندھانی ۱۲
۸ے بجنگ  ۹ے براں  ۱۰ے کشد  ۱۱ے خندۂ عفو
۱۲ے کار ازبن دنداں کردن۔ محاورہ ہے۔ جیسے اُردو میں سر آنکھوں سے کام کرنا یعنی نہایت رغبت سے ۱۲  ۱۳ے نوش

بستہ کش گر ہمہ گر بز[۵۲] بود | زانکہ پلنگے برسن بز بود
وانگی کُشتی مرد نبرد آزمائے | نیز کش جز برضائے[۵۳] خدائے

## حکایتِ آن سگ کہ آب دہن بسوئے شیرِ خدا انداخت و از خشم حیدرِ کرار کرم اللہ وجہہ ہائی یافت و دیگر بار او را بہ کشت

بداسد اللہ بوغا[۵۴] در مصاف | با یکے از کینہ وراں در طواف
حملہ بے کرد سوارِ دلیر | گبر ستیزندہ نیامد بزیر
تا بچناں کش مکش از دست برد | شد زدو سو آلتِ پیکار خُرد
ہردو دلاور[۵۵] چو بکیں آمدند | گرم ز توسن بزمین آمدند
دست بہم برزدہ زاں داوری | پائے فشردند بزور آوری
حیدر کرار[۵۶] بسے کرد جہد | کا خر دشمن بزمیں بر دہد
چوں گہے آنشد کہ بخوں کردنش | دور کند بارِ سر از گردنش
زو بدلیری سگِ زور آزمائے | آب دہن بر رخ شیرِ خدائے
سخت بہ پیچید[۵۷] بخشم اژدہا | کرد ز تہ صیدِ مخالف رہا
بس کہ در آو سخت در و خشمناک | کاں[۵۸] زدہ را بارِ دگر زد بخاک

---

[۵۱] بغبار مصاف [۵۲] گریز۔ بز دل۔ ڈرپوک ۱۲ [۵۳] زبرائے
[۵۵] کہ [۵۶] پیچید [۵۸] کار

زو سرش از خنجر و سینه شگافت — سر زده ذرِ[1] پیش پیمبر شتافت
گفت رسولش که چو خصمِ درشت — بر زمین آورد بصد حیله پشت
چیست که بگرفتی و بگذاشتی — بار دگر دست بخون داشتی
گفت نیوشنده ایزد شناس — کایزدم آورد بغزا این هراس
من چو شدم چیره بر آن سخت کوش — آب دهن زد برخ من زجوش
در غضب آورد مرا نفسِ خام — در دهنِ نفس نهادم لگام
کانچه غزا زین[2] غضب آرم بجای — بهر خود ست این[3] نه زبهرِ خدای
گشت ضروری[4] که رها کردمش — پس ادب از بهرِ خدا کردمش
آنکه جهادش زپئے دین بود — این کند و شرطِ غزا این بود
مرد غزا جز[5] زپئے دین نکرد — وید بسے خسرو اگر این نکرد

مقالۂ سیزدہم اندر اندرزِ شاہاں در رعایت بے پناہاں و اعانتِ داد خواہاں و تجلیۂ اعمالِ ملکی بصنعتِ نصفت و تجلیۂ اعلامِ ملکی بعدلِ معدلت و دراز دستانِ ستم را بازوے تطاول بریدن تا کوتہ دست بوند و زیر دستانِ کرم را ید سست

[1] را [2] زاں [3] آں [4] ضرورت [5] چوں

## تلطف سایہ کردن تا سایہ پروردہ حیات را شوند

ای بسیاست علم افراشتہ — تخم ستم در رہِ دیں کاشتہ
غافل ازاں در کہ عتابیت ہست — فارغ ازاں غم کہ حسابیت ہست
در پسِ آں پردہ کہ راہِ تن ست — ہر سرِ انگشت گواہِ تن ست
آنکہ کشد عہدۂ یک[۱] تن بپوست — روز جزا پرسشِ آں تن بروست
آنکہ ازو دستِ کساں صد ہزار — شد بفلک چوں بود[۲] انجام کار
آہِ کساں خرد نباید شمرد — آتشِ سوزاں چہ بزرگ و چہ خرد
تیرِ ضعیفاں کہ کشاد از کماں[۳] — بگذرد از نہ سپرِ آسماں
چیرہ زبوں شد چو ضعیفش گزید[۴] — شہ زگس در پسِ خانہ خزید[۵]
گر ہمہ سلطاں[۶] بتماشا رود — خرمنِ درویش بہ یغما رود
پیل کہ بر روی زمیں پا نہد[۷] — پای نہ بر[۸] مور بعمدا نہد
بختِ رعیت چو رعایت کند — خشمِ ملک جملہ عنایت کند
رحمت مادر چو فراواں بود — شیر شود خوں کہ بہ پستاں بود
چوں طلبِ دخلِ ولایت کنی — گوش کہ حکمے برعایت کنی

---

ل۱: بیک تن ل۲: شود ل۳: زکشاد کماں ل۴: گزند ل۵: گزند ل۶: شیطان
ل۷: پیل کہ در روی زمیں سر نہد ل۸: تہ

ارّہ صفت قسمتی راست باش — نے ہمہ چوں تیشہ سوی خود تراش

دشمن اگر خود ہمہ پیش و پس ست — عدلِ ملک حرزِ روانش بس ست

زادِ مسافر قدمِ[۱] سخت اوست — سنگِ مقام[۲] محکِ بخت اوست

تیغ بعدل آئینۂ پادشا ست — چوں بستم رفت کلیدِ بلاست

عہد کہ از تیغ بود فتنہ زاے — باز ہم از تیغ نشیند بجاے

آب کند گرچہ بنا را خراب — زود نشیند[۳] گر نہ رسانی بآب

شہ کہ بہ بر تختِ تمکیں بود — شیرِ نمد رد بہ پشمیں بود

گردِ بلاے کہ در اسلام جست — از خویِ پیشانیِ شاہاں نشست

شہ کہ بشب[۴] تا بسحر مے خورد — روز بخسپد غمِ دیں کے خورد

رخنہ شود ملک بفرمانہا — ارّہ شود تیغ ز دندانہا

گر نبود کن مکنِ خسرواں — خانۂ مظلوم بگیرد عواں

در تو زبیمِ ملک آزادی ست — بوزنہ را رقص نہ از شادی ست

مصلحتِ ملک برفق و عطاست — در ہمہ جا حکمِ سیاست خطاست

موے کہ پیچیدہ زبے شانگی ست — گر تو زنی استرہ دیوانگی ست

شانہ بسر ہا ہم ازیں بردہ گوی[۵] — کو بزباں فرق کند مو بموی

استرہ یک سر بستردن خوش ست — زاں ہمہ روی سر اندر کش[۶] ست

---

۱؎ درم ۲؎ بر ۳؎ رود ۴؎ بشب ۵؎ ہمہ زیں بندہ گوی
۶؎ کش پسینہ مک ۱۲

تا بسلیمان نه رود[ن۱] دردِ مور — منهی کر باشد[ن۲] و جاسوسِ کور

شه که بود عصمتِ عالم ز دور — آفتِ فتنه است بر اهلِ حضور

هیزمِ سوزاں که بآتش درست — نور چه بینیش که خاکستر ست

نورِ چراغ آنچه ممکن کند — طاق سیه زاویه روشن کند

تا نکنی خدمتِ سلطانِ دلیر — تیغ و سنان دید از اندامِ شیر

گرچه ملک به بود و پُر خرد — بد شود از کارگزارانِ بد

خواجه که دامن بکفایت کشد[ن۳] — پیرهن از پیرِ ولایت کشد[ن۴]

گربه که شد عطسهٔ شیرِ ژیاں — زو نرهد طوطیِ الحمد خواں

تا کفِ دستور در انگیزش ست — نوکِ قلم نشترِ خوں ریزش ست

اشکره را از پے[ن۵] چرز و کلنگ — هست چو آویزشِ قصابِ جنگ

آنکه مرادش درم[ن۶] الفختن[ن۷] ست — پیشهٔ او سوختن و سختن ست

شغلِ سلیماں چو بدیواں رسد — زآدمیاں ناله بکیواں رسد

نزدِ بزرگانِ دیانت شعار[ن۸] — نیست روا عتقِ محررِ زنار

طائفهٔ خامه کشاں دودناک[ن۹] — در رقمِ خویش خود افگنده[ن۱۰] خاک

یک خطِ شاں بے شکن و پیچ نه — حاصل ازاں حشو دگر هیچ نه

آنکه خط راست کشند از قلم — بیں چه کجی هاست بزیرِ رقم

---

ن۱ دور ن۲ باید ن۳و۴ کند ن۵ آبے ن۶ دم ن۷ الفختن. جمع کرنا
سختن ملال کرنا ن۸ شمار ن۹ دور ن۱۰ زگند

صد فنِ بوجہل بدفتر نہند — تہمت این علم بحیدرؓ نہند

آنکہ کند خانۂ خلقے خراب — کافی و پرکار کنندش خطاب

وآنکہ جوے روش[ن۱] بسوے حق ست — خندہ زنندش بزباں کاحمق ست

خامہ صریرے کہ سگالد ہمے — از فنِ شاں زار بنالد ہمے

کردہ قلم را نجیانت علم — ہر ہمہ را دست[ن۲] سزاے قلم

ہست قلم کاتبِ وحیِ خداے — خواجہ کند آلتِ دزدیش واے

وہ کہ ازاں پایہ چہ حاصل کنی — کآلتِ حق آلتِ باطل کنی

خواجہ خورد لقمۂ شیرینِ خویش — خامۂ ساعی[ن۳] بکمیں گاہِ نیش[ن۴]

زخمہ[ن۵] خورد خونش ازبد فعال — زہرہ[ن۶] ز عقرب فتد اندر وبال

کار جہاں چوں بکژاں[ن۷] گشت راست — کوش[ن۸] بہ نرمی کہ درشتی خطاست

خس چو پراگند بصحنِ سراے — رُفتہ بجاروب شود نز عصاے

ہیچکساں چشم زکس کم زنند — مور چگاں پلک نہ برہم زنند

ظالم اگر خود بزماں[ن۹] میر گشت — تا نشوی خوش کہ زبوں گیر گشت[ن۱۰]

کژدم اگر خود تہِ خاک و خس ست — رہست بداں کش کژئی در پس ست

گرد ستمگارہ بجولیستی متن — کز رگِ تو بہرِ تو بافد کفن

---

ن۱ روے  ن۲ ہست  ن۳ خامہ  ن۴ خویش  ن۵ زخم خورد خونش چو آرند فال

ن۶ بروسے نجوم زہرہ سیارہ کو برج عقرب میں وبال ہوتا ہے ۱۲  ن۷ بکجی  ن۸ عیش

ن۹ بہ بر دوں میر نشست ۱۲  ن۱۰ نشست

روبهٔ صحرا به سگِ خانگی ق گفت که چند از دمِ بیگانگی

داد جوابش سگِ روباه گیر تا نگرفتم رهِ تو راه گیر

فاخته با گربهٔ بیداد[ن۱] کیش ق گفت بحلقِ تو نهم طوقِ خویش

گربه بصد عجز[ن۲] و سرافگندگی گفت زتو طوق و زما بندگی

نغمه زد از نائے بطے با عقاب رفت زیک زخمهٔ چنگلش[ن۳] بخواب

گرچه عواں لقمهٔ نیکو خورد هم بودش نام بد آنچه او خورد

سینهٔ مرغاں که چناں پاک شد نام وے از اشکره خاشاک شد

ظلم بداں کے شود از پند پاک حک نشود سایهٔ نیچر ز خاک

ظالمِ مفلس چو سگِ کوچه گرد لابه کناں پیش دود[ن۴] بهرِ خورد

یکدم اگر جیفه فروتر مزید[ن۵] گرگ درنده است برائے گزید[ن۶]

شحنه چو بر داشت کمانِ ستم زه که کند آنکه چناں[ن۷] شست هم

شاد شود سگ چو رود خر بجنگ دست زند شتل چو کند رقص لنگ

پیشِ ستمگاره مکن پشت کوز زانکه فراواں نزید اسپِ[ش۸] یوز

کے نظرِ شه بسواراں رسد پرورش از کارگزاراں رسد

در تفِ خورشید بفرقِ جهاں سایه زابرست نه از آسماں

---

ن۱ بیدار ن۲ گونه ن۳ چنگل ن۴ رود ن۵ زنند ن۶ گزند ن۷ چنو نشست

ش۸ چیتہ کی سواری کا گھوڑا اسپ یوز کہلاتا ہے کیونکہ یوز چیتہ کو کہتے ہیں ۱۲

گرد تنے[1] گر نہ بپوشش تنی[ن۲] — تیغ بیفگن کہ کم از سوزنی

سوزن پوشندہ بدیں یک ہنر — گرچہ فرو برد بہر آورد سر

اے[3] کہ نہی گنج بہر گوشۂ — یاد کن از فاقۂ بے توشۂ

ناں خورش بے دکاں چلپیت آب — مشعلۂ بیوہ زناں ماہتاب

میر ہمہ گندم دہقاں[ن۴] خورد — بذرگر[ن۵] از قرص جویں ناں[ن۶] خورد

مہر زمین[ن۷] تو ز دور سپہر — در ہمہ یکساں نگرد چشم مہر

گر پدرت گشت جہانے عزیز — کوش کزاں بیش بگنجے[ن۸] تو نیز

موے نسنجد چو بروں ز ابیش — کوہ بہ گنجد چو بگنجا بیش

خارے یکے را چو بپا در رود — گوشت ازانجاے دروں[ن۹] در رود

گل بگل اندر خزد از کوب میخ — خاک تہ خاک زبیر و فے[ن۱۰] بیخ

تاجراں[ن۱۱] را کرم خاص و عام — از پے نیکی ست[ن۱۲] نہ از بہر نام

برتر ازاں شد بہ بزرگی سریر — کو شود از نام بزرگی پذیر

در تو کنی نام بزرگ اعتبار — بجز سہ حرف آمد و نقطہ چہار

---

ل۱ اس شعر میں بوجہ تجنیس کے اشکال ہے معنی صاف ہیں پہلے لفظ "تنے" میں یاے مجہول ہے اور دوسرے میں یاے معروف مطلب یہ ہے کہ اگر تو کسی بدن کے لئے کپڑا نہیں سی سکتا ہو تو سوئی سے بھی تیری کم وقعت ہے تو نے ملک ستانی تلوار کیوں ہاتھ میں لی اگلے شعر میں یہ کہتا ہے کہ سوئی چونکہ کپڑا سی کر پہناتی ہے تو اگرچہ اس کو محنت پڑتی ہے کہ سر کے بل نیچے جانا پڑتا ہے لیکن پہنانے کے عوض پھر اس کو سربلندی نصیب ہوئی ۱۲ | ن۲ نی ل۳ سلطاں

ن۴ تورگر ن۵ بگزرد ن۶ سینے ن۷ بگنجد ن۸ بروں ن۹ زیروب | ن۱۰ تا جرانرا ست

ن۱۱ نام ست

زر کہ ستانی بستم دامی ست ۔۔۔ ور چہ دہی مایۂ بدنامی ست

بذلِ ستمگار نشد سود مند ۔۔۔ نام ز انصاف برآید بلند

پیشۂ قصّاب چو گیرد شباں ۔۔۔ گرگ مسلماں شود و بے زیاں[1]

قدرِ من از قدرِ تو گر اند کے ست ۔۔۔ خونِ من و تو بجراحت یکے ست

گر تو شوی رنجہ ز آسیبِ خار ۔۔۔ چشم و دلِ غیر تر و بیں فگار

ہر چہ کہ بر خویش نداری روا ۔۔۔ بر دگرے نیز نباشد[2] روا

در گنۂ غیر کرم پیش گیر ۔۔۔ در محلِ تیغ سرِ خویش گیر

## حکایتِ خطا کردنِ بادشاہے و از تیرِ بے خطا زدن برِ بے گناہے

تاجورے از ملکانِ دیار ۔۔۔ صبحدمے خاست بعزمِ شکار

رخش بروں راند بصحرا[3] و دشت ۔۔۔ صید کناں سوے دہے میگزشت

دید[4] یکے کودک بیوہ سرشت ۔۔۔ بر سرِ رہ بود نگہبانِ کشت

ناگہ ازاں جا کہ قضا رفتہ بود ۔۔۔ طفل ز آسیبِ صبا[5] خفتہ بود

دید شہ از دور دراں خرد سال ۔۔۔ در نظرش مرغ نمود از خیال

یا[6]سجِ سوزاں[7] کہ در آورد غرق ۔۔۔ جست براں[8] سوختہ خرمن چو برق

---

[1] میزباں [2] در دنیا شد ودا [3] بصحرائے گشت [4] بر دیکے [5] قضا
[6] یا سج پیکان دار تیر یعنی چمکتا ہوا۔ تیر کو پورا کھینچا ۱۲ [7] سوزن [8] بدان

فتنه محابای بلائے نه کرد — کرد خطائے و خطائے نه کرد

مرکبِ[ن۱] دولت چو بدان[ن۲] سو کشید — باز بدنبالهٔ تیهو کشید

خسته دلے دید جگر سوخته — تیرِ بلاکش به زمین دوخته

داو ز پیکانش[ن۳] قضا آبخورد — قطرهٔ آبیش ز جان[ن۴] کرده سرد

ماند[ن۵] زبان بسته بدان داورے — با دلِ بدخو بزبان آورے

گه بتاسف لبِ خندان گزید — گه سرِ انگشت بدندان گزید

یافت جگر را در سینه کباب — خون شدش از سوزِ جگر گوشه آب

بر سرِ آن خاکیِ خونی[ن۶] نهاد — خاک بسر کرده در آمد چو باد

آه چنان کرد که صحرا بسوخت — هر که دلش داد دلش را بسوخت

شاه چو دید آن شغبِ دردناک — گرم فروجست ز توسن بخاک

طشت طلب کرد و یکے تیغ تیز — طشتِ دگر کرده بر و گنج ریز

تیغ سیاست بسرِ خویش برد — در نظرِ بیوهٔ درویش برد

گفت بکش ماتمِ خود سور کن — دامِ خود از گردنِ من دور کن

حکم قضا را برضا در پذیر — جرم بمن بخش[ن۷] و بها در پذیر

ور گنه ام را بغلط ره بری — مژده ز یزدان نه یکے ده بری

این زر و این طشت مسلم تراست — وین ده اگر شهرست[ن۸] ده هم تراست

---

ن۱ موکب ن۲ بران ن۳ پیکان قضا ن۴ بجا ن۵ ماند ن۶ خوبی
ن۷ بود هم

شہ کہ بہ تسلیم سرے پیش کرد | تیغ شفیع گنہ خویش کرد
زاں زر و پولاد کہ پیوستہ گشت | راہ خصومت ز میاں[۱] بستہ گشت
زال چو دید آں روشِ عدل و رائے | گفتے ازاں بیخودی آمد بجائے
گفت کہ خون ریختہ گیر از تو زود | مردہ من زندہ نگرد د چہ سود
تو کہ غلط زخم زنی[۲] خوں بود | منکہ بعمدا کشمت چوں بود
نزد خدا جرم تو ناچیز باد | من ز تو راضی شدم او نیز باد
اے کہ ترا شحنۂ دیں کردہ اند | داد چنیں کن کہ چنیں کردہ اند
رابطۂ خسروی از داد بند | تا کنی آوازہ چو خسرو بلند

## مقالۂ چہاردہم در تحسینِ دیانتِ صائن و نفرینِ دیانتِ خائن و تحریرِ حشوِ کتابے کہ در صدر گراید و نمونۂ قلبِ اعمال کہ لامع نماید و گرم خیزی نخچگانے کہ لعل و یاقوتِ آبدار بیگانہ را انگشتِ افروختہ دانستند و از بیمِ سوختن انگشت نہادن نتوانستند و دوانگیزی سوختگانے کہ دوزخی را آشنا می کنند و آروغے دودناک بیارند

اے بدیانت دلت[۴] آراستہ | خواستۂ خلق فزوں خواستہ

---

۱ بود   ۲ بپیاں   ۳ زدی   ۴ چو دل

خفتہ ترا زخاک بآسود گی | پاک ترا ز باد ز آلود گی
دولت وزے کہ ترا دادہ اند | عصمت جانے کہ ترا ز[۱]ادہ اند
گر خرد ایں سکہ نشاند ترا | در ہمہ آفاق کہ ماند ترا
گر درم بد بنود گو مباد | صدق تو بس در گرہ اعتقاد
آنکہ بپاکی حرکت نیستش | ہرچہ در آرد برکت نیستش
قطرہ کہ افتاد بگل در[۲] نگشت | وز نم شبگیر سبو پر[۳] نگشت
در تن مردار زپری دل تہی[۴] نشت | سیر نگرد د شکم[۵] ار دل تہی
شد شکم و حلق حواصل فراخ | باز شکم تنگ بود دل فراخ
مال کساں گرچہ کہ حالے خوش[۶] است | چوں بنہایت نگری آتش است
شعلہ کہ از شمع زباں کش بود | آں ہمہ موم است کہ آتش بود
آتش سوزاں ست چو مال حرام | خام بود پختن سوداے خام
بہر حرامی نبود مرد تیز | شیر کند ز آتش سوزاں گریز
زاغ سیہ روے بود جیفہ[۷] چیں | چرغ[۸] سیہ چشم بود دور[۹] بیں
زر کہ برنگ ست چو پر مگس | لقمہ مکن گو نگوں[۱۰] آرد[۱۱] بکس
کیست کہ ایں لقمہ توقع نکرد | وانچہ[۱۱] فرو برد تراجع[۱۲] نکرد

---

[۱] دادہ [۲] نشد [۳] نشد [۴] تہیست [۵] شکمیست [۶] خوشد
[۷] چرغ کو اُردو میں چرخ کہتے ہیں باز کی قسم سے ہے۔ [۸] تیز بال [۹] کال
[۱۰] نگوں آرد [۱۱] کانچہ [۱۲] تراجع

| | |
|---|---|
| لیک حریصے کہ بسوزد ز رنج[۱] | کے دہد ار در کفش افتاد گنج |
| ریگ کہ آتش خورد از آفتاب | سیر[۲] کجا گردد از آشامِ آب |
| چشمۂ خورشید بدریاے خویش | تشنۂ قطرہ است ز گرماے خویش |
| مردۂ زر را کہ ندارند دوست | دوست کسے داشت کہ محتاج اوست |
| ہست تنِ مردہ کہ نبود بگور | مردمکِ چشمِ رستگان کور |
| آدمی آنست بنزدِ خران | کوست چو خر در تہِ بارِ گران |
| گر ہمہ گبرست کہ مالیش ہست | در نظرِ خلق جمالیش ہست |
| ور چہ بود مومن و پرہیزگار | ہر کہ زرش نیست ندارد عیار |
| تازگیِ رو ز تمول بود | خندۂ گل پردہ درِ گل بود |
| خاک بسر مردِ تہی چشم را | کز پئے زر دُرشِم[۳] دُشِیم را |
| اے بامل ماندہ چو موراں اسیر | در تہِ باری چو ستوراں اسیر |
| مور کہ حرصش بود از حد برون[۴] | زندہ رود زیرِ زمین سرنگوں |
| خاک خورد مار ببالاے گنج | لاجرم از سرزنشش آید برنج |
| آنکہ دلش کور شد از حرصِ مال | فرق ندارد ز حرام و حلال |
| گاہ خورش در دہنِ ناکساں | دانہ ہمان است پلید ہماں |
| فرقِ نظر تیری[۵] و باریکی ست | چشم چو بستی ہمہ تاریکی ست |

[۱] برنج [۲] ریب [۳] پشم [۴] فزدں [۵] تیزی

گرچہ خورد[۱۰] اشکرہ مرغے تمام | نشکنہ کہ پر مہرہ برآرد زکام
آدمی آتش خورد از حد فزون[۱۲] | گزدم او در دنیا یذ برون
خط کہ بہ پیشانیِ خائن بود | جائزۂ غصبِ خزائن بود
در شکم باز کہ چنداں خطاست | تذکرۂ جان تذرو و بط است
آتش از انجا کہ خیانت گرست | بہرۂ کارش ہمہ خاکستر ست
خاک ایں[۱۳] شد کہ بہر کشت زار | دانہ یکے ہفتصد آرد ببار
آنکہ دو دیہر کم و بیش را | راست نماید روشِ خویش را
کارسیہ گرنہ پے[۱۴] ہشیاری ہست | آنہمہ[۱۵] نیز رنگِ سیہ کاری ہست
پاس[۱۶] چہ بینی زسگِ لقمہ خواہ | رونگر از دزدی[۱۷] دیگش سیاہ
بہر درم حیلۂ خائن بسے ست | ہر کہ دمش خورد چہ ابلہ کسے ست
آنکہ ندارد بخیانت[۱۸] ہوس | ہیچ امانت نہ پذیرد زکس
چوب نہ گیرد بتہِ آب جاے | سنگ نباشد بہوا دیر پاے
وانکہ بود تشنہ بمالِ[۱۹] کساں | در رود از حیلہ بمالِ کساں
سنگ کہ رہ نیست ہوا را درو | در رود آتش بمدارا درو
آنکہ شد از قطعِ گرہ گرم خیز[۲۰] | چرب زباں باشد[۲۱] و بران و تیز

---

[۱۰] بخورد [۱۲] بروں [۱۳] ہیں [۱۴] گرچہ ہشیاری [۱۵] انہمہ [۱۶] باش
[۱۷] ازدہ دہ [۱۸] زخیانت [۱۹] زمال کساں [۲۰] شود [۲۱] باشد بران

صیقلیاں تیغ کہ روشن کنند | تیرش از آلائشِ روغن کنند
اخذِ درمہا بزباں بے حدست | تیغ درم گیر یکے از صدست
رہت بداں[۱] در خور[۲] باریک نول[۳] | کو خورد از بوالعجبی خون کول[۴]
خونِ کساں میخورد آں بیدرنگ | مے کہ خورد شاہ[۵] بآواز چنگ
دزد بمحراب کہ تنہا رود | از پے قندیل و مصلا رود
گربہ اگر صد[۶] حجِ اکبر کند | ہم بجرم صیدِ کبوتر کند
گر غرضت چربیِ خویش ست و بس | آبِ خوش از تو نخورد ہیچکس
آب کہ در[۷] خمرۂ روغن خورند | جوشِ دل[۸-۹] و دلولۂ تن خورند
گرچہ ہمہ خلق خیانت گراند ق | لیک دو قوم از ہمہ خائن تراند
زاں دو یکے عالمِ تزویری ست | ثانیِ[۱۰] شاں حاکمِ تحریری ست
گرچہ دریں سہر دو رہِ داد نیست | لیک ز تحریر کس آزاد نیست
باز مبادا کہ قضا شہرِ شاہ | در قلمِ ہندوئے[۱۱] نامہ سیاہ
زاغ نشاید بچمن بے شمار | خال سیہ یکے بہ برخے نے ہزار
لشکریاں خود[۱۲] ز دلِ ناسپاس | شاہ شناسند نہ ایزد شناس

---

۱ ماں ۲ خر ۳ اس شعر کا مطلب صرف یہ ہوسکتا ہے کہ باریک نول کنایہ ہے فریب دینے والے سے جو گہری اور پرفریب باتوں سے بہکائے۔ اُردو میں اس کو چکنی چپڑی باتیں کہتے ہیں وہ (شاعر) کہتے ہیں کہ فریبی باتونی اسی لائق ہے کہ بیوقوفوں سے باتیں بنا کر ان کا خون چوسے۔
۴ چوب کول ۵ پیشہ ۶ خود ۷ از ۸ باد لولہ تن ۹ از دلولہ تن ۱۰ دوم
۱۱ ہندو کاں ۱۲ خوں

آنکه دهد بینی ازو نیست باک — وانکه برد بینی ازو ترسناک

چون خورد اسپت[1] جو دهقانِ پیر — تا گهش از[2] رماس[3][4] بگیرد ـ بگیر

آنچه که بر خود نه پسندی روا — بر دگرے هم مپسند ار توان

قوم دگر هم که زهر[5] پیشه اند — چون نگری راست گر[6] اندیشه اند

در روشِ عام مجو کیمیا — زانکه نرسته است بشارع گیا

راستی از عدل که سازد[7] نهاد — چوب گز و چوب ترازو نهاد

سکهٔ بقال ترازو بود — جدولِ[8] خط راست ز سازد بود

او خود از انگیزشِ بازوے خویش — سازِ و خاکرد ترازوے[9] خویش

هرچه کس القصه ببازو کند — طعمهٔ شاهین[10] ترازو کند

گشت چو شاهینِ تو مردار خوار — زو بجز[11] مردار چه گیری شکار

باز بکارِ گز و مقراض نیز — هست نمودارِ دیانت عزیز

رستی و راست روی کرد[12] گز — حاکم ازاں گشت بر اکسون[13] و خز

کرد چو مقراض بسے رقعه کم — ماند تهی چشم و گره در شکم

---

ن۱ آسیب   ن۲ از   ن۳ ارباو   که میرے نزدیک ارمعنی اگر ادرماس بسین مہملہ مخفف آماس ہو معنی صاف ہیں ۱۲   ن۵ زہم   ن۶ کج   ن۷ سازد مضبوط رسّی معنی یہ ہوے کہ جس نے حبل متین عدل کو اختیار کیا اُس نے زمین اور اجناس کے لئے پیمائش اور اوزان مقرر کئے ۱۲   ن۸ جدل وخط   ن۹ کرده زسازوے   ن۱۰ شاہیں ترازو کی وہ رسّی جس کو پکڑکر ترازو اٹھاتے ہیں ۱۲   ن۱۱ وخر   ن۱۲ کرده   ن۱۳ ابرا کسوں اور خز دونوں ریشمی اور قیمتی کپڑوں کے نام ہیں ۱۲

رشتهٔ خیاط سر سوزن[۱،۲] ست | لیک در ایمانِ وی آن روزن[۳] ست
دزدیِ کاسب که ز افلاس خاست[۴] | خستِ[۵] تاجر ز برای چه راست
گرچه کسی را ز درم چاره نیست | لیک خسیسی[۶] چو رباخواره نیست
خواجه که حرصش[۷] بربارہ نمود | عمر زیانش بود و حبّه سود
بهر دو سه دانگ که بروی رود[۸] | منتظر آنکه[۹] مهی کی رود[۱۰]
کی دهد آخر دل و عقلِ سلیم | یک مه عمر از پی یک ماهه[۱۱] نیم
در همه مذهب نشود هیچ حال | مالِ رباخوار و مقامر حلال
بس که مقامر[۱۲] بود از صدق پاک | سنگ بمشتش بود و زر بخاک
مردِ گنهکارِ[۱۳] مقامر فتنی — ق — دزدی و طراری و نقب[۱۶] افگنی
تا بتواند[۱۴] ز دلِ عشوه کوش | دام نشان باشد و عشوه فروش
وانکه کند دام بحرص و هوس | نیست بران[۱۵] دل که دهد باز پس
چون نیت[۱۶] راستیش خم بود[۱۷] | لابد ازان شومی او[۱۸] کم بود
بادرم آشام نگیرد حلال | نم نخورد چرب بود چون سفال
عشوه ده از کوششِ[۱۹] افغان گری[۲۰] | سهل جوابی دهدت از کری

---

ن۱ سوزنیست ن۲ آن سوزنیست ن۳ روزنیست ن۴ نه زر ن۵ چیست باخر
ن۶ جستی ن۷ خرجش ن۸ بود ن۹ زانکه ن۱۰ بود ن۱۱ ماهه فارسی میں ماشه کو کہتے ہیں یعنی ایکسم تولہ کا بارہواں حصہ ۱۲ ن۱۲ مقر ن۱۳ گندگاه ن۱۴ بتوآید
ن۱۵ ابدال ن۱۶ نقب ن۱۷ شود ن۱۸ اوکم شود ن۱۹ کوشش از ن۲۰ دری

بیشترین[ز۱] آدمی کز بخوے — تند شنو باشد و آہستہ گوے[ق۱]

آنکہ نترسد ز خداوندِ پاک — از سخن آدمیانش چہ باک

عربدہ و نالۂ کم حاصلاں — نغمۂ چنگیست[ز۳] برِ عاقلاں

جانورے را کہ بود سنگ خوار — طعمہ دہی گر کنیش سنگسار[ز۴]

حاصلِ عاقل کہ ندانیش چند — آں[ز۵] ہمہ زنجیر شکنجہ ست و بند

سگ چو برغبت شکند استخواں — تو ندہیش[ز۶] ریزش سفرہ ز خواں

آنکہ بہر دارِ جہاں رو نہاد — پردلی[ز۷] خویش بیک سو نہاد

گرچہ ہمیشہ ز مگس کرد قوت — تے[ز۸] نکند ہیچ گہے عنکبوت

سفلہ کہ دل بست بزنجیرِ سیم — زآہن[ز۹] و زنجیر تنش را چہ بیم

آدمی از بند شود دل فگار — سگ چو بہ بندی شود امیدوار

شرع کہ[ز۱۰] بنیاد دیانت نہاد — قاعدۂ دیں بدیانت نہاد

کیست بد[ز۱۱] انساں کنوں از خاص و عام — کش بدیانت بتواں برد نام

ہیچ دل از حرص و حسد پاک نیست — معتمدے بر سرِ ایں خاک نیست

طائفۂ عہد کہ بینی بجاے — گبر دلانند مسلماں نماے

نادرہ یابی کہ دریں روزگار — کس بود از ترس خدا رستگار

---

ز۱ کوشش از  ز۲ دری  ز۳ بیشترے  ز۴ باشد آہستہ  ز۵ چنگست  ز۶ سنگبار
ز۷ دنیا  ز۸ اس ہمہ  ز۹ توبہ دہد سفرہ رشیش بخواں ۱۲  ز۱۰ بار  ز۱۱ ہیچ گہے تے نکند عنکبوت
لہ سب نسخوں میں زاہن لکھا ہے میرے نزدیک ز آہنی زنجیر پڑھنا چاہیے ۱۲  ز۱۳ چو  ز۱۴ چو  ز۱۵ رستگار

رستهٔ زاندیشهٔ یزدان شوند — چیزے زاندیشهٔ سلطان شوند

اے شده زاسلام و سلامت بری — دین تو فارغ ز دیانت گری

آستنِ زله کشانت دہاں — استرهٔ کیسه برانت زباں

ترس نداری که فنائیت ہست — شرم نداری که خدائیت ہست

روزِ قیامت بخطا و صواب — گر ز تو پرسند چه گوئی جواب

چند بسرمایهٔ خلقت گماں — چند نظر در گرهِ مردماں

سرخ کنی بر زرِ بیگانه چشم — غرقهٔ خونت شود از خانه چشم

دزد که کوته نکند دستِ کار — شحنه کند کوتهش از ذوالفقار

حجره که آزاد بود از گزند — در نکشد سلسله و تخته بند

سفله چو در زاویهٔ جا کند — بینشِ دزدیده بکالا کند

آنکه بدزدد نظرِ خویش را — زو که نگهداشت زرِ خویش را

با فنِ رزاق که کسبے ره بود — قبلهٔ طرار عفی الله بود

ہر که دغا لازمِ جانِ وی است — عاقبت الامر زیانِ وی است

## حکایتِ آب ریختگی شیرفروش و آب بردگی رمهٔ وی

داشت شبانے رمه در کوهسار — پیر و جوان گشته ازو شیرخوار

شیر که از آب سبو ریختے — آب در آں شیر در آمیختے

---

ن اسلام سلامت — ن دزد کشد — ن ندزدد — ن رزاق — ن زیانے

بردے ازاں آبِ تلخ بشیر | نقرۂ چوں شیر زبر نا و پیر
روزے ازاں کوہ بصحرائے کجا | سیل در آمد رمہ را بردپا
آنکہ جہاں سوختۂ شیر کرد | سوختہ شد ناگہ ازاں شیرِ سرد
شیرِ خنک از تفِ تابش بسوخت | جملۂ آں شیر ز آبش بسوخت
خواجہ چو شد با غم و آزار جفت | کار شناسیش دراں کار گفت
کاں ہمہ آبِ تو کہ در شیر بود | شد ہمہ سیل و رمہ را در ربود
مردِ شباں زاں سخن آمد ستوہ | ماند سر افگندہ چو سیلابِ کوہ
خسروِ اگر دیں طلبی از خدائے | زیں دلِ خائن بدیانت گرائے

## مقالۂ پانزدہم در ملامتِ موذیاں کہ بغضب و تعصب جوشند و سلامتِ مؤدباں کہ بعلم و حلم در تحمل ظلم کوشند و رُفتنِ خارِ خارِ دلہا و شستنِ غبارِ گلہا و کند کردنِ حدتِ آہن دلاں از خراشِ سینہ ہا و روشن کردنِ جدتِ پاکیزہ گوہراں از تراوشِ کینہ ہا

اے بجفا کردہ دلِ خلق ریش | پیشۂ آزار گرفتہ بہ پیش
کے بجفا بارِ بہی بستہ اند | مشت زناں مرثیت تہی بستہ اند

---

ن۱ سوختی ن۲ قبلہ ن۳ کلبہ ن۴ وہمہ

ہر کہ برہ بہرِ کسے چاہ کرد | از پئے خود زیرِ زمیں راہ کرد
کشتہ شود زود عقابِ دلیر | دیر زید مرغِ کم آزار دیر
گربہ کہ مرغے بزبان[۱] آورد | گوش و دم خود بزبان[۲][۳] آورد
غصہ مخور زانکہ شقاوت دروست | خشم فرو خور کہ حلاوت دروست
زہر کشندہ کہ زبانت بود | چوں کششِ دارِ قفسے جانت بود
ہر کہ نہ رو کیش بمسلمانی ست | عاقبتِ کار پشیمانی ست
ہر کہ مسلماں ست پشیماں ترست | وآنکہ پشیماں نشود کافرست
با دلِ نیکاں نبود خشم یار | ہیچکسے گرم نباشد خیار
سادہ دل ار گرم برآرد نفس | ورنہ آں نرمی و لطف ست وبس
طفل کہ گرمیش برآرد ہرد | آں تشنگے[۴] باشد و آبے درد
خشمِ کریم ار چہ گدازش[۵] کند | از پئے آزار نوازش کند
نخل کہ خرماست[۸] ہمہ بارِ او | پرورش خستہ کند خارِ[۹] او

---

[۱] بدہاں — [۲] جب بلی کسی کے مرغ یا کبوتر کو پکڑتی ہے تو وہ شخص اُس کو پکڑ کر دُم اور کان کاٹ دیتا ہے اس سزا سے وہ بھی اس [illegible] نہیں کرتی ۱۲
[۳] بمیاں — [۴] یعنی کشتہ [illegible] رسیدہ ہوتا ہے ۱۲ — [۵] تشنگی — [۶] گزارش
[۸] کھجور کا خوشہ اپنے پتوں میں جو کانٹوں جیسے ہوتے ہیں چھپا رہتا ہے اس میں قدرتی حفاظت کا ذکر ہے ۱۲
[۹] کارِ او ۱۲

مردمی سفله مدار استوار — آں[۱] همه فتنه ست در انجامِ کار

زاوّلِ کارست عواں[۲] هم ورایست[۳] — نرم بود خار در آغازِ خاست[۴]

وآنکه تنے یافت ز یزداں شریف — هست چو گل اوّل و آخر لطیف

باز کند دیده چو خارے نهند[۵] — پیش نهد فرق چو بارے نهند[۶]

پارهٔ آتش بود آں پُر گزند — کوزه[۷] شعله بر آرد بلند

مردمِ بے سنگ بخود گم بود — سنگِ گراں[۸] گوهرِ مردم بود

خس[۹] بغبارے رود از جائے خویش — کوه زدامن نکشد پائے خویش

مردمِ با اصل چو دریا بود — مردمِ بے اصل چو خارا بود

تن که بهر باد بخیزد ز پائے — سنگ بروں کہ نہ جنبد ز جائے

خشمِ سراں دفعِ سلامت بود — زلزله در کوه قیامت بود

خاک کزآں[۹] خازنِ افلاک شد — بادِ سبک مرکبِ چالاک[۹] شد

ظلم رها کن بره داد باش — زانچه ملامت رسد آزاد باش

هرچه که اوّل بملامت کشد — آخرِ کارش بندامت کشد

کوش که ناید ز زبانهات[۱۰] غم — لیک[۱۱] نگه دار زباں را تو هم

---

ن۱ کاں . ن۲ عواں بروزن سحاب لڑائی جس میں ایک مرتبہ قتال اور جھڑپ ہوئی ہو اور پہلی بیانت گائے یا گھوڑے کی اور شوہر دار عورت اور ادھیڑ عمر کی عورت یہاں پہلے معنی مراد ہیں ۱۲ ن۳ زار ن۴ کار ن۵ نہی ن۶ نہی ن۷ کرزہ ن۸ گراں ن۹ خاشاک ن۱۰ زر زباں ہائے غم ن۱۱ گنگ

دستِ و زبان تا[۱] عقوبت گر ست — دستِ و زباں ہم بعقوبت درست

گرچہ کہ پولاد بسودن کم ست — سودگیِ آہن و سوہاں ہم ست

بندہ کہ خلقی بود[۲]ش در[۳] نہاں — بہ بود از خواجہ یاوہ[۴] زباں

سفرۂ گربہ کہ بود مشک دہ — از دہنِ شیر[۵] کہ گندہ ست بہ

از تہِ دُمِ عنبرِ تر زاد[۶] گاو — زادہ[۷] نجاست لبِ مردم ز داو[۸]

نیک شناسد خردِ ہوشمند — کز[۹] دُمِ آں تا لبِ ایں فرق چند

ہرکہ دمش نیست ز فرزانگی — با[۱۰]بت خندہ ست ز دیوانگی

بہ کہ بدِ خلق نگوئی بسے — تا بدِ تو نیز نگوید کسے

بیں[۱۱] تو بد و نیکِ ہمہ دم مزن — ہیچکسے را بجہاں کم مزن

آنکہ خدایش ز نکوئی سرشت — کے شود از گفتنِ زشتِ تو زشت

دوں نکند غورِ بزرگاں تباہ — کز نشود از لگدِ غوک چاہ

آنکہ خردمندی او بے شکست — مدحتِ و دشنام نبزدش یکے ست

از بد و بدگفت نرنجد حکیم[۱۲] — بیخ چو سخت ست ز صرصر چہ بیم

گر ہمہ خود خار نہندت خساں — دیدہ بدو زاز بد و نیکِ کساں

---

[۱] تا آب [۲] بود [۳] در زباں [۴] یاوہ دہاں

[۵] شیر بصد بارہ بہ [۶] زاد [۷] زادو نجاست [۸] داو کے معنی علاوہ اور بہت سے معانی کے فحش اور دشنام کے بھی ہیں اور یہی یہاں مراد ہیں ۱۲ [۹] کر م ایں

[۱۰] بابت فارسی میں برائے اور واسطے کے معنی میں ہے ۱۲ [۱۱] بیں بد و نیک ہمہ و دم مزن

تا زبدی خامه بنگاریدن‌ست[۱] — عیبِ نگارنده نگاریدن‌ست[۲]

هرچه ز تقدیر برآرد علم — موی نگنجد بشگافِ قلم

اهلِ هنر گر بشمارے درند — بے‌هنران نیز بکارے درند

نے که تهی بر دمد[۳] از طرفِ رود — گر نه‌د باده سر آید سرود

سودنی از نیشکر افزوده تر — کین قلم و تیر[۴] دهد او شکر

قهقهه زد کبک برفتارِ[۵] زاغ ق — گرچه تهی[۶] گامِ پریشان[۷] بباغ

زاغ بدو گفت که پرواز کن — گر گرداز من بهری ناز کن

هیچ کسی نیست ز زیبا و زشت — کش نه حکیم از پئے کارے سرشت

چشم چو در خویشتن آید همه — زشتیِ خود خوب[۸] نماید همه

نیک بدانی که نباشد درشت — در شکمِ مادرِ خود خارپشت

شیرِ کسان خونت نماید بچشم — ژرف مبین کاب درآید بچشم

زنگیِ اسود که برانی ز پیش — از چه نبری سرِ پستانِ خویش

سرمه که خاکیست[۹] سیه در نظر — روغن از و یافت چراغِ بصر

پیر چو در عیبِ گرانان بود — تختهٔ تعلیم جوانان بود

دزد که در ره[۱۰] بعنان تازی است — نقشِ پیشِ دفترِ غمازی است

---

[۱] بنگارید نیست   [۲] نگارید نیست   [۳] میدمد   [۴] نیزه دهد
[۵] ز رفتار   [۶] نهد   [۷] بدین سان   [۸] پیچ
[۹] که خاکینه   [۱۰] راه عنان

هرچه که مخدوم بد[ن۱] اندیشه کرد — بنده همه[ن۲] حال همان پیشه کرد

رند که او پا به تباهی نهد — گامِ کجش راست گواهی دهد

گرچه که بد را نه کسے در پے است — خوے بد آخر همه جا با وی است

دزد که با سرفه بود نقب گیر — دار و ے تیزش چه[ن۳] خورانند تیر

خلق همان راست بفرمان ولیں — کو بنما دست نماید بکیس

لت[۴] همه را خم کند از سجده پشت — سجدهٔ انگشت نگر پیشِ مشت

تاکے ازیں کو بملامت[ن۵] روی — راه چناں رو که سلامت روی

چند[ن۶] چو آتش قدری[ن۷] دود باش — گوش بخشنودی و خوشنود باش

خاک زنندت بسرِ خویش دار — دیدهٔ تسلیم روان پیش دار

بنده که با خلق فروتن بود — پیشِ خداوند ممکن[ن۸] بود

چوں تو رکوعے نکنی در قیام — نیست نمازِ تو روا والسلام

دوں که نهد پاے بفرقِ سراں — سیلی گردن[ن۹] خورد از همرگراں[ن۱۰]

خس که به[ن۱۱] هرباد بگردوں پرد — ابلقِ گیتی بزبانش[ن۱۲] خورد

پا چو نهد بر سرِ دریا خسے — لطمه خورد از کفِ دریا بسے

بے ادباں را بگه کُن مکن — نے حرکت نغز بود نے سخن

---

ن۱ باندیشه کرد ن۲ بنده همان حال ن۳ چه خوراند دبیر ۴؎ پہلے مصرع میں صرف یہ دعویٰ ہے کہ مار کے آگے بھوت بھاگے۔ دوسرا مصرع دلیل ہے کہ بیکے کے ڈر سے مٹھی کے وقت انگلیاں ناک رگڑتی ہیں ۱۲
ن۵ بنیامت روی ن۶ چند ز آتش ن۷ عود باش ن۸ چه ممکن بود ن۹ سیلی گردوں خورد ن۱۰ از همرکساں
ن۱۱ خس که به آخر ن۱۲ بزبالش خورد

طرفه جهد غوک ز آوازِ رود | لیک مباد آنکه بگوید سرود
آنکه سرشتِ منیش از منی ست | کن مکن و دست بر دو دشمنی ست
ز آبِ ملوث بگهِ ریختن | لوث جدا کے شود از بیختن
با دل سخت ار چه کنی پند یاد | دامن کهسار نجنبد ز باد
اے همه بیچاره بگوشت نه در | کس نکند گوش ز بیچاره پر
گفت نتلو گفتِ مرا هوش دار | گر نکنی باور در گوش دار
در همه جا پا بحدِ خویش نه | مرتبه بشناس و قدم پیش نه
گربه که با شیر کشاید کمیں | بر تنِ بے زور بلرزد زمیں
شیشه که از باد بغل پر کند | کے به بزرگیِ سخن در کند
با همه چوں خاک زمیں پست باش | وز همه چوں باد تهیدست باش
کوش که باشی برضاے همه | دستِ همه بوسی و پاے همه
آب که با سنگ بمساقت کند | غلغلهٔ شکرِ لطافت کند
دست ده آنجا که فتد پست را | دستِ کرم سیلے فرو دست را
کم کن از آں بنده که آزادِ تست | شکر کن آں را که پرستارِ تست
بنده هم آخر گهرِ آدم ست | گرچه که در سلکِ غلامی ضم ست

---

نا آنکه سرانگشت منیش نا اے دل نا بیچاره سر نا گر نکنی باز سے نا در
نا بمرز نا سخنے نا درور نا زان نا ازان نا کم بزن
نا شکرت

کار باندازهٔ بازوش ده — بار بمقدارِ ترازوش ده

چند دوالِ ستم انداختن — ہندوے خود را بجلتے ساختن

سوختهٔ[1] در گریه و تو سر زنی — سخت نشیند چو گره تر[2] زنی

سوز بدلہاے مشوش بود — دود بجاے ست که آتش بود

عجز کساں منگر و بازوے خویش — خاک مینگن بترازوے خویش

گر ملکی[3] چوں ستم آید[4] بکار — پشه ز نمرود بر آرد دمار

کوه کز و ہست زمیں زیر پاے — آهِ ضعیفانش رباید ز جاے

پیل[5] کند رقص چو شد یک زمن — پشه نوا ساز و مگس دست زن

اے که ہمه تخمِ جفا کاشتی — به که بہ آید[6] محلِ آشتی

تیغ که بے[7] ریزشِ خوں کم بود — بے سپر آں را سپرے ہم بود

سوزن اگر در خله[8] دارد رہے — خار ز پا ہم کشد آخر گہے

چند بدی پیش کنی اندکے — نیکوئی[9] از صد نتوانی یکے

گرد بر آری چو ز دشمن بکوب — جاے[10] یکے دوستی ہم بروب

گرچه شود خصم تو در تن بپوست — گر ہمه یک دوست کنی ہم نکوست

## حکایت درچشمِ زاغ کحلی کوشش و برگِ علاجِ او از درخت

---

ن۱ ساختهٔ گریه  ن۲ بر  ن۳ در ملکے  ن۴ آمد  ن۵ برگ
ن۶ مجمل  ن۷ بر  ۸ خله سے مراد یہاں چبھنے والی شے ہے ۱۲  ن۹ نیکو اگر
ن۱۰ دوستی

## در ازِ خود گفتن با مرغِ دیگر داروے سخنہائے نصیحت آمیز شگفتن

در حدِ چیں بود بدشتِ فراخ — کہنہ درختے[۱] بفلک بردہ شاخ

برگ و برش رنج و ملالت[۲] شکن — دارُوے بینائی و اکسیرِ تن

بر سرِ آں خانۂ زاغِ کہن — در کہنی کردہ ز عنقا سخن

ناگہش از چشمِ بدِ روزگار — در گہرِ دیدہ در آمد غبار

گرچہ[۳] ز سر تا بقدم سرمہ بود — سرمہ بہ بینائی پیراں چہ سود

چوں اثرِ درد بغایت رسید — بر سرِ مرغے[۴] بشکایت رسید

ہرچہ کہ از چشم رسیدش بسر — باز ترا دیدہم از چشمِ تر

محرمِ[۵] بینائی و بصیرت شناس — در شبِ بے نور نگہ داشت پاس

گفت ستارہ بمحاق[۶] اندرست — زہرہ[۷] ز کیواں بطلاق اندرست

مصلحت آنست کہ خیزی ز پیش — باز شتابی بوطن گاہِ خویش

بر سرِ شاخے کہ سکوں کردۂ — عیش بیندیش کہ چوں کردۂ

برگ بہ برگ آنچہ گذشتی براں — در نگر آلائشِ خود را دراں

آنچہ نہ رنگے بوے از بوے تست — دیدہ بر و مال کہ دارُوے تست

زاں دُرِ ناسفتہ کہ بینا کشید — آں شبہ را رشتہ بہ مینا کشید

زاغ سبک غم شدن ساز کرد — بال بہم برزد[۸] و پرواز کرد

---

[۱] بہن درختے [۲] ملامت [۳] گرچہ کہ [۴] در سرمر [۵] محرم بینائے بصیرت [۶] زوال [۷] زہرہ اور زحل کا قِران عیاشی اور خماری کی دلیل ہے اور اکیلا زحل نحس ہے [۸] نہید

هم بدرختی که وطن جاش بود | سوخته وار آمد و بر شد چو دود
هر ورقی را که نظر برگشاد | بود چکیده نقطی زان سواد
وسمه هر برگ ز ابروی شاخ | داشت از آن سرمه سپیده فراخ
زاغ چو بیغاله برگی نه چید | باز شد و باز نمود آنچه دید
گفت که دیدم همه بالا و پست | آرزوی دیده نیامد بدست
مرغ شناسنده و زیرک مزاج | دید چو ناساخته برگ علاج
گفت چرا باید ازین گونه زیست | کاخر آن زار بباید گریست
یکدو ورق زان شجر چشم سای | از پی امروز نماند بجای
تات چو مردم بغبار آمدی | مردمی خویش بکار آمدی
کوش که خسرو بحکومت روی | چند بآزار و خصومت روی
آشتی گر بکنی ننگ نیست | ورنکنی نیز مکن جنگ نیست

مقاله نوزدهم در ستوده انسان و سر شنوده ایشان و بلندی نشستن سینه ایام و پلیدی شستن سینه ایتام و چون کار با مردم دیوانه خراج ست سنگ گران باخود داشتن و چون سر رشته الطاف در سلک

ن۱ می    ن۲ نمود    ن۳ بود

# صحبت گم‌ست گوهر خویش از دست نه گذاشتن

هرکه در[1] سیرت نیکو بود — آدمی از آدمیان او بود

وآنکه مزاجش همه زورست و زر — دور ز ما زآدمیانست[2] دور

نیکی مردم نه نکورویی‌ست — خوی نکو مایهٔ نیکویی‌ست

مرد درون تیره و بیرون سلیم — زشت بود آستر دیبا گلیم

بخل عیان به که بعشوه نوید — روی سیه به که ز تلبیسی[3] سفید

پس بدِ بدخو[4] که نکو رو نمود — با خطِ بد کلک منقش چه سود

باز بیا تلخ که جوشد چو می — لیک صفا روی نماید ز وی

ژفت و ترش[5] هست هلیله ولیک — روشنی چشم شد از خوی نیک

الحذر از تیره دل و پُر[6] جفا — کو ز پس و پیش نماید صفا

آینه را پشت چو روشن شود — وجه درونیش معین شود

سیب از آن ست دو رنگ از برون — کش دو سه دل هست سیه از درون

هست یکی رنگ رطب کش مقیم — یک دلِ خسته‌ست سپید و دو نیم

در تنِ بدخو کرم[7] و لطف ریز — خشم و جفا خود بودش خانه خیز

---

[1] دران [2] زما و آدمیانست [3] ز زشتی [4] چو شد جو مے

[5] ژفت و ترش روے هلیله است [6] دل و با صفا [7] کرم و لطف

گورکن را که دل[1] از وے رمد[2] — گل تو فگن خار[3] خود از وے دمد

آنکه بزرگ ست و بزرگی[4] سرشت — گرمی کہتر ہمہ بر یخ نبشت[5]

شعشعۂ برق در آزردن ست — قاعدۂ بحر فرو خوردن ست

سینۂ دریا نشود پر غبار — گرچه که باراں کندش[6] سنگسار

نور خدا برد[7] مد از خوے خویش — مو سپیدی کشد از بوے خویش

ذوقِ تو شد تیزی[8] و خشم و ستیز — بیں که بگر یابدت آچارِ تیز

مار که دندانش بود در شکم — خورده شود او ہم و دندانش ہم

دوں که در آزارِ بزرگاں تند — میش بود کو دمِ گرگاں[9] زند

خس که برد بینی شمع و چراغ — سوخته گردد ہم ازاں سوز[10] و داغ

شعله[11] چو ناگاه برآورد بال — زود مرو بیں که پرد از وبال

مور که پر یافت نه پر کم بود — پر زدنش زاں سوے عالم بود

بد ہمه جا[12] زخم و بلاے کند — مار زره از پسِ سالے کند

خصم که پستی کند آساں مگیر — خفته تشا[13] بند بره مار و تیر

نقش کژاں راز کژی خواست[14] نیست — دائره تا کژ نبود راست نیست

کالبد آں را که مدور بود — خشت مربع طلبد خر بود

---

ن۱ که گل ن۲ دمد ن۳ خار ہم ن۴ بزرگست بزرگی ن۵ بر یخ نوشت
ن۶ بارانش کند سنگسار ن۷ بر دمد از ن۸ تیزی خشم و ستیز ن۹ گرگاں کند ن۱۰ سوز و داغ ن۱۱ اسفله چو ناگاه
ن۱۲ بر ہمه جا ن۱۳ تشا بنده ن۱۴ خواست کے معنی خواہش کے بھی ہیں یعنی کسی دوسرے سے کوئی شے طلب کرنی

آنکه سیه روی خلقت درست — سرخ کجا گردد از غازه پوست

چهرهٔ هندو که سیاه است و تار — سرخ ز شنگرف کند در بهار

خلقت آن کز پی کار بدست — او همه تن آلت کار خود است

مار که زشت است همه تن براه — خواه بکنگر شود و خواهی بچاه

شیر که گرد آفت صیدش خدای — خنجر و تیغ ست همه دست و پای

زان بدی اندر دل دون گشت دوست — کان بدی خود بخیالش نکوست

گرگ که نوشند ز دل میش خون — رنج دل میش ندانند که چون

مردمی از هر دم بی رو که دید — روی در آیینهٔ زانو که دید

پیشه مبارک نبود شوم را — سایهٔ همایون نبود بوم را

از تن بدسیرت زیبا نه زاد — کز ملک الموت مسیحا نه زاد

سرخی رو دزد سیه را بجوی — پوست کش او را که شود سرخ روی

جبه چه پوشی بخطیب سیاه — برهنه کن جبهٔ دیگر بخواه

ای همه عیب دم خلق تو خشک — آهوی بی مشک زند بوی مشک

اوست هنرور که بمقدار خویش — بهره بغیری دهد از کار خویش

نبض که گیرد بکف استاد پیر — تب زده را می شود او دستگیر

---

ن۱ گرد از غازه   ن۲ مار که زشت است   ن۳ به کنگر شود   ن۴ زان بدی   ن۵ دل شب گشت

ن۶ چه داند که چون   ن۷ پوست کش آن را   ن۸ چه پوشی تو بخط سیاه   ن۹ خلق تو خشک   ن۱۰ زآهو

ن۱۱ آن دستگیر

سودِ کساں جوئے بد ہر کہن ‏ ‏ ‏ ‏ نفسِ بدار منع کند منع کن

شمّۂ خلقے ہمہ را در تن ست ‏ ‏ ‏ ‏ لیک بہ تن نفس چو دونان رہزن ست

بس کہ رسد صندلِ تر جا بجائے ‏ ‏ ‏ ‏ مارش اگر سلسلہ نہند بپائے

خلقِ تہی کاسہ مدار استوار ‏ ‏ ‏ ‏ زانکہ چو شد سیر بعکس ست کار

سگ چو شد آسودہ نشیند ز جوش ‏ ‏ ‏ ‏ مردم آسودہ بود فتنہ کوش

در ہمہ جا سنگِ محک از زرست ‏ ‏ ‏ ‏ زر محکِ مردمِ بدگوہر ست

مکرم اگرچند کشد کوبِ دہر ‏ ‏ ‏ ‏ ہم دہد از منفعتِ خویش بہر

دُر کہ شکستند نہ باطل شود ‏ ‏ ‏ ‏ سرمۂ چشم و فرحِ دل شود

ناکس اگر ہست بہ بستانِ باغ ‏ ‏ ‏ ‏ گندہ کند جیفۂ مارش دماغ

ہست دماغت ز دلِ تیرہ گوں ‏ ‏ ‏ ‏ شد زسیہ دانہ زکامت فزوں

پوشِ تکبر چہ دہد مایہ ہیچ ‏ ‏ ‏ ‏ باد دمے را چہ بود پایہ ہیچ

چوں تنت از حکمتِ عالم تہی ست ‏ ‏ ‏ ‏ گرچہ کہ پر باد کنی ہم تہی ست

---

ن۱ رسد صندل تو جا بجائے ن۲ سلسلہ پیچ بپائے ن۳ خلق ہیں سے اگر کاسہ کے عدد نکالدیں باشارۂ تہی ۴۴۶ رہجاتے ہیں جس کے حرف د-م-خ ہوتے ہیں ان کا عکس خود ہوا یعنی اس کا کاسہ خلق کج ہو کج کاسہ خالی ہوتا ہی۱۲ ن۴ اس مصرع کے معنی صاف ہیں لیکن معمائی قاعدے سے اگر سیر کو الٹو تو ریس ہوگا اور ریس بیائے مجہول در ریس بیائے معروف تجنیس خطی ہی اور ریس بیائے معروف کے معنی خشم اور غضب کے ہیں یعنی وہ غضب آلود رہیگا۔ اس سے علاوہ اگر کار کو الٹو تو راک ہوتا ہی راک کے معنی آبخورہ کے ہیں اور اوندھا پیالہ بخل کی دلیل ہی۱۲ ن۵ آسودہ شود فتنہ ن۶ دمن ردگ ن۷ بہ بستان باغ ن۸ ہست دماغش ن۹ بود پایہ ہیچ ن۱۰ از عالم حکمت تہیست ن۱۱ گرچہ کہ پر ہاں کنی

دم که بماشورهٔ[1] جولا کنی — بادِ تهی را تهی گه کنی

خاک که دل نام وقارش کند — هرچہ باد غبارش کند

باد چو بسیار بسر یافت راه — بفگند از فرق بسی کلاه

سر برد ار باد بسر[2] در فتاد — تا نه فتاده است مده سر بباد

آنکه در و باد سرے راه کرد — هم بپریدن سرش آگاه کرد

کاسه که پیمانهٔ خاک است وبس — باد چه پیمائی از و هر نفس

ایک مشو خاکی ازاں گونه نیز — کآب نماند بوجودت[3] عزیز

گرچه کسے[4] خاک رهست از وقار — گشت چو بے آب شود[5] پر غبار

اینکه[6] زمیں خاک قدم یابیش — بین دلِ صد پاره[7] ز بے آبیش

مرد که خورشید[8] برد تاب ازو — سوخته گردد چو رود[9] آب ازو

آنکه بود صد هنر اندر تنش — سر زده ماند[10] چو کنی سرزنش

هیچ کز و خیمه چناں بر رود — سر زنیش زیر زمیں در رود

وانکه دهد ریش به سبلت کناں — کے رهد از بازی سبلی[11] زناں

مسخرهٔ بید که سیلی خورد — کس بسر و سبلتِ او ننگرد

آنکه خورد سیر[12] و پیاز از هوس — رو ترش از دست بکند هر نفس

---

[1] ماشوره جولاہوں کی نلکی جو لہ جولاہہ۔ بادتہی بیہودہ بکواس تہی گہ. کوکھ یا پہلو تشکم وپہلو اب معنی صاف ہیں [2] بادلبسر یافت راہ [3] بوجود عزیز [4] گرچہ بسے خاک [5] شود بے غبار [6] آنکہ [7] پارہ در [8] مردکہ خورشید برد تاب [9] جو بری آب از و [10] گردد [11] بازی سبلت زناں [12] خورد سرکہ پیاز

فخر کند نقب زن از کاوِ کاو ‏— ذوقِ مقامر[۱] بود از مشتِ او

پرده دری کاہلِ خرد راست بیم ‏— پرده دراں را شرفے شد عظیم

طاس بیک رخنه که افتد بدست ‏— رخنه بغربیل به است ار صد ست

آں که نشد بر تنِ خود پرده دوز ‏— سوخته شد از فلکِ پرده سوز[۲]

چنبرِ خر که چو شود بے نقاب ‏— تیغ ز صد[۳] رخنه زند آفتاب

سخره[۴] اگر یافت بلندی مبیں ‏— شیر نگردد سگِ کرسی نشیں

زندِ قفاخوار که بالا رسید ‏— ہم ز قفاخوارگی آں جا رسید

آں که پرد[۵] بالشِ پیلاں بلند ‏— ق ‏— پیلے پیلش به بلندی فگند

بادخساں را چو سبالا ربود ‏— چشم بخواباں[۶] که دراں سست سود

دیده فروبند بروزِ غبار ‏— تا ز خسانت نرسد خار خار

زاہلِ روش کژ قدماں را نگیر ‏— اسپِ کماں پائے نپوید[۷] چو تیر

کژصفتاں راست نگردد مدام[۸] ‏— برتر از اربابِ بصیرت مقام

چشم ز ابروست پے زیردست ‏— ناظرِ با در تهِ حاجب نشست

پرہنر از بے ہنراں لقمه خواست ‏— تیشه وزیرست و تبر بادشاست

ہرچه که آرد تبر از کارِ خویش ‏— تیشه کند خرج بہنجارِ خویش

با ہنر ار بیش و کم ست از درم ‏— ہم بہنر[۹] ساز مگو بیش و کم

---

(۱) مقمر شود (۲) دوز (۳) زند (۴) سفله (۵) خود ۔ ہاتھی کے سکھانے کے لیے چمڑے کا تکیہ بناتے ہیں اس میں کچھ بھر دیتے ہیں ہاتھی اسے اچھالتا ہے اور پھر پکڑ لیتا ہے۔ اس لیے شاعر کہتا ہے کہ تکیہ کی بلندی ہاتھی کی زد سے ہے اصلی نہیں اس لیے اس پر کیا فخر کیا جاتا ہے ۱۲ (۶) بپوشاں (۷) بپوید (۸) برآرد (۹) ہمیں

برزرِ بیگانہ مخور زینہار ‏ سیر نشد مردمِ زنہار خوار

حسرت و افسوس نہ بہرِ خورست ‏ وانکہ خورد بیش گرسنہ ترست

بہرِ سزا کردنِ حاسد مپاے ‏ کاہشِ او بس بود او را سزاے

تو ادبِ نفسِ بداندیش کن ‏ بے ادباں را با ادبِ[۱] خویش کن

آنکہ بدل ذوقِ ادب یافت بیش ‏ بس کہ کند بے ادباں را چو خویش

آہوے وحشی چو چرِ خانہ خورد ‏ آہوے دیگر ز بروں صید کرد

آنکہ ادب ہست بہ بنیادِ او ‏ فکرتِ او بس بود استادِ او

طوطی کہ استادِ[۲] مقالِ خود است ‏ ز آئینہ شاگردِ خیالِ خود است

آنکہ ز بخشش[۳] خمی کمترست ‏ با ادب آموختگاں خم ترست

پیشِ کماں مرد چو زانو زند ‏ پشتِ کماں نیز تواضع کند

بیخِ بزرگی با دب محکم ست ‏ عیش حرامست چو حرمت کم ست

خندہ و طیبت چو گل و لالہ کن ‏ نے بسخن دشت پر از ژالہ کن

آنچہ بود بیخرداں را فراح ‏ بر خرداں راست نبردِ سلاح

طیبتِ خاماں کہ زند[۴] بوی خوں ‏ نافہ کہ خام ست نیرزد بسنزوں

ریشِ تو گر[۵] ہست مثلِ پرِ زاغ ‏ سبلتِ پیراں مکن از بہرِ لاغ

---

(۱) ادبِ خویش (۲) طوطیِ استاد (۳) سختی سے خم دینا نشانہ ہے بلکہ خود جھک کر جھکا لینا آسان ہے ۱۲ (۴) چہ دہد (۵) اگر

ور (۱) تو سمن عارضی و گلعذار — آئینہ پیشِ رخِ زنگی مدار

زشت نہ بے مصلحت آراستند — مصلحت این بود (۲) چنیں خواستند

شد ختنی بر حبشی خندہ ریز تن — داد جوابش حبشی از ستیز

نقطۂ از من بتو زیب تن ست — نقطۂ از رنگِ تو عیبِ من ست

گرچہ سگ (۳) از خلق بہ نسبت فروست — عاقبت از غیب متاعی دروست

بس دُمِ گاواں کہ پئے جاہ را — گشت محاسن فرسِ شاہ را

گرچہ فرود ہمہ مرغاں ست زاغ — خالِ جمال ست بر خسارِ باغ

بیں بہزارِ او کہ بود عیب بیں — تا تو گہر چیں شوی (۴) او مہرہ چیں

آنکہ دہد (۵) زہرِ بناتش رساں — وانکہ کشد آبِ حیاتش رساں

تا نشود از عقلِ سلامت پسند — خطبۂ اخلاق بنامت بلند

## حکایت دمِ زندگانی بخش عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام

صبح دمے رفت مسیحا بدشت — سبزۂ صحرا بدمش (۶) زندہ گشت

بیخبر دے در رخِ آں گنجِ راز — کرد بدشت (۷) نو بنیش و کم

ہر چہ کہ گفت (۸) ...

---

(۱) گر (۲) اَ (۵) بلفظ زہ. خود سے ہاتھی کے سکھانے کے لیے چمڑے کا تکیہ بناتے ہیں اس میں اور پھر پکڑ لیتا ہے۔ اس لیے شاعر کہتا ہے کہ تکیہ کی بلندی ہاتھی کی زد سے جاتا ہے ۱۲ (۶) بپوشاں (۷) بپوید (۸) برآرد (۹) بہیں

(۴) نمش

او بخصومت ہمہ نفریں فزود ۔۔۔ویں بلطافت ہمہ تحسیں نمود
گرچہ زد او خنجر پہلو گزائے ۔۔۔بود ز عیسیٰ نفسِ جاں فزائے
گفت رفیقی کہ نگو نیست چیست ۔۔۔پیش زبوں گیر زبو نیست چیست
زد چو بروئیت ستم افزوں بود ۔۔۔تو سخن از لطف کنی چوں بود
گفت مسیح از دمِ روح الٰہی ۔۔۔کاے ز دمم جانِ تو بے آگہی
ہر کس ازاں سکہ کہ درکانِ اوست ۔۔۔آں بدر آرد کہ بدکانِ اوست
او خمِ سرکہ است کجا می دہد ۔۔۔وانکہ نبات است بدل کے دہد
من نشوم چوں زدہ سے افروختہ ۔۔۔او شود از من ادب آموختہ
من کہ زدم مایہ دہ جاں شدم ۔۔۔ایں صفتم داد خدا زاں شدم
خلق نکو باد مسیحا بود ۔۔۔پاسخ بد مرگ مفاجا بود
خسرو اگر خوش شدے از ہمدماں ۔۔۔رو کہ توئی عیسیٰ آخر زماں

## مقالۂ ہفدہم در غنیمت داشتن شبِ شباب کہ نور افزائے مشعلۂ حیات ست و قیمت دانستنِ قوت و تاب کہ زنگ زدائے آئینۂ ذات ست و بر متاعِ زندگانی امین نا بودن

---

(۱) زد (۲) ے (۴) بردل (۵) عسل کی (۶) ہمدمے

کہ روزِ روشن ست و روے خورشید و دلِ سپید در موے

سیاہ نابستن کہ شب دل سیاہ گردد و موے سپید

باغ در ایامِ بہاراں خوش ست — موسمِ گل باغِ یاراں خوش ست
چوں گلِ نو روز کند نافہ باز — نرگسِ سرمست درآید بناز
سبزہ برآرد خطِ عاشق فریب — از دلِ بینندہ رباید شکیب
برگ شود برگِ نسریں فراخ — آب چکد زابرِ براندامِ شاخ
سروِ تراندام ز لطفِ صبا — از خزِ بے تار بپوشد قبا
تازہ شود لالہ چو رخسارِ دوست — غنچۂ نوخیز بگنجد بپوست
برُخِ گل غازہ کند لالہ زار — جلوہ کناں دست برآرد چنار
از خطِ سنبل کہ معنبر شود — خاکِ چمن غالیۂ تر شود
ابر بگرید برخِ بوستاں — باغ بخندد چو لبِ دوستاں
تا بنہد بر جگرِ لالہ داغ — گل ہمہ از باد فروزد چراغ
بط ز ترانہ کہ برود آورد — فاختگاں را بسرود آورد
گرچہ کند مرغ ز مستی خروش — نیز نہد بر سرِ گل پا بہوش
باز چو گل رخت بریزد ز خار — خندہ فراموش کند لالہ زار

(۱) دم (۲) کشد (۳) از تن و اندام (۴) بے یار (۵) تر (۶) گل لالہ (۷) آب کند (۸) باغ (۹) کشد

باغ دہد حلّۂ نرگس بباد    غنچہ بہ بندد[1] و لبِ شیریں کشاد
سروِ سرافراشتہ پست اوفتد    در ورقِ لالہ شکست اوفتد
نافۂ[2] شگوفہ ندہد بوے مشک    پر شکند فاختہ از شاخِ خشک
مرغ خورد برگِ گلِ نسریں[3، 4] دریغ    بید بیارد بسرِ سبزہ تیغ
نسترن از شاخ در افتد نگوں    خشک شود در جگرِ لالہ خوں
سرد شود چشمہ چو افسردگاں    زرد شود سبزہ چو گلِ خوردگاں
شاخِ بنفشہ کہ ز جا بر شود    گزدمۂ[5] دیدۂ عبہر شود
برہنہ گردد چمنِ حلہ پوش    شاخ دہد مژدہ بہیزم فروش
خنجرِ سوسن چو[6] نشیند بر زمیں    سایہ ببرّد ز سرِ یاسمیں
ابر نبارد[7] گہرے از سپہر    خار نخارد سرِ نسریں بمہر
عہدِ جوانی کہ بہار تن است    نسبتش اینک ہم ازیں گلشن است
تا بود اسبابِ جوانی بہ تن    روے چو گل باشد و تن چوں سمن
تازہ بود مجلسِ یاراں بتو[8]    جلوہ کند صفّ سواراں بتو[9]
شیفتگاں دیدہ برویت نہند    رختِ ہوس بر سرِ کویت نہند
نکہتِ گیسو چو نسیمِ سحر    رنگِ بناگوش چو نسرینِ تر

---

(۱) بخندد (۲) نافہ (۳) سرو نسر (۴) برگ گل و نسریں
(۵) گزدمہ کہتے ہیں کنبھٹہ کو یہاں مراد ہے کہ نرگس کی آنکھوں میں تکلیف وہ ہوجاوے
(۶) کہ (۷) نبارد (۸) زتو (۹) زتو

نرگسِ تو بادہ ندانَد گناہ     غنچۂ[1] تو خندہ ندارد نگاہ
تاب دہد چہرہ زبرنا[2]ئیت     میل کند[3] سینہ برعنائیت
دیدہ سوے فتنہ پرستی کشد     دل ہمہ در شوخی و مستی کشد
نازکنی[4] ناز[5] کشندت بجاں     دل طلبی نیز دہندت رواں
روز چہ جوئی بہ نشیبت آں رسد     تا شبِ تو نیز بپایاں رسد
نوبتِ پیری چو زند کوسِ درد     دل شود از خوش دلی و عیش سرد[6]
گونۂ رخسار بزردی زند     آتشِ معدہ دمِ سردی زند
موے سپید از اجل آرد پیام     پشت خم از مرگ رساند سلام
در تن و اندام درآید شکست     لرزہ کند پاے زہی چو دست
چشم شود منزوی از خانہا     رخنہ شود رشتۂ دندانہا
قوتِ دل بشکند و زورِ تن     پوست جدا گردد چون پیرہن
چنگ صفت رگ جہد از پشتِ پیر     تار[7] بجنبد[8] چو کہن شد حریر
عشقِ بتاں بار بریزد ز دوش     دیگِ ہوس باز نشیند ز جوش
تیرہ شود مشعلۂ نورِ عین     دل بمصلا کشد از کعبتین
خشک شود عمدہ[9] بازو چو کلک     سست شود مہرۂ گردن[10] سلک

(۱) غنچہ (۲) زیبائیت (۳) کشد سرمہ (۴) بار (۵) یار (۶) فرد
(۷) ارہ (۸) بجنبد (۹) تازہ بہارے (۱۰) بسلک

کند شود باد ہوا راستاں　　میل ز معشوق بتا بد عساں

از مے و گلزار فراغ او فتد　　زہہ ضروری بد ماغ او فتد

بر ہمہ ایں دور دمادم رسند　　از ہمہ بگذشتہ بما ہم رسند

آہ کہ ایّام جوانی گذشت　　عمر بداں گونہ کہ دانی گذشت

داعیہ کم گشت و ندامت فزوں　　رفت ز سر بادِ رعونت بروں

سینہ بہ بُرید طرب را امید　　لالہ کبود م شدہ سبزہ سپید

ماند ز رفتن قدمِ رہ گرائے　　تنگ بتنگ پائے بروں شد ز پائے

آئینہ زانوئے پولا د ساز　　گشت چو بزم آتشِ آہن گداز

رفت ہوائے سنے و نوشم بروں　　کرد قضا پنبہ زگوشم بروں

نہ فلکم بر چہل افزود ہشت　　تن کہ دو رو بود دو تا گشت

ششدرہ راہ سہ پنجم کشاد　　ہفت و نہم در شش و پنج او فتاد

گرچہ مہِ چار دہ من بکاست　　دل ز سرِ چار دہ بازی نخاست

عہدہ بازی و نادانی است　　بست شد آغاز پریشانی است

از ورع و زہد رسی تا چہل　　ہر چہ کنی خوی پذیر ست دل

چوں ز چہل پائے فراتر نہی　　سکّہ محال ست کہ دیگر نہی

---

(۱) باد　(۲) آں　(۳) رسید　(۴) بگذشت　(۵) رسید　(۶) ایکہ چو
(۷) گشت ندامت　(۸) جوبر　(۹) جواں بود دومو　(۱۰) ششدرہ وہ نرد کا مہرہ
ہے جو حرکت نہ کر سکے۔ پنج مستعار حیز دنیا۔ ہفت و نہ۔ آرایش شش و پنج معرض تلف اور بازی کا نام ہی یہ
معنی صاف ہیں ۱۲　(۱۱) راکہ پنج　(۱۲) چوں نتواں از پس پنجہ نشست　(۱۳) براں گونہ

از پسِ پنجاہ درآید شکست[1]
ولے بدینگونہ[2] کہ رفتی بشست

از پسِ ہفتاد بیا فتادنی ست
حدِ لقا زاں سوئے ہشتاد نیست

در نود آئینِ حیات اندکیست
زیستن و مرگ بہ نسبت[3] یکیست

در بصد افتد حدِ پائندگی
مرگ نکوتر زچنیں زندگی

مہلتِ تو گر صد[4] و یا پنجہ است
از پئے آرائشِ زادِ رہ است

چوں تو دریں[5] تختہ نداری شمار
عمر چہ دہ چہ صد و چہ صد ہزار

چوں رودت روز بر[6] دوشِ آب
رو کہ ہم اندر عدمی مستِ خواب

پیر کہ او دردِ سبیلی خورد
لعبتِ عید[7] است کہ سیلی خورد

پیری نداف کہ از پنبہ خاست
راست مداں[8] پشم ز پنبہ جداست

پیر نگیرند بموئے سپید
تا بہ پیراں نبود زو امید

باش چو کافور بہ پیرانہ سر
پاک ز بیروں و دروں سر بسر

تا نہ شوی کز پئے خونِ تباہ
موئے سپیدش بود و دل سیاہ

چند سیہ تر شبِ تو ہر نفس
نورِ خداوند چراغ[9] است و بس

کوز شدی نفس مکن چیفہ خوار
زندہ بود زاغِ[10] کماں را شکار

پیر[11] شدی پیشۂ پیراں پذیر
زشت بود لعبِ جواناں ز پیر

---

۱؎ چو نتواں از پسِ پنجہ نشست ۲؎ بداں گونہ ۳؎ بصورت ۴؎ صد یا
۵؎ دراں ۶؎ بسر ۷؎ ایک کھیل ہے کہ عید کے دن کوئی کھلونا ہوتا ہے اسکے
دھولیں مارتے ہیں ۱۲ ۸؎ بداں ۹؎ چراغست نہ ۱۰؎ کمان کے گوشہ کی نوک ۱۲

پیر که بر رسم جوانان زید　　مرده بود گرچه بصد جان زید

وانکه جوان پیر بتزویر گشت　　طفل بود گرچه بمو پیر گشت

نسبتِ پیری و جوانی بموست[1]　　هرچه بهنگام بود وآن نکوست

موی که سازند سپید از گلاب　　سخره چو موی سیه است از خضاب

عمر چو از حیله نخواهد فزود　　سبلت رنگین بتکلف چه سود

خنده چه بینی بچنان ریشِ تر[2]　　مرگ که او خنده زند آن نگر[3]

پیر که از لرزه برآرد علم　　فاتحه یٰسین شودش در قلم

ای حرفِ الحمد چه خوانی بتن　　نوبتِ یٰسین ست کنون جان بکن[4]

(پر برای عقل ۱۲)

هست چو دورانِ فلک تیز رو　　دانه بدستش[5] آس چه کهنه چه نو

بین تو که هر پیر نگون در مغاک　　چند جوان دیده تو[6] زیرِ خاک

راه مخوف است مخسپ ای جوان　　خیز که بگذشت ز پل کاروان

رخت گران بفگن و بردار[7] پای　　تا بچنین راه نمانی بجای

خوابِ تو بسیار شب اندر گریز　　تا ت سپیده نه دمیده است خیز

توبه بهنگام روانی خوش ست　　دولتِ تقوی بجوانی خوش ست

پیر که خوابش نپرسند باز　　دل چه کند گر ننهد در نماز

---

۱ پوست　۲ تر　۳ گر　۴ بکن　۵ بدستش　۶ تو　۷ بگزار

۸ که امروز توانی

مطرب کهنه چه بگیرد زکس | چون نئی او زو نستاند نفس
کاهلی آئینِ گراناں بود | رنج کشی کارِ جواناں بود
هرکه چراغی بجوانی نسوخت | خانهٔ پیریش بباید[۱] فروخت
نقد بقا را عمل اندوز کن | قیمتِ فردائے خود امروز کن
خیز زکوتے بجوانی[۲] بده | کیسه پرست آنچه توانی بده
چیست زکوتے تنِ آراسته | راستی از سروِ جواں[۳] خاسته
پیشِ همه راستی اندر وجود | ق پیشِ خدا پشت خم اندر سجود
تا زپئے دشمنِ دیں هر زماں | شخصِ تو هم تیر بود هم کماں
به بجوانی که کماں قد شوی | زانکه چو پیری رسدت خود شوی
چند قدم را بگرانی زنی | کوش که رکعت بجوانی زنی
زانکه چو پیری خمِ صورت کند | خواجه رکوعے بضرورت کند
تیر قدے بر سرِ پیرے نزند | گفت ببازی که کمانت بچند
گفت مکن نرخِ تهی مایگاں | رو که هم اکنوں رسدت رایگاں
عهدِ بهار از گلِ شبگیر پرس | ذوقِ جوانی ز دلِ پیر پرس
پیر شناسد که جوانی چه بود | تا نرود از تو ندانی چه بود
فارغی از[۴] قدرِ جوانی که چیست | تا نشوی پیر ندانی که چیست

---

ل(۱) نباید ل(۲) زجوانی ل(۳) پیر و جواں ل(۴) تا نشوی پیر

## حکایتِ پیرِ صاحب نظر و جوانِ لعبه گر

| | |
|---|---|
| صبح[۱] دمے لاله رخے چون چراغ | رفت خرامان بتماشاے باغ |
| نوش لبِ قهقهه شکر فشان | جعد چو زنجیر بپایش کشان |
| فتنهٔ زخش نرگسِ بیمار هم | اشکنهٔ[۵] زلف بخروار هم |
| راه روی در چمنِ[۳] باغ بود | در دلش از کرده گلهان داغ بود |
| بیشد و در گل نظرے میفگند | وز شغبِ مرغ سرے[۴] میفگند |
| فرق فروهشته چو ابروے خویش | پشت نگون کرده چو پهلوے خویش |
| گرچه ز پیری شتنے بود کوز | میلِ جوانانش جوان بد هنوز |
| سروِ خرامنده که بگذشت مست | مستی او توبهٔ صوفی شکست |
| گفت درنگی که تماشا کنم[۵] | سودِ خود[۶] اندر سرِ سودا کنم[۷] |
| لاله که امروز بخندد بباغ[۸] | تا شبِ فرداش نماند چراغ[۹] |
| رخ بنما اے صنمِ خنده ناک | پیش که از خنده بغلطی بخاک |
| گل که بتری نهد گل فروش | خشک شود سود ندارد خروش |
| تا زنکوئی قدرے سوی تست | حور و ملک در هوس روی تست |

---

(۱) صبحدمان   ۵ اشکنه - چین اور شکن ۱۲   (۳) طرف   (۴) نظر

(۵) کنیم   (۶) سود اید برسر   (۷) کنیم   (۸) باغ

(۹) تا شب فرداش نیاید چراغ۔

خوبی ازاں پس کہ نماند بسے | بس کہ نمائی و نہ بیند کسے
برشکن راہ نہانی تبرس | پیری من بیں زجوانی تبرس
جاے نظر ہست ملامت مکن | وعدہ بفرداے قیامت مکن
شاہد رعناے جوانی فروش ق | کرد چو دیباچۂ عارف بگوش
دید بیازی سوے پشت دوتاہ | گفت نگوں گشتہ چہ جوئی براہ
پختہ کہ شد سوختہ زاں حرف خام ق | داد باندیشہ جوابے تمام
گفت چہ جویم سر افگندہ پیش | نقد جوانی کہ نیابیم بیش
گم مکن ایں یافتہ نقد عزیز | پیش کہ جوئی و نیابی تو نیز
خدمت پیراں بجوانی پذیر | تات چو خسرو کند ایام پیر

مقالۂ ہیجدہم در دواد وراہ نجات وجنات کہ اوّل ہر دولت ست وخیز اخیز از خواب غفلت وعطلت کہ آخر ہر دولت است وبیدار کردن مردمان تا غافل نباشند از تیغ زدن قطع ایام کہ الوقت سیف قاطع الناس نیام

اے زشب ہجر گراں سایہ تر | وز نفس عمر فرومایہ تر

---

(۱) آن (۲) امامۂ قطعی

سایہ صفت چند توان خفت چند — خیز کہ خورشید بر آمد بلند
صبح قیامت بجہاں در دمید — سایۂ تو ہیچ نخواہد رمید
خاست ز اوج فلک آواز صور — ہیچ نشد خواب گرانِ تو دور (گران است)
تاب زمانہ ز عری[۵۲] شہ نخواست — باید تا از تگہِ دہر خاست
صاف نہیں شربتِ دوران مدام — کت نگوں آرد چو[۱۳] فرو شد بکام
منج[۵۳] مشو بر نقعِ تنگ دھر — چون زدیت شربتِ آبیست زہر
منج نقاعے گرہ پیچ پیچ — چون گرہش باز کشایند ہیچ
شعبدۂ دہر ز روے دلیل — عشوۂ عال شد و عذر بخیل
عبرہ[۵۵] کہ جوید بخراب اندروں — تشنہ چہ نوشد بسراب اندروں
کم شود از دہر فروغے عیاں — کش نبود تیرگی درمیاں
شنبہ و آدینہ بیکجا مدوز — یکشبہ فرق ست میانِ دو روز
زینتِ دنیا چہ تمنا کنی — بہ کہ بپا پایانش تماشا کنی
جلوۂ طاؤس[۵۶] مبین در قبا[ک]ش — موزۂ کیمخت سیہ بیں بپاش

---

[۵۲] عُری۔ بالضم ننگاپن۔ شطرنج میں بادشاہ کے سامنے اگر کوئی مہرہ نہو تو وہ ننگا کہلاتا ہے اور ہر مہرہ کی شہ اُس پر پڑسکتی ہے شاعر کہتا ہے کہ بیکسی سے پہلے عزم آخرت اچھا ہی ۱۲ [۱۳] نگوار دچو خود
[۵۳] منج بالضم وہ ہرے رنگ کی مکھی کہ جہاں وہ بیٹھے دہاں کیڑے پڑجاتے ہیں۔ نقع۔ گو ز سڑی ہوئی ہوا جو پائیں سے خارج ہو۔ مجازاً عیدی ۱۲

[۵۵] عبرہ عبور کرنے کا محصول مجازاً ہر محصول یا زمین کا لگان ۱۲

[۵۶] طاؤس کی قبا پر نظر مت کر واس کے پیروں کو دیکھو کیسا برا موزہ پہنے ہوے ہے ۱۲ [ک] در قفاش

چرخ مگر آئینۂ[۵۱] آہن ست — زانکہ درون تیرہ برون روشن ست

صورتِ[۵۲] آئینہ ریائی شمار — کانچہ کہ بنمود بعکس ست کار

پویہ کہ ایں گرگ چو سگ میزند — دزدِ حیات ست کہ تگ میزند

ہر نفسے دزد سپے عمر از نوی ست — دزد کہ او عمر بدزدد قوی ست

تا درہ دزدے کہ پئے سوز را — دزد دا زیں گونہ شب و روز را

نیست عجب دزدی گردوں بروز — ویں عجب آمد کہ دو دپشت کوز

چند برانی کہ پرانم بجنگ — از دو سہ تن بلکہ زدہ تن خدنگ

شست اجل بین کہ ز بس کینہ ہا — دوخت بیک تیر ہمہ سینہ ہا

یک دمِ عمر تو کہ چیزے کم ست — بادِ بروتِ[۵۳] تو ہماں یکدم ست

تا نشود کم ز بروتِ تو دم — کی شود ایں بادِ بروتِ تو کم

روزِ جوانی شد و یادش مکن — ایں دم پیری ست بیادش مکن

سہل مبیں گنبدِ فیروزہ را — قدر بداں فرصتِ ہر روزہ را

از پسِ مردن ز عمل نور نیست — عیدِ دگر از پس عاشور نیست

بس کہ ندارد فلکِ گشتہ سر — خاصہ کہ در ظلمتِ دنیا نظر

سر چو زدورانت دگرگوں شود[۵۴] — در چہ تارے نگری چوں شود[۵۵]

---

[۵۱] کائینۂ آہن [۵۲] صفوت [۵۳] بادبروت۔ گھمنڈ۔ تکبر [۵۴] [۵۵] بود

لیک نہ تنہا تنت اینجا خسی است — دستِ فلک راچو تو لعنت بسی است

آنکہ داد بر بخشش صلا — رخنہ ز ہر سوش کشاید بلا

گرچہ نراز گرگ شو د گوشہ گیر — کی رہد از دشنۂ قصابِ پیر

صعوہ کہ در دام طپید و طرد[1] — خواجہ رہا کرد عنلیواز برد[2]

از تہ[3] گل دانہ بگو ہائے سنگ[4] — ماند ز غربیل بجمہائے تنگ

آنکہ نہ پشتش ز پئے تکیہ است — پشت ندارد ز پئے تکیہ راست

کوز چو خواہد کہ ستان[5] او فتد — مہرۂ پشتش بزیاں او فتد

رخ[6] شود از مالشِ تن چیں پذیر — چیں برخ آرد[7] چو بمالی حریر

از پئے ایں غلہ کہ بیہودہ گشت — رنجہ مشو چوں قلم آسودہ گشت

رنجہ در آں[8] باش کہ فرمودہ اند — کانچہ نیاسودہ بیاسودہ اند

آں طلب امروز بہر گوشۂ — کز پئے فردات دہد توشۂ

باشش چو در ہندسہ اول رقم — در رہِ وحدت[9] بستادن[10] علم

---

(۱) بطرد (۲) خورد (۳) ارچہ۔ ازچہ (۴) زمین میں سے پیداوار ہوئی چکی میں پسی چلنی میں چھن کر مٹکے میں قید کی گئی ۱۲ (۵) باز (۶) رستاں چت ۱۲

(۷) رخ شود دعوی ہی دوسرا دلیل بدن کو جب تکلیف ہوگی تو چہرہ پر شکن پیدا ہو جائیں جس طرح اگر ریشمی کپڑے کو منہ سے ملو تو اوس میں شکن پڑ جاتی ہیں ۱۲

(۸) آید (۹) براں (۱۰) توحید پر قایم رہنا ۱۲

(۱۱) بستادہ

صفر مشو کش نگری[1] پیچ پیچ — چون بمیانش نگری مایه هیچ

ما نه بدهر از پئے مال آمدیم — کز پئے تحصیل کمال آمدیم

هر که ازین شهر کمالے نبرد — غره شدش تلخ و جانے[2] نبرد

ماه شب چارده زانسو تر است — هر شب و هر روز سیه رو تر است

اوج رود[3] تا بزوال آفتاب — وز پس آن در زمین آرد شتاب

روز بقا چون بزوال او فتد — از پس آن تن بملال او فتد

چون همه روزت نبد اعمال خوب — سجدهٔ مکروه بود در غروب

قافله در شام رسید[4] و هنوز — از قبل خویش تو در نیمروز

آدمیان را سخنے بس بود — گاو بود کش خله[5] در پس بود

به نشد از پند کژی خسان — کم نشد از لت بدی ناکسان

خاک نگردد سبک از رفتن — آب نگردد تنک از کوفتن

آنکه سرش تیز بود بهر کار — هست بهر پرده رهش صد هزار

جامه که بهر روش سوزن ست — تار بتارش همه پرویزن[6] ست

خفته نخیزد و تن نازک مزاج — تا ز درستیش نسازی[7] علاج

پسته چو بادانه به بستر خزد — پهلوی خسپنده بدندان گزد

---

(۱) کم (۲) کمالے (۳) برد (۴) رسیده ۵ خله بفتح اوّل و ثانی بمعنی سیخ سر تیز و هر چیز که خلنده باشد دراز و دو آری گویند ۱۲ (۶) پرویزن (۷) نباشد

جلوہ گرِ دستِ زناں[1] شد نگار | آبلہ باشد کفِ مردانِ کار[2]
آنچہ ز دستِ تو دہن می خورد | رشوتِ آسایشِ تن می خورد
گر دہن از لقمہ بخواہد فرید | معدہ ز دنداں نتواند[3] گزید
گر نرسانی بدہن لقمہ سیر | ہر سرِ مو شعلہ بر آرد ز زیر
کشتنِ آں شعلۂ دوزخ شرار | کارکن و چشمہ[4] ز ہر مو برآر
چند دریں گنبدِ گرداں[5] نگشت[6] | خوردنِ بیکار چو گاواں بدشت[7]
آنکہ پرستد شکمِ خود بپوست | در شکمش بیں کہ چہ معبودِ[8] اوست
برہمن از گاؤ پرستی خرست | خر ترا زاو[9] ہندوی سرگین پرست
کم علفی زندہ بجانت کند | معدہ چو پر گشت زیانت[10] کند
فاقۂ دہ روزہ نہ چنداں بود | ہیضۂ یک لحظہ غمِ جاں بود
دشمنِ پشت ایں شکم دام دار | دامِ شکم بہ کہ بدوزی بخار
پشت قوی دار کہ کار از وست | ترکِ شکم گیر کہ بار از وست
فربہ جوید شکم زلہ چیں | پشتِ بلنداں نرسد بر زمیں
مرغ نہ بینی کہ پرد چوں دلیر | پشت زبر دارد و اشکم بزیر
راحتِ مردم بلبک سار نیست | انچہ گراں مزد گراں بار نیست
از شکم جیفہ ستوہ[11] تن ست | پشت کہ صلب ست شکوہِ تن ست

---

[1] زباں [2] مرداں بکار [3] نستاند [4] چشم ز ہر مو برآر [5] گنبد گوزت [6] گرداں نجیست [7] بگشت
[8] چہ معبود اوست [9] ازاں [10] گزانت [11] ستوہ بمعنی تنگ آمدہ و عاجز شدہ و بمعنی مصدر نیز آمدہ [12]

معده سبک دار که ره رفتنی ست / چارهٔ سر کن که کله رفتنی ست

پشت[1] و سر از بارِ گران سوده گشت / هر که سبکبار شد آسوده گشت

گاو بیک گو[2] ز خرام افتد / مور نه رنجد چو ز بام افتد

ذره چو در رقص شود در هوا / نیست از انجا کشش افتادن ورا

پیل که کوهی بنوا اندر بود / پشه بجز طوم نشستا ندر بود

تن که گران ست شود رهگرای / آنکه گران جان ست بجنبد ز جای

جانِ گران سنگ آهن بود / بادِ مخالف مخلِ تن بود

راه دراز آمد و بارت گران / بار فگن ورنه کن از ره کران

در بنه[3] در مرحلهٔ دل بری / هم خرد هم بار بمنزل بری

راه روی را که درین ساحل ست / عبرهٔ دریای فلک[4] مشکل ست

تا نشوی غرقه بگردابِ تیز / در کنفِ پیرِ معلم گریز

ره طلبی کاں نبود رنج بخش / خفته بکشتی و نشسته برخش

ساکنِ[5] کشتی که به تسلیم رفت / خفته ز اقلیم باقلیم رفت

خرقهٔ صد منجی او تا دهست / کشتی نه بحر به اهل نشست

مور که جا در پرِ مرغان گرفت / ره ز ختن تا حبش آسان گرفت

راهبر اندر همه جا چابک ست / کاهلی اندر راه روی نازک ست

---

[1] پشتِ سر [2] گو بالفتح اوّل و سکون واو مغاک، در زمین نشیب ۱۲ [3] بنه بمعنی رخت و اسباب
[4] منزل [5] ره طلبی کاں نبود رنج بخش : خفته ز اقلیم باقلیم بخش

در همه جا حرف که با هم بود  حرف نخستین بسکون کم بود

هر که نشد پی به پی رهشناس  ماند سراسیمه چو گاو خراس

هست پی راهروان درگزر  راهبر راهروان دگر

پی چو ز شارع بدگر سو کشد  گم شدگان را بکجا پو کشد

بی سری اندر همه جا هست عیب  خاصه بر آهی که کشد سر بغیب

چون همه جا نقش بشر با سرست  پس چو بشر بی سر گردد خرست

لیک نه هر سو روشی پیشه گیر  پیر یکی گیر و باندیشه گیر

راهبری جو که کم آسوده گشت  سبزهٔ چرخ از قدمش سوده گشت

گر به چنین راهنمای رسی  در پی او رو که بجای رسی

روز تو شب شد طلب نور کن  پردهٔ غفلت ز نظر دور کن

بر بصر افتد ز تغافل نقاب  بسته شود دیدهٔ بینا بخواب

کاهلی و خواب چو شد یار مرد  شخص چو گل گردد و رخسار زرد

نفس ترا کاهلی از پا فگند  بسکه همی بشکندت بند بند

کاهلی کت نشکند استخوان  بشکنیش بیخ زهی ناتوان

وآنکه کند آدمی از گل کلال  آدمیش خوانی و باشد سفال

مهره نباشد بسر سو سمار  صید نگیرد سگ یحیی شکار

---

ن۱ باخم  ن۲ برگزر  ن۳ بے سرست  ن۴ باشش  ن۵ باشش  ن۶ دائره  ش۷ یعنی متسبل و بلند شد  ش۸ گردد  ن۹ حساره  ن۱۰ یحیی ذخیره ۱۲

پاس چشم دگراں داشتن — لنگر خود خوابِ گراں داشتن
آنکہ بود خوابِ گراں لنگرش — بار دگر چوں کشد آخر سرش
کے بود آنکس چو فرشتہ پراں — کش شود اندام زلنگر گراں
خود بتنِ ما کہ بخود پُر کم ست — لنگر از خواب گرانتر کم ست
سنگ بسر گام تواں زد ہزار — خواب بسر پاے نخیزد بکار
شرح کہ رو شستن از آبت نہاد — از پئے بیداری خوابت نہاد
رنج کش از خواب فگندت بروے — واز خوے پیشانیِ خود روبشوے
مرد چو از رنج شود غرقِ خوے — خواب وآں دست بشوید زروے
آنکہ خورد غوطہ بآب اندروں — کے رود آں لحظہ بخواب اندروں
میم کہ چشم فراہم ندا شت — خفتا الف کو حرکت ہم نداشت
گرچہ الف اوّلِ اصحاب گشت — زیر نشینِ ہمہ زیں خواب گشت

## حکایت جوئندہ شب قدر کہ سالہا دیدہ را از خواب تا کردہ بود وچوں نعمت آں شبش رسید خوابش بربود

عارفے از زندہ دلاں دہنفت — تا بچہل سال بشبہا نخفت
گرچہ کہ ہم غرہ وہم بدر داشت — آرزوے نورِ شبِ قدر داشت

---

۱ بُرد ۲ بر ۳ پر کم۔ بیکار افتادہ۔ ناچیز۔ زبوں ۱۲ ۴ ہردم ۵ گراں ۶ فگند
۷ اورا ۸ کہ ۹ گراں

هر ذرهٔ[1] آتش سوزنے انداختہ | دیدہ بدامانِ فلک دوختہ
یک شب از انجاش کہ رونے نبود | نرگسِ مستش سوے بالیں غنود
پہلوے سنگیں بزمیں نرم کرد | دیدہ بخفتن قدرے گرم کرد
تا رخ ازاں خواب ستمگارہ شست | آمدہ بود وشدہ وقتے کہ جست
صبحدمش ہاتفِ آواز داد | کانچہ شد اکنوں نتواں باز داد
آں ہمہ بیداری چل سالہ پیش | چشم تو بفروخت بیک خوابِ خویش
خواب دمے بہرہ چو زیبان دہد | خوابِ ہمہ عمر چہ حسرتاں دہد
خسرو اگر زندہ دلی زینہار | ایں نفسے چند بجاں زندہ دار

مقالۂ نوزدہم در شکایتِ گردونِ دوں کہ مہرِاو در بیاباں بے آباں را آفتابِ بے آب میرساند ودریاِ ہوشیاراں را خراب وبے آب میگرداند وبرآوردنِ دمِ سرد برائے ہمدمانِ گرم خوں کہ از آسیبِ سرتیز ِ پیوند ہائے ایشاں جدا جدا گشت وفرو بردنِ بادِ حسرت از یادِ فرورفتگانِ خاک کہ گوہر ہائے ایشاں در زیرِ گِل ناپیدا گشت

---

[1] ہر ذرہ [2] دریاں [3] ہوس بازاں [4] بادِ

ای شده مغرور بهشتی خیال | جلوه کنان در تتق ماه و سال

پرورش مادر گردون مبین | کآفت جان مگس ست انگبین

هر که ازین شیشه می کرد نوش | خون وی از سینه برآورد جوش

باده باندازه بود خوشگوار | بیش خوری بیشتر آرد خمار

هرچه رسد بهر زیادت مپوی | بین کمی عمر زیادت مجوی

ای که بگرما به خوشی با سرود | تا نکنی رقص که افتی فرود

لابه مبین زین سگ روباه گیر | گرگ کهن باشد و قصاب پیر

لقمه طرار که مستی فزاست | مستی سهل ست خمارش بلاست

حلوی سلامت ندهد باغ دهر | زانکه سرشتست نباتش بزهر

باغ چه بینی که بهاریش نیست | هیچ گلی نیست که خاریش نیست

شادی عالم که سراسر غم ست | آنکه بود شاد بعالم کم ست

آنچه درین دیر زبونی درست | مرحله از مرحله خونی ترست

چشمه که بینی بسراب سپهر | سوخت بسی تشنه دلان را بمهر

هر که بمهرش نگرد بهر تاب | روی سیه ماند و دیده پرآب

مهر کسی را که چنین ست خوی | کینه وی چون بود آخر بگوی

هردم بینا نه رهد زین دو کور | بالا کوراب و فرو چاه کور

---

ن۱ شیشه ن۲ گوی ن۳ بوئی ن۴ چشم ن۵ آب ن۶ او

انچه سراپا همه گردندگی ست / زو طلب لطف نه فرخندگی ست

کیست که اوّل فلکش برکشید / کش بنهایت نه بخنجر[1] کشید

کوزه که دولاب روان کردسان / رست برآورد نگون برد[2] باز

سر ز فلک چون بود اندر پناه / کافگندت هم بنظاره کلاه

سهل مدان بازیِ چرخِ بلند / شعبده بشناس و ببازی مخند

خنده[3] تقلید که درکر بود / بابتِ صد خنده دیگر بود

هفت و نه[4] این صنمِ عشوه[5] ساز / طفل فریب آمد و برنا نواز

هر طرف آراسته روی دگر / هر نفسش میل بسوی[6] دگر

نقش چه بینی بقفای پلنگ / دشنه و شمشیر نگه کن بجنگ[7]

مار که رنگین ز رهش بر قباست[8] / سلسله[9] آفت و دام بلاست

آینه بر داشته زالی عجب / روز کند وسمه و سرمه بشب

بیوه که او وسمه برابرو کند / دل بیقین دانش که بهر سو[10] کشد

اشکنه باز بهنگام خاست / از پی خونابه سرخاب رست[11]

رقص کبوتر منگر دلربا / زخمه شاهینش نگر در[12] قفا

سرخ و کبودی که درین قدهم ست / خون شهید و سلب ماتم ست

---

ن۱ بجنبر ن۲ کرد ن۳ خنده به تقلید ن۴ نهست ن۵ عشق باز ن۶ لبوی ن۷ بجناب ن۸ درقفاست ن۹ سکه ار ن۱۰ برشو ن۱۱ خاست ن۱۲ از

گہ دہدت ملک بدریوزہ [ن۱] | گہ کند از کاسۂ تو کوزہ
نقش فلک خواندہ نشد زیں چراغ | دانۂ خشخاش چہ آگہ زباغ
بسکہ کساں را بلب آمد نفس | بر سر ایں حرف نشد ہیچکس
کآنکہ درآمد بہ تن ورفت کیست | وآمدن ورفتن [ن۲] او بہر چیست
پیکر آراستہ ایں چیست تن | زمزمۂ ساختہ ایں چیست سخن
غرقہ [ن۳] بماندیم دریں چاہ پست | ہیچ سررشتہ نیامد بدست
غوک چہ [ن۴] از غلغلۂ خویشتن [ن۵] | کے شنود از لب دریا سخن
آہ کہ فرصت ہمہ برباد رفت | کار نہ بر قاعدۂ داد رفت
باغ جہاں بوئے وفائے نداد | سبزۂ او مہر گیاہے نداد
گردش گردوں زجفا بس نکرد | عمر چناں رفت کہ رو [ن۶] پس نکرد
بادیہ خونخوار و مراحل خراب | قافلہ بگذشت و مسافر بخواب
ہر کہ بہمراہی غولاں شتافت | گم شد و از [ن۷] خویش نشانے نیافت
چوں نتواں جستن ازیں تیرہ جاے | بیہدہ تا چند زنی دست و پاے
در وحل تر چو کسے در شود | سر چہ کہ جنبید فرو تر شود
خاک چو خواہد کہ فرو گیردت | پاے نگیرد [ن۸] کہ گلو گیردت

---

ن۱ ویزہ ن۲ رفتنش ن۳ غرق ن۴ کہ ن۵ خوب تن ن۶ سر ن۷ د
ن۸ چو گلو

چون گذشت آخر ازاں گل کسے    کوست فرو رفته تر از تو[ن۱] بسے
گرچہ[ن۲] بسے دام بریشم بود    دام بسے مرغ سریشم بود
گر مگسے پاے نہد بر سرش    سر نبرد تا ننہد پاے خویش
ہر کہ بچربی خورد اسبابِ دہر    پرکمیش[۳] نیست بجلاب[ن۴] دہر
مور کہ بر شہد جہاں پرکم ست    ہرچہ بود چرب گر فلش کم ست
با مگسِ خشک و عسل پا بگیر    کیست رہانندہ چو گشتم اسیر
ہر کہ گراں جست رہا شد ز چنگ[ن۵]    کس نزند تار نخستیں ز چنگ
با کہ تواں ساخت دریں پردہ ساز    کیست کہ با او بتواں گفت راز
دہر کہ از خویش دورنگی نشست    زو نتواں محرمِ یک رنگ جست
وانکہ بیک رنگ برآرد علم    زود کشد چرخِ دورنگش[ن۶] قلم
دشمنِ بے مغز شد این[ن۷] ہفت پوست    زانکہ بیک جاے نخواہد دو دوست
دولتِ آں یار کہ یاریش ہست    رونقِ آں گل کہ بہاریش ہست
ما ہم ازیں پیش کسے داشتیم    ہمدمے و ہم نفسے داشتیم
زاں ہمہ گلزار گیاۓ نماند    اہل چہ جوئیم کہ جاۓ نماند

---

ن۱ ما    ن۲ ہرچہ    ۳ے پرکمی ہیں یاے مصدری ہے پرکم کے معنی بیکار رہنا کسی کام کا نہونا۔ جلاب بالفتح کھینچنے والا مجازاً مشہور کرنے والا مطلب یہ ہے کہ جو فریب سے لوگوں کا مال کھائیگا اُس کی بے قدری خود بخود ہوجائیگی زمانہ کو اس کی شہرت کی ضرورت نہ ہوگی ۱۲    ن۴ پرکمے ہست بجلاب زہر    ن۵ بجنگ    ن۶ دورنگی    ن۷ از

آنکه نشستند در ایوان و کاخ | زاں ہمہ یک مرغ نہ بینم[ن۱] بشاخ
پیش که از درد کنم سینه چاک | خاک[ن۲] بفرق افگنم از دستِ خاک
حال کرا گویم و ہم حال کو | ہمنفسِ یارِ منِ امسال کو
رفته بغار آں ہمہ یارانِ یار | اے منِ مسکیں سگِ یارانِ غار
خاک[ن۳] شد آں صورتِ زیبایٔ شاں | اے سرِ من خاکِ کفِ پایٔ شاں
وے ز سرِ درد چو آشفتگاں | گام زدم بر سرِ آں[ن۴] خفتگاں
خاک بکاویدم[ن۵] و آہم نہ بود | نعره زدم ہیچ جوابم نہ بود
بس تنِ آزاده[ن۶] که زیرِ مغاک | خاک شد و باز نیامد ز خاک
قطره که افتاد بدریا درون | باز ہماں قطره کے آید بروں
ہمنفسے نیست دریں بوستاں | با که تواں گفت غمِ دوستاں
فاخته ہر صبح که کوکو زند[ن۷] | سوختگی از جگرش[ن۸] بو زند
وه که بماند ایں[ن۹] دلِ بدخو کشاں | گم شدگاں را زکه جویم[ن۱۰] نشاں
سوخت دل و بیش[ن۱۱] دو فراہم نگشت | آرزوے دل قدرے کم نگشت
آں ہمہ یاران و حریفانِ مے | رفته براہے که نیابیم[ن۱۲] پے
اے دل ازیںہا[ن۱۳] که تو داری بجام | دیده رہا کن که بریزد[ن۱۴] تمام

---

ن۱ بینی ن۲ خاک بسر بر فگنم ہمچو خاک ن۳ خاک چناں شد ن۴ ایں ن۵ بخاییدم ن۶ آزرده
ن۷ کند ن۸ جگرم بو کند ن۹ از ن۱۰ پرسم ن۱۱ ریش ن۱۲ نیابند ن۱۳ ازاں ن۱۴ فریزد

درد کہ در تن ز جراحت بود — رفتنِ خوں موجبِ راحت بود

خلق کہ از صحبتِ او خوں پرند — وائے کہ بیہودہ کہن چوں برند

زخم کہ خونش بدویدن بود — گریۂ خونش ز برِیدن[1] بود

تیر کہ نالد چو جہت از کماں — ہم ز جدائی ست کہ دارد فغاں

شمع کہ[2] دور او فتد از انگبیں — سوختن و گریۂ زارش ببیں

طرفہ دلے باشد از[3] یں سینہ دور — گو بچنیں درد بماند صبور

خشک شد ایں باغچہ یاراں کجا — سرو و گل اینک رخِ یاراں کجا

گر نگرم در گل و گر در چمن — دل بہماں آرزوے خویشتن

گل کہ نہ در مجلسِ یاراں بود — گل نتواں گفت کہ خار آں بود

شہر پر از خلق و جہاں پر ز یار — جانِ خسرابم نہ پزیرد قرار

روز گزشت و شبِ ہجراں رسید — دورِ بقا نیز بپایاں رسید

آں شدگاں زاں رہِ دور و دراز — وقت[4] نیابند کہ آیند باز

مردم ازیں غم کہ بخویشاں رسم — کاشکی بمیرم کہ بایشاں[5] رسم

زندہ کہ بر[6] زندہ رسد دِرنگ ست — زانکہ بلا[7] بیش و بقا اندک ست

لیک بداں[8] مہ کہ بماہی[9] رسید — ہست ضرورت کہ بخواہی رسید

---

ن۱ بریدن ۲ شمع دراصل موم کو کہتے ہیں اور بمعنی چراغ مجازی ۱۲ ن۳ از ن۴ وقت نیابند بیایند باز ن۵ بدیشاں ن۶ بر ن۷ بقاے دبلا ن۸ باں ن۹ ماہی برج حوت

ما کہ ازین قافلہ وا ماندہ ایم　　تا تو ندانی کہ جدا ماندہ ایم
نیست کہن ابلق عالم چناں　　کش بتواں باز کشیدن عناں
گرچہ بظلمات زمین[1] نور نیست　　رہ کہ شب و روز زوی دور نیست[2]
گرچہ ز صحبت دو سہ گلمے پسیم　　عاقبت الامر بدیشاں رسیم
آنکہ ز ما کوس روائی زوند　　خیمہ بصحرائے جدائی زدند
مژدۂ وصلت دہم اے جانِ پاک　　خاک چو آمیختہ گردد بخاک

## حکایتِ صیادِ پشمینہ پوش کہ در پے پوستِ دو روباہ افتاد و عاقبت پوستین نشاں کرد

صید گرے دام بصحرا کشید　　بر سرِ رہ رختِ تمنا کشید
ماند جگر تشنہ دراں سادہ دشت[3]　　تا ز فلک چشمۂ رخشاں بگشت
گردشِ آں[4] چشمہ ز بالائے فرق　　کردہمش تشنہ وہم ز آب غرق
از طرفِ دشت دو روباہِ پیر　　گشت زبوں زاں[5] سگِ روباہ گیر
تشنہ سوئے صید گہش آمدند　　دام ندیدہ بہ تہش آمدند

---

[1] جہاں　[2] لیک شب و روز زہم دور نیست　[3] صید　[4] این چرخ
[5] از سگ

خواجہ کہ آمادہ شدش بہر دوش     شقۂ[۱] رنگیں ز دو پشمینہ پوش

غرق بخوے در تپش[۲] آفتاب     سوے لب جوے رواں شد چو آب

آں دو دہاں بستۂ صحرا نورد     جفتِ ستم گشتہ و از جفت فرد

نے مدد از خویش نہ یارے ز دوست     دشمنِ جاں گشتہ بر اندام پوست

بر تنِ شاں موئینۂ آگوں     موئے بمو تیغ کشیدہ بخوں

گفت یکے وہ[۳] کہ بخونم کشند     تا ز سر ایں[۴] شقہ بر دنم کشند

واں دگرے گفت سر افگندہ پیش     بیں کہ چہ بر بافتم[۵] از موے خویش

ہر دو دریں فتنہ بخوں دست شوے     کآب خورِ جوے برآمد ز جوے

دید چو مظلوم زبوں آمدہ     ق   کآب[۶] خور تشنۂ خوں آمدہ

گفت بآں[۷] ہمنفسِ خرقہ باز     کاے چو من از ہمنفساں ماندہ باز

وقت شد اکنوں کہ سر اندر کشیم     خرقۂ دیرینہ ز سر برکشیم

مہرِ کہن رشتہ گسست اے دریغ     بیم جدائی ست نہ[۸] تشویشِ تیغ

دامنِ صحبت چو شد از ہجر چاک[۹]     گر کشم ایں پیرہن از سر چہ باک

رو کہ ز دیوار فرو رفت روز     شرط بود اشکِ وداعی بسوز

پیش کہ از ہمدگر افتیم فرد     خیز کہ گیریم[۱۰] کنارے بدرد

---

ن۱ سفرۂ روزی    ن۲ زاں لفس    ن۳ رہ    ن۴ سرزیں    ن۵ تافتم

ن۶ آب    ن۷ بداں    ن۸ ز    ن۹ پاک    ن۱۰ بگیریم

بس که درین دوریِ دورِ دراز — باز بیک جاے کے آئیم باز

وان[1] دگر از دیده فرو ریخت آب — ق — سوخته را گفت بزاری جواب

کاے بوفا محرمِ پیمانِ من — ۲ — نیم دمے مونس و مهمانِ من

گیر که سوزیم درین غم چو عود — ۳ — تنگدلی سود ندارد چه سود

رفت[2] چو صحبت ز ولایت برول — ما و فراقی ز نهایت برول

گر هوسِ وصل بود سینه سوز — وعده بد کانچه موئینه دوز

زانچه[3] بشمشیر کشادند ساز — از سرِ سوزن بهم آرند باز

باز[4] دو پیوند که باهم کنند — کارِ دو مشتاق فراهم کنند

اے که نخوردی[5] ادبِ روزگار — صحبتِ یاراں بغنیمت شمار

گر نگری بوسے وفا در کسے — پاے ببوسیش چو خسرو[6] بسے

## مقالهٔ بستم در نصیحتِ فرزندِ مستوره و سائرِ مستورات جوان و زال لازالت مستورة فی استار الستّار و فضیحتِ هر نقاب بندِ منظوره و حاضره محظورات

---

ن۱ آں   ن۲ گشت   ن۳ زانچه کشادند بشمشیر   ن۴ تا   ن۵ نخوردی

ن۶ ز خسرو بسے

و غائب از حلال تاب اللہ علیھن و آمنھن من النار

ریمونی ہر عجوزہ تا بسجود طاعت فقرہ را در برزمیں

مسمار کنند و ہم در جوانی دینِ عجائز آموزند و اگر

آرزوے گل بستن کنند رشتہ از دوک گل از خار

سوزن کشند و چشم فراخ بیں بدوک سوزن دوزند

اے رخِ تو چشم و چراغ دلم | خوبتریں میوۂ باغ دلم
گرچہ کہ اِخوان چو تو نیک اختر ند | نے ز تو در دیدۂ من بہتر ند
گاہ تماشا بدلِ باغباں | سرو ہماں باشد و سوسن ہماں
دختر اگر نیست پسر کے شود | بے صدفِ سادہ گہر کے شود
بخت کہ فالِ تو ہمایوں نہاد | نامِ تو مستورہ ہمیوں نہاد
زانکہ چو معیارِ تو از پیش دید | سکۂ مستوریِ تو بیش دید
ہست امیدم کہ بفرخندہ فال | نامِ تو از حالِ تو گیرد جمال

---

نسخہ ۱ تن ؟    نسخہ ۲ در دیدہ ما    نسخہ ۳ مستورہ و میمون

نسخہ ۴ فال

لیک تو هم کوش کز انجام خویش | راست کنی قاعدهٔ نام خویش

سال تو هفت ست نه[1] آئین زیست | حال پس از هفده شناسی که چیست

چون نفس[2] عمر بدان در گشتی | هم سر من زین نفس از هر گشتی

عیش چنان ساز که از شان خویش | زنده کنی نسبت خویشان خویش

تا چو بریزد تن افتاده ام | من ز تو زایم که ترا زاده ام

جان سگ آن دختر آزاده شد | کز رحم او پدرش زاده شد

باید چون در خلف ارجمند | تا صدف آوازه برآید بلند

دُر که بزرگان همه میلش کنند | یاد صدف هم بطفیلش کنند

به که گشتی[3] از پی سامان خویش | پای بزنجیرهٔ دامان خویش

تا که نجنبد ز مقام شکوه | دامنت از سنگ چو دامان کوه

سنگ توئی گر لنگر دامان تست | دامن تو پردهٔ سامان تست

هر قدمے کز پس دامان شکست | پرده نشین گشت و[4] بسامان نشست

پا چو فرو خفت در اندام خویش | خواب نه بیند مگر آرام خویش

مرد شتابان به وزن[5] بادرنگ | آرد نخیزد چو نجنبد دو سنگ

زن که برو گشتنش آسان بود | از همه در خانه هراسان بود

---

ن۱ در  ن۲ نفسے عمر  ن۳ کنی  ن۴ گشت بساماں

ن۵ به ازاں

آن کہ شب از مردہ بدزد کفن / روز نپرسد ز ہمہ مرد و زن

زان کہ خرامد بہ گل و لالہ زار / جیب گل بخشد و دامن بخار

چون بگل سرخ شود چشم شے / خندۂ گل ہست تقاضائے شے

بر رخ گل گونہ(۱) بیدست بہ است / چشم چو شد سرخ سپیدست بہ است

سرمہ بچشم خود ازان سان مخواہ / کت شود از سرمہ ہمہ رو سیاہ

درخور آن زن کہ درش(۲) گشت یشم / سرمہ برشے ست و سپیدہ بچشم

روئے ز گلگونہ باطل مشوے / کوش کہ بغازہ شوئی(۳) سرخ روے

تا کند آوازۂ صدق و صفا / زان رخ حمرات(۴) حمیرا خطاب

خود نبرم ظن کہ زنے پارسا ست / چون رگ زن علت عرق النسا(۵) ست

پاک چہ بینیش بعفت ستودگی / باش کش آید(۶) کہ آسودگی

عصمت زن محنت بیباکی ست / خانۂ پر دزد و ہمسائگی ست

پر بکس اند این ہمہ شکر لبان / مانع شان تیغ شدہ(۷) زی زبان

گر و شکر نے بکس اندک بود / گر نہ بکس زانش اتابک(۸) بود

---

(۱) نہ بیدست (۲) در بمعنی دُر موتی یشم پتھر سبز رنگ کا ہوتا ہے-۱۲ (۳) [illegible] (۴) حمرات سرخ رنگ عورت حمیرا تصغیر حمرا کی اور لقب ہے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ۱۲ (۵) عرق النسا بیماری ہے درد کی جو ٹانگ میں ہوتی ہے جس کو رانگھن کہتے ہیں اور اس رگ کا نام ہے جو سرین سے ٹخنے تک ہے۔ اور اسی میں یہ درد ہوتا ہے۔ عرق جمع رگ اور النسا رگ کا نام-۱۲ (۶) اندر (۷) شد دیا (۸) محافظ۔ اتالیق۔ ادب سکھانے والا سلجوقیوں کے زمانہ میں سنقر، تسنقر وغیرہ کئی ایک اتالیق تھے مختلف وقتوں میں۔ فارس، شام، عراق کے خود مختار بادشاہ بن گئے۔ فارس کے اتابکوں میں سے ابوبکر بن سعد کی شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی کا ممدوح اور عراق کے اتابکوں میں قزل ارسلان زیادہ مشہور ہے ۱۲

زن بجوانی که ملامت کشد — پیر شود بس که ندامت کشد

سینهٔ زالان که سر افگنده پیش — بر نکند پیش سر از شرمِ خویش

زان که ز[۱] در آسودگی آزاد ماند[۲] — خانهٔ ویرانِ وے آباد ماند[۳]

وان که فرو رفت بسیلِ شراب — خانه خرابات شد و او خراب

چون بمی آلوده وجودِ شریف — از در و دیوار درآید حریف

گرچه که در حجره بود دورِ جام — بوے بہمسایه رساند پیام

شهر بغوغاست ز دیوِ پلید — قفل بدر بر نه و گم کن کلید

پرده نشین کافتِ خود پیش دید — از پیِ بی پردگیِ خویش دید

طعنه نخواهی بخود از همدماں — پرده نشین باش ز نامحرماں

لقمه که سرپوشش نه بر وے بود — از مگس و موراماں[۴] کے بود

شب چو نه بندی سرِ دیگِ نعیم — گربه و سگ را ز ملامت چه بیم

گر نکنی مقنعه دام مگس — مقنعِ تو دامِ فرشته است و بس

مقنعهٔ پاکِ نهفته سراں — ابر سزد بر کلهِ سروراں

یک خمِ دستارکِ زن در نشست — به ز دو دستار[۵][۶] فقیهانِ مست

جلوه نه آں شد که ستی[۷] چون پری — جلوه نماید بر نا شوهری

---

۱. ز ۲. اند ۳. اند ۴. مورشش ۵. دستیار که ۶. دستاں

۷. ستی

جلوه گر آن شد که ز شرم و هراس — در تتقِ ستر[1] بود روشناس
خنده نخواهی ز قریبانِ خود — پرده کن از پرده نشینانِ خود
باش چو خورشید در انوارِ خویش — کن ز[2] حیا پردهٔ رخسارِ خویش
وان که بر انداخت حیا را نقاب — دست بشوز[3] آن که از و ریخت آب
پردهٔ عصمت ز بس آلودگی — رخنه برخنه شود از سودگی[4]
خیمه ز نم[ع] شد تنک ار چو قوت — ژنده شود چون تنهٔ عنکبوت
فعلِ بد[6] ار زن پسِ دامان کند — آن[5] چه کند بهر چه پنهان کند
مرد که در برهنگی کوشدش — برهنه چون کرد کجا پوشدش
رند که نا کرده زند لافِ کار — کرده چگونه نکند آشکار
رسم بد انست که چون بد کنند — شهرتِ آن را شرفِ خود کنند
هر زنِ زیبا[7] که برعنائی ست — از پسِ ده[8] پرده برسوائی ست
چون زنِ بد رو بتباهی نهد — شکلِ دے از فتنه گواهی دهد
چنگ چو آغوش گرفتند تنگ — کرد حکایت رگِ غماز چنگ
گشت چو دف برتنِ خود پرده بند — پرده سخن گفت ببانگِ بلند
هر که بجز خفت حالت بود — رو[9] منما گر همه خالت بود

---

(۱) شود (۲) آن (۳) بشوید (۴) بودگی ع ۵ خیمہ زنم۔ اس شعر کا مطلب صرف اسقدر ہے کہ اگر خیمہ بھیگ گیا اور ویسے ہی بھیگا ہوا ڈال چھوڑا اُس پر مکھیاں بھنکتی رہیں تو وہ گلکر پکڑے جانے سے بھی بودا ہو جائیگا ۱۲
(۵) چہ (۶) خود (۷) آنکہ (۸) رعنا (۹) رخ منما

روی متاب از مه و خورشید هم | تا نبود سایهٔ همت[1] هم قدم
هر که بخلوت جز شوهر بود | خاص مکن گرچه برادر بود
عصمتیان را انتقام خیال | جلوه حرام است مگر بر حلال
جفت که با خواجه بهم زانو[2] نشست | با نویش از پی کدبانو[3] نشست
زن بجوانمردی در خورد نیست | مرد بود زن که جوانمرد نیست
لیک چنان نیز مشو تند[4] خوی | کز تو گریزند کنیزان بکوی
خانه که آسایش ازو کم بود | گرچه بهشت است جهنم بود
مطبخ اگر روزنِ[5] دودش نبود | گریه کنان خلق گریزد ز دود
کاهش جان شد بگه یاوری | زن بدرشتی و زبان آوری
خواجه که با نوش زبان آورست | با سگ وحشی بجوال اندرست
آهوی خانه که چو جولان[6] نزند | گرگ درنده[7] است چو دندان نهد
مرد بیک عربده دل ریش کرد | زن به یکی عربده ده بیش کرد
نعرهٔ سگ نیست بجز یک زبان[9] | گرگ زنه[8] زخشم برآرد فغان
خانگیان است عذاب الیم | خانه خدا مفلس و زن نارحیم
شوی که از کیسه توانگر بود | خود صنم اندر زر و زیور بود

---

(۱) سایهٔ تو (۲) نوبست (۳) نولیست (۴) تنگ (۵) چو (۶) گزند (۷) که
(۸) خشم از (۹) یک زبان

لیک چو بے توشہ بود شوہرش — بہ ز قناعت نہ بود زیورش

در طلبی زیورِ دُرج نکوک — در ز خوے جبہہ و رشتہ زدوک

ز آئینہ و شانہ رہا کن ہوس — آئینۂ تو رخِ شوئی و بس

فرد تواں داشت اگر زن نگاہ — سایہ ہمت جُفت نہ خواہم براہ

لیک چو زیں ننگ نداری گزیر — سایہ یکے بس بودت بر سریر

شوی یکے گرزنِ مردم رگ ست — یک زنِ دہ شوزہ خوک و سگ ست

نفس کہ در قالبِ مردم گم ست — دشمنِ مردم بتنِ مردم ست

با تو چو بدخواہ ہم خانگی ست — کشتنِ بدخواہ ز مردانگی ست

بر دلِ آسودہ نہ خواہی گرہ — تا بتواں رشتہ درازش مدہ

یک دلِ آں گاہ نشیند بجائے — کش نہ شود دیدہ بہ بد رہنمائے

واں ہمہ آفت کہ بتن می رسد — از نظرِ تو بہ شکن می رسد

دیدہ فرو پوش چو دُر در صدف — تا نہ شوی تیرِ بلا را ہدف

دلبرِ و چشم چو مائل شود — دستِ نظر رشتۂ کش دل شود

دیدۂ بادام چو بے پردہ گشت — مغزِ وے از زہر دہنے خوردہ گشت

تا گرہِ غنچہ نہ باید کشاد — راہ نہ یابد بگریبانش باد

چشم گہے بکشاد سرِ سوزنی — آں سرِ سوزن شودش روزنی

---

۱ ننگ عہ گرزن کے معنی تاجِ مرصع کے ہیں اور مردم رگ کے معنی نسب اور اصل کے ہیں یعنی شعر ظاہر ہیں۔
۲ شوہر ۳و۴ بود ۵ برگشت ۶ چہ ۷ روشنی

زن که کشد از پیٔ شهوت چراغ — کی بود از پرتو نورش فراغ

مرد که یکسو نهد از جاده گام — خلق به نیکیش نگیرند نام

خاصه عروسی که به رعنائی است — نام بدش بین که چه رسوائی است

فسق جوانان چو دگرگون بود — فسق زن پیر نگر چون بود

زال که با سرمه کند زاغ چشم[۱] — گاو پس از مرگ شود زاغ چشم

زال که او حامل با دو دم است — حامل ار ازشش کن ار مریم است

ز آب شود هر تن آلوده پاک — پاک نگردد زن بد جز به خاک

گرچه کسی پاس تو دارد بسی — به ز تو پاس تو ندارد کسی

نفس تو چون خود شکند در ترا — جز تو نگهبان که بود مر ترا

آن که کند[۳] خود گره خویش[۴] باز — پاس که دارد گرهش را[۲] براز

خصم چو خود زاو به غارت کند — رخنهٔ او را که عمارت کند

بز چو خود آید سوی گرگ از شبان — سگ چه کند گرچه بود پاسبان

زن که خدایش ادب نفس داد — سر دهد و تن ندهد در فساد

## حکایت زن پارسا که از نظر پادشاه چشم زخمش رسید

---

(۱) زال کند سرمه و در داغ چشم ، عه زاغ چشم ـ کبود چشم ۱۲ — عه با دو دم ـ مکر و فن (بیت ۱۲)

(۲) تیز بار — (۳) کند

(۴) خویش

## دو چشمِ جہان بینِ خود را فدائے پارسائی خود گردانید و بعفت قریر العین ماند

تاجورے از سرِ قصرِ بلند | پیش و پسِ شہر نظر می فگند
دید بتے در تہِ دیوارِ قصر | زہرہ شگافِ ہمہ خوبانِ عصر
شاہ کہ آن دید قرارش نماند | قاعدۂ صبر بکارش نماند
گرم فرستاد پیامے برو | تا فگند دست بکامے درو
کرد بت از پاکیِ دامانِ خویش | دامنِ خود پردۂ سامانِ خویش
رفت پسِ پردہ بے گفتگوے | کام نیابد لبِ سوے کام جوے
شہ کہ شدش پردۂ دل چاک چاک | پردہ بر انداخت ز بیمِ ہلاک
گفت بخادم کہ شد از بارگاہ | پردہ کشائش شبستانِ شاہ
گفت صنم اے ملکِ روزگار | تاجوران را بگدایان چہ کار
چیست درین تن کہ بچشمت نکوست | کز کششِ سینہ گرفتیش دوست
کرد ملک دیدۂ حسرت پر آب | گفت دو چشمِ تو ز من برد خواب
رفت پری چہرہ بکنجے درون | کرد بانگشت دو دیدہ برون
داد بخادم کہ بگو با امیر | کانچہ ز من دوست گرفتی بگیر

---

خادم از آن حال کہ شرح نمود    گشت ز سوزش دلِ شہ پر ز دود
از عملِ خود بخجالت نشست    کرد رہا دامن پاکش ز دست
اے کہ توئی دیدۂ خسرو بنور    باش برین گونہ بعصمت صبور

گفتار اند ر اختتامِ این مجلدِ مجلّا کہ جلدِ خلد ست ہر بابِ
دانانِ مقالت را و اتمامِ این نیّرِ منوّر کہ نور ست
ہر تاریکِ دلانِ ضلالت را و بر سپہر چہرہ جبینہا
از این بحرِ موّاج گوہر ریختن تا گم شوند و در تنِ خرد صفتان
از این دمِ مسیحی روحِ ناطقہ دمیدن تا مردم شوند

چون قلم نغمۂ نو ساز کرد    گوشِ فلک را بسخن باز کرد
چشمۂ خاطر کہ غبارش نبود    داد شرابے کہ خمارش نبود
خضر کہ در تیرہ ام راہ یافت    چشمہ کہ گم کرد درین چاہ یافت
آبِ حیات از قلم قطرہ جست    زین ہمہ از رشتۂ سیاہی نشست
صد شبِ قدر ست درین یک رقم    زان گزرش سجدہ درخت قلم
زانہوی رمز تر و گوہرین    جائے کہ انگشت نہد کس برین
جامِ مے ساختم از خونِ خویش    نے خمِ سر کہ کند سینہ ریش

---
ز انشستہ | لہٰ جائے کہ

هست هر نکتهٔ دقایق بسے — تاش نه بیند و نه شناسد کسے

این صنمِ نو که شد اندر خرام — هست سراپاے بخوبی تمام

خاسته سرویست که زین(۱) بستان نخاست — راست تر از هرچه توان گفت راست

وسمه ز غیبت بر ابرو(۲) برش — کحلِ خدائیست بچشم اندرش

گیسوے او شد همه سوداے دل — خالِ سیه نیز سویداے دل

صندلش از تریِ دم سوده ام — سرخیش از خونِ دل اندوده ام

دود بر آورده ام از جان نگار — تا(۳) رقمے کرده ام آزینیاں نگار

جلوهٔ این(۴) بت چو مه از زیرِ(۵) میغ — نیست ز هر دیده که بیند دریغ

جز سرِ ستم بنشیند که محرم نبند — تازه کنند(۶) این دم و همدم نبند

زاں سه یکے هست غزلخوانِ جام — کور وشِ نظم نداند تمام

تیغِ زبان آشده کار آزماے — گاه سرِ نطق برد گاه پاے

این تنِ فرزند برد بند بند — وز پدرش نعره برآید بلند

باز ز خوانندهٔ بدگاه(۷) کار — هست بتر کاتبِ ناقص نگار

نظمِ روان را ز قلم داده کوب — خرد شکسته سر و پایش بکوب

هر سخنے کاں(۸) بخطش کرده جاے — گم شد ازاں تیرگیش دست و پاے

خامه چو تیرے بروانی ازو — کور شده عینِ معانی ازو

---

(۱) زاں (۲) براں (۳) رقمی کرده از سے نگار (۴) آں (۵) ابر (۶) کنندش (۷) بدرگاه (۸) کز

هر که چنین کرد سخن را سواد　　چون قلمِ خویش سیه روے باد

زین دو مخالف چو روی مشترق　　تا کُنَد[۱] ازیں ہر دو ستم کیش تر

آنکه کند چشمِ وقاحت فراخ　　سایهٔ انصاف نه بیند ز شاخ

کز لکِ کین ره دهد از زهرِ[۲] آب　　حک نه کند جز همه نقشِ صواب

گرچه دقایق نگرد بے نظیر　　نیز کشد خورده چو مو از خمیر

مرغ که در اصل بود خار خور　　خار خورد بر سرِ خرماے تر

نظمِ کس از عیب و هنر پاک نیست　　آبِ روان بے خس و خاشاک نیست

دُر که نهفت ست بدریا درون　　بے صدف از آب کے آید برون

کوه که از تیشه مشبک بود　　سنگِ وے افزون[۳] ز رشِ اندک بود

چشمِ هنر بیں بود از عیب پاک　　بے هنر از عیب کند زو چه باک

عیبِ هنرمند که جوید[۴] خسے　　آئینه را پشت نه بیند کسے

دیدهٔ انصاف چو بینا بود　　دُر شمرد گرچه که مینا بود

وانکه ندارد دلِ رحمت پذیر　　تهمتِ پشمینه نهد بر حریر

رسمِ بزرگاں بود انصاف کار　　کارِ خساں نیست مگر خار خار

جم که درم اول ازو رخ نمود　　عدلی[۵] او را رقمِ انصاف بود

بر سرِ هر نامه که آصف نوشت[۶]　　قد رحم الله من انصف نبشت[۷]

---

(۱) سیم (۲) تیزی (۳) افزون ورزشش (۴) جوینده (۵) عدلی - ایک سکه کا نام ہے - ۱۲ (۶) نوشت (۷) نوشت

بیشترین عدلی پیشینه ساز | داشت ز انصاف[۱] عدالت طراز
گیر که باشند مخالف بسی | چند ز انصاف هم آخر کسی
داند از آنجا که سخن دانی است | کین چه نمودار سخن رانی است
گوهر ازین گونه ز کان که زاد | نادره چندین ز زبان که زاد
در ته هر بیت جهانی نهان | عرصهٔ هر بیت جهان در جهان
دل چو همه در بزرگم سپرد | کی شود از سرزنش خصم خرد
هر در ازین نور بهر دو سراست | گر نشناسی تو غرامت کراست
ای که نظر سوی هنر نیستت | عیب ز خود کن که نظر نیستت
گر ننگر کائینه بی کاست است | کوری احول نظر[۲] راست است
راست بدان کز نظر دیده باز | کور به از کاژ چو بینند باز
دوخته به دیده ازین ناکسان | کاهل نظر چشم زنند از خسان
در ز پی دیدهٔ بی دید نیست | گردن خر در خور تعوید نیست
این در و رقم کش هم خون داده ام | چاشنی باده برون داده ام
تا کنم آن را که بود باده کش | هم به یکی چاشنی باده خوش
سفره چو در پیش گه خوان رسد | پیشتر از کاسه نمکدان رسد
چون قلم آرایش نامه جست | خال نهد بر رخ ناخن نخست

---

(۱) انصافِ عدالت (۲) نظرم (۳) که

مایه سبکی داده ام از صد بروت — تا نکشم کن نکن از حسد بروت

کز تر و دگفتنِ باریک و کم — مو که بود خرد نه پیچد بهم

غیر کزین موی شگافی کند[۱] — سبلتِ او زن[۲] که زنخ میزند

استره با آنکه دمِ تیز یافت — مو ستره مو نتواند شگافت

گیر که ما چیست فراهم نه ایم — آنکه کم از ماست از و کم نه ایم

خون نکشد از رگِ سرخانگان — کار دگر بازوی قصابگان

آنکه مقابل بسنان بازیست — بارے اگر زخم خورد غازیست

تندی خشم از خرِ ابلق ست — راست که دیوانه به از احمق ست

ده دهی زر که ازین بیش نیست — فرق بده یازدهش بیش نیست

دیر شود پخته چنین زرد پخت — گر زنئی پخته ام این و دپخت

هر که خورد باد حلالش بکام — وانکه حرامش کند او را حرام

هر شکرِ من که مگس زد شود — باز نجویم که دلم[۳] بد شود

سگ چو برد پهلوے فربه خوان — از دهنش نه استدن چون توان

کم کند آهنگِ زبونان دلیر — زاغ خورد طعمه ز دندانِ شیر

سیل که با کوه در آید بجنگ — پاش بهر حیله[۴] در آید[۵] بسنگ

---

(۱) تند — ع۵ سبلت او زن۔ اس کی مونچھ پکڑو۔ زنخ میزند۔ یعنی بیہودہ بکتا ہے۔ ۱۲

(۲) کن — (۳) دلش — (۴) جمله — (۵) برآید

تیر که پر عاریت از مرغ یافت | سے که ز پرِ مرغ تواند شتافت
نے غلطم کانچه نمودم به پیش | عربده بود نه بر جاے خویش
من که بشاخ هنرم نیست بار | به نبود لافم از آبی و نار
در گهرم هست مذکانِ شماست | لقمه زنان ریزه خوانِ شماست
چون ز شما یافتم این دُر بجیب | دادهٔ خود را نتوان کرد عیب
ماه که در پرتوِ خورشید زیست | گرمیِ خورشید بر و بهر چیست
دانه که از ابر شود بهره یاب | بس که هم از ابر شود غرقِ آب
دُر که درین سینه نهان داشتم | یک بیک از دل بزبان باشتم
گر بد و گر نیک فگندم به پیش | خواه بکش [۱] نرخ کن و خواه بیش
بارے از اندیشهٔ گنجینه سنج | گشت یکے گنج فراهم ز پنج
گر بود از عمر شمارِ [۲] دگر | پنجه رسانم بچهارِ [۳] دگر
من کنم آنچه از دلم آید بکسب | باقی الاتمام علی الله فحسب
شکر خدا را که ز فضلِ خداے | گشت فرتی چو بهشت این سراے
بیست خزینه است درو پر ز گنج | بیست خزینه ز صد و بست و پنج
در همه بیت آوری اندر شمار | سه [۴] صد و ده بر شمر و سه هزار
از اثرِ اخترِ گردون خرام | شد بدو و هفت این مهِ کامل تمام

---

(۱) نام بکن (۲) شمارے (۳) بهاے (۴) سیصد و

سال که از چرخ کهن گشت بود | از پس هشتصد و هشتاد و دو
---|---
چرخ که خورشید حجابش نوشت | مطلع الانوار خطابش نوشت
هر چه دلم ریخت درین حقه دُر | قطرهٔ نم بود ز دریای پر
شغل بهر حادثه بسیار شد | نیم دمی در سر این کار شد
صرف همه عمر گر این جا شدی | قطره عجب نیست که دریا شدی
وه که همه عمر به بازی گذشت | دل نه ازین جا به نمازی گذشت
هر چه درین شعبده بستم امید | نامه سیه کردم و دیده سپید
روز قیامت که کنندم خطاب | هیچ ندانم که چه گویم جواب
یارب از آئین صواب خودم | هم تو بیاموز جواب خودم
بو که ز نزهت گه دار السلام | بوی علیکی رسدم والسلام

تمت

(۱) ہفت ۵ قطرۂ نم ـ یعنی تھوڑیسی نمی

(۲) حرف زباں گیر ہم    (۳) بیم د